

# شفاء العلیل ترجمہ القول الحمیل



سید الکبیری \* ارب منزل  
یکسٹریچول کراچی







مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

شِفَاءُ الْعَلِيلِ <sup>عَلَى</sup>

ترجمہ

الْقَوْلُ الْحَمِيلُ

مصنف

عالم ربانی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

باہتمام حاجی محمد ذکی عفی عنہ نبرۃ عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفرلہ

سَعِيدِ اَیْمِ کَمِیْنِ

ادب منسل، پاکستان چوک - کراچی



مطبع

ایجوکیشنل پریس کراچی

---

---

تاریخ طبع  
مارچ ۱۹۶۸ء

اشاعت دوم  
مارچ ۱۹۶۰ء



---

---

★  
مشرقی پاکستان آفس

قرآن منزل  
بابو بازار — ڈھاکہ



## فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۳۸	اشراک با خدا۔	۷	دیباچہ مترجم
۳۹	تصدیق کاہن وغیرہ	۱۰	مقدمہ مصنف
۳۹	پیغمبروں اور فرشتوں کو برا کہنا		پہلی فصل
۴۰	ترک نماز وغیرہ		بیعت کے مسنون ہونیکا بیان
۴۰	قتل ناحق	۱۳	
۴۱	تحقیق و تفصیل کبائر		دوسری فصل
۴۳	تفصیل شعب ایمانیہ		بیعت کی سنیت، غایت، منفعت اور
	چوتھی فصل	۱۸	شرائط کا بیان
	مشائخ جیلانیہ (قادر یہ) کے	۱۹	حکمت بیعت
۴۷	اشغال کا بیان	۲۸	اقسام بیعت صوفیہ
۵۰	طریقہ ذکر نفی و اثبات	۲۹	حکمت تکرار بیعت
۵۳	بیان ذکر خفی دورہ قادریہ		تیسری فصل
۵۴	طریقہ پاس انفاس		مرید کی تربیت اور تعلیم کا بیان
۵۵	طریقہ مراقبہ	۳۵	تفصیل گناہ کبیرہ۔
۵۵	مراقبہ حضور حق تبارک و تعالیٰ	۳۸	



صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۷۸	طریقہ اثبات مجرد	۵۶	طریق معیت
۷۹	حقیقت مراقبہ بوجہ شمول	۵۶	اقسام مراقبہ قرآنیہ
۷۹	طریقہ مراقبہ بسیط	۵۷	مراقبہ فنا
۸۴	کلمات نقشبندیہ	۵۹	برائے کشف وقائع آئندہ
۸۵	ہوش دردم	۶۰	طریقہ کشف ارواح
۸۶	نظر بر قدم	۶۱	برائی حصول امور مشککہ
۸۷	سفر در وطن	۶۱	برائی انشراح خاطر و دفع بلا ہا
۸۸	خلوت در انجمن	۶۱	برائے شفاء مریض وغیرہ
۸۹	یاد کرد		
۹۰	بازگشت		
۹۱	نگاہ داشت	۶۳	پانچویں فصل مشائخ چشتیہ کے اشغال کا بیان
۹۱	یادداشت	۶۶	ذکر حلی و خفی
۹۲	وقوف زمانی	۶۷	پاس انفاس
۹۲	وقوف عددی	۶۸	شیخ کے ساتھ ربط قلب
۹۲	وقوف قلبی	۶۹	مراقبہ چشتیہ
۹۳	تصرفات نقشبندیہ	۷۰	شرائط چلہ نشینی
۹۴	طریقہ تاثیر طالب یعنی توجہ دادن	۷۲	کشف قبور و استفاضہ بدان
۹۵	حقیقت ہمت	۷۲	صلوۃ المعکوس
۹۵	سلب مرض	۷۲	صلوۃ کن فیکون
۹۶	طریقہ توبہ بخشی		چھٹی فصل
۹۶	طریقہ تصرف قلوب		مشائخ نقشبندیہ کے اشغال کا
۹۷	طریقہ اطلاع نسبت اہل اللہ	۷۵	بیان



صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۱۲۲	آیاتِ شفا برائے مریض	۹۷	طریقہ اشرف خواطر
	سی و سہ آیت برائے دفع از سحر و محافظت	۹۷	طریقہ کشف وقایع آئندہ
۱۲۳	از زردان و درندگان	۹۸	طریقہ دفع بلا۔
۱۲۷	برائے حفظِ چچک	۹۹	اشغالِ طریقہ مجددیہ
۱۲۷	برائے حاجتِ روائی		
۱۲۸	نماز برائے قضاے حاجت		ساتویں فصل
۱۳۱	عملِ آسیب زدہ برائے دفع جن از خانہ		حقیقت نسبت اور اسکی تحصیل
۱۳۲	برائے دفع جن از خانہ	۱۰۳	کابیان
۱۳۲	بانجھ پن دور کرنے کیلئے۔	۱۱۳	فراستِ صادقہ
۱۳۵	برائے زنے کہ فرزندش نہ زید		
۱۳۵	ایضاً برائے فرزندِ زینہ		آٹھویں فصل
	اعمال برائے چشمِ زخمِ ساحرہ کہ در سندی		خاندانِ ولی اللہی کے اعمالِ مجربہ
۱۳۵	ڈائن و ٹھنیا گویند۔	۱۱۶	کابیان
۱۳۷	برائے چشمِ زخم	۱۱۶	برائے کشائشِ ظاہری و باطنی
۱۳۹	ایضاً برائے چشمِ زخم	۱۱۷	برائے دردِ دندان و دردِ سر و دردِ ریاح
۱۳۹	برائے مسح و مریضِ مایوسِ العلاج	۱۱۸	برائے دفع حاجت و ردِ غائب و شفاے مریض
۱۳۹	برائے گم شدہ	۱۱۸	برائے گزیدنِ سگِ دیوانہ
۱۴۰	برائے شناختنِ دزد	۱۱۹	برائے دفع فاقہ
۱۴۱	برائے بردہ گزینختہ	۱۱۹	بیدار شدن از شب
۱۴۲	برائے انجامِ حاجت	۱۲۰	عملِ حفظِ اطفال
۱۴۲	طریقہ استخارہ	۱۲۱	برائے امان از ہر آفت
۱۴۴	افسوس نہائے تپ	۱۲۲	برائے خوفِ حاکم



صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
		۱۴۴	برائے خنازیر
	دسویں فصل	۱۴۵	برائے سُرخ بادہ
۱۶۳	آداب ذکر اور وعظ گوئی کا بیان	۱۴۵	برائے صنعت بصر
		۱۴۵	برائے صرع
	گیارہویں فصل		نویں فصل
۱۷۳	سلسلہ طریقت حضرت مصنف کا بیان		آداب و شرائط عالم ربانی کا بیان
۱۷۹	سند سلسلہ قادریہ	۱۴۷	



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## دیباچہ مترجم

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ  
وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَأَوْلِيَاءِ أُمَّتِهِ أَجْمَعِينَ۔

آما بعد۔ عاجز بندہ گناہوں سے شرمندہ خرم علی عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین میں  
عرض کرتا ہے کہ بعض خلص حباب نے فرمائش کی کہ کتاب مستطاب قول جمیل فی بیان سوا  
السبیل تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی  
رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو میں کرے تا زمانہ اخیر میں کہ روز بروز جہل کی ترقی ہے اہل دین حقیقت  
حال سے مطلع ہوں اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہو کر افراط و تفریط سے  
بچیں نہ مطلقاً بیعت کا انکار کریں نہ ہر نااہل سے بیعت کر لیں ہر چند مترجم بسبب کور باطنی اس  
کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذاکرین حق اور اولیائے طریقت کے اشغال میں ہے لیاقت نہیں  
رکھتا لیکن بفحوائے اس حدیث صحیح کے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم میں  
ثابت ہے کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں پھر جب ذاکرین کو پاتے ہیں تو ان کو اپنے پردوں  
سے ازل آسمان تک چھالیتے ہیں پھر جب حق تعالیٰ فرشتوں کو شاہد کر کے فرماتا ہے کہ میں نے ان کو

۱۔ یہ مختصر حدیث دراز کا اس کے آگے بوں ہے کہ جب فرشتے جناب باری تعالیٰ میں جاتے ہیں تو پوچھتا ہے ان سے پردہ گار عالم  
حالانکہ وہ بہت جانتا ہے ان سے کیا کہتے ہیں بندے میرے ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ ساتھ پاکی اور برائی کے یاد کرتے ہیں  
تجہ کو اور تعریف کرتے ہیں تیری سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ کہتے ہیں اور تجید کرتے ہیں تیری یعنی لا حول ڑھتے ہیں پس فرماتا ہے  
اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہے انھوں نے مجھ کو عرض کرتے ہیں فرشتے کہ قسم ہے خدا کی نہیں دیکھا انھوں نے تجھ کو پس فرماتا ہے  
اللہ تعالیٰ کیا حال ہو اگر دیکھیں وہ مجھ کو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ تجھ کو تو ہوویں وہ بہت کرنوالے عبادت تیری اور بہت  
بیان کریں بزرگی تیری اور بہت کریں تسبیح تیری پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا مانگتے ہیں مجھ سے کہتے ہیں فرشتے کہ مانگتے ہیں تجھے  
بہشت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھی ہے انھوں نے بہشت عرض کرتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی اے رب ہمارے نہیں دیکھی



بخت تو کوئی فرشتہ کہتا ہے کہ ان میں تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہے جو ان کی راہ پر نہیں کسی کام کو آیا تھا سو وہاں بیٹھ گیا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اُس کو بھی بختا وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس کا بیٹھ جانے والا شقی یعنی بے نصیب نہیں رہتا۔ ترجمہ اس کتاب کا وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیوں نہ ہو کہ حدیث  
مَنْ أَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ دستاویز قوی ہے انشاء اللہ تعالیٰ نظم۔

سیہ دل نہ کارگو میں ہوں لیکن فدائی ہوں اللہ کے عاشقوں کا  
یہ امید رکھتا ہوں لطف ازل سے کہ اس دل میں پر تو پڑے صادقوں کا  
اور کیا عجب ہے رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندہ خدا اہل دل اس ترجمے  
کو دیکھ کر خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاس یا طنی پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت  
مترجم کے دعائے مغفرت کرے۔ مصرع۔

وَلِلْأَرْضِ مِنَ الْكَرَامِ نَصِيبٌ

بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہے۔

پہلی فصل اور دوسری فصل اقسام بیعت اور اُس کے احکام اور شرائط ہیں۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) انھوں نے بہشت فرماتے اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوا اگر دیکھیں وہ بہشت عرض کرتے ہیں  
فرشتے اگر دیکھیں وہ اُس کو تو بہت ہوں اُس پر حرص کرنے والے اور بہت طلب کریں اُسکو اور بہت کریں اسکی محبت  
پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ عرض کرتے ہیں فرشتے کہ پناہ مانگتے ہیں وہ دوزخ سے فرماتا  
ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہے انھوں نے دوزخ کو کہتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی اے رب نہیں دیکھا انھوں نے اسکو۔  
فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوا اگر دیکھیں وہ اُس کو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ اُس کو تو بہت ہوں اُس سے  
بھاگنے والے اور بہت اس سے ڈرنے والے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس گواہ کرتا ہوں میں تم کو تحقیق میں نے بخش دے گا  
اُن کے پس عرض کرتا ہے ایک اُن فرشتوں میں سے کہ فلانا شخص اُن میں تھا کہ نہیں تھا ذکر کرنے والوں میں سوائے  
اسکے نہیں کہ آیا تھا کسی کام کے لئے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہم اجلساء لاسی حلیسہم یعنی ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ نہیں  
بد بخت ہوتا، مخشبین ان کا انتہائی یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب ذکر اللہ عروج میں بخاری سے نقل کی ہے ۱۲۔

۱۱ یعنی زمین کیلئے بزرگوں کے پیالے سے حصہ ہے کہ شربت وغیرہ پینے کے وقت کچھ پیالے میں سے زمین پر ڈال دیتے ہیں

نظر کے دفع کیلئے یہ بحسب عرف کے کہا ہے حاصل یہ ہے کہ کیا عجب، عجوبہ بھی انکی برکات میں سے کچھ مل جاوے ۱۲



- پہلی فصل سالکین کی تربیت کی ترتیب میں۔  
 چوتھی فصل مشائخِ قادریہ کے اشغال میں۔  
 پانچویں فصل مشائخِ چشتیہ کے اشغال میں۔  
 چھٹی فصل مشائخِ نقشبندیہ کے اشغال میں۔  
 ساتویں فصل آل کا اشغال یعنی تحصیل نسبت میں۔  
 آٹھویں فصل عزائم اور اعمال میں۔  
 نویں فصل عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح میں۔  
 دسویں فصل وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ میں۔  
 گیارہویں فصل سلاسل طریقت کے استاد میں۔

اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمہ اس کتاب میں با محاورہ مقدم رکھا گیا اصل کے تراجم الفاظ میں  
 تقدیم اور تاخیر واقع ہو اس واسطے کہ ترجمہ کرنے سے سہولت فہم مقصود ہے سو ترجمہ تحت اللفظ میں  
 حاصل نہیں اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور ان کے خلف الرشید علامہ عصر مسند دہر مولانا  
 شاہ عبدالعزیز کے اس کتاب پر صحیح پائے مزید توضیح اور تفسیر فوائد کے واسطے ان کا ترجمہ بھی  
 ذیل کے فوائد میں مندرج کر دیا جہاں کہیں مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبدالعزیز مراد  
 ہوں گے اور اس کا شفاء العلیل ترجمہ قول الجلیل نام رکھا حق تعالیٰ اس ترجمے کو اپنے مزید  
 کرم سے قبول فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمایش اور مسیح اور ناشر اور سائر اہل دین کو اس  
 کتاب کے برکات سے فائدہ مند کرے۔ آمین

ختم علی عفا اللہ عنہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مقدمہ مصنف

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ قُلُوبَ  
بَنِي آدَمَ مُسْتَعِدَّةً لِّفَيْضِ  
الْأَنْوَارِ مُتَهَيِّئَةً لِّإِبْدَاءِ  
الْمَعَارِفِ وَالْأَسْرَارِ -  
وَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ الْمُصْطَفِينَ  
الْأَخْيَارَ دَاعِينَ وَهَادِينَ إِلَى طُرُقِ  
الْكَسَائِبِهَا بِالطَّاعَاتِ وَالْأَذْكَارِ  
ثُمَّ جَعَلَ لَهُمْ دَرَجَةً يَتَقَوَّمُونَ  
بِعِلْمِهِمْ وَرُشْدِهِمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ  
الرَّاسِخِينَ الْأَبْرَارِ -

وَلَا تَزَالُ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ قَائِمِينَ  
عَلَى الْحَقِّ لَا يَصُرُّهُمْ مِنْ خَزَائِهِمْ  
مِنَ الْأَشْرَارِ -

وَجَعَلَهُمْ سُرَجَاءً يَهْدِي النَّاسَ  
بِهَافِي ظُلُمَاتِ الطَّبِيعَةِ إِلَى قُرْبِ  
الْحَيَّارِ -

فَمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ  
وَهُوَ شَهِيدٌ فَقَدْ رُشِدَ وَلَهُ النَّعِيمُ

سب تعریف اللہ کو جس نے بنی آدم کے دلوں  
کو واسطے فیضان انوار کے مستعد بنایا اور تقویٰ  
معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا۔

اور بھیجا انبیاء برگزیدہ اختیار کو داعی  
اور ہادی بنا کر کہ معارف اور اسرار الہی کی تحصیل  
کی راہیں بتادیں عبادات اور اذکار سے۔

پھر حق تعالیٰ نے انبیاء کے وارث ٹھہرائے  
یعنی علمائے مضبوط نیک کار جو ان کے علم اور ارشاد  
کو بعد زمانہ انبیاء کے قرناً بعد قرن قائم رکھیں۔

اور ہمیشہ تا قیامت ان میں سے چند لوگ  
حق پر قائم رہیں گے ان کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے  
جو شریران کے معاند اور منکر ہوں گے۔

اور حق تعالیٰ نے وارثین انبیاء کو  
چراغ ہدایت بنایا جن سے طبیعت اور بشریت  
کی تاریکیوں میں لوگ راہ پاتے ہیں خدا  
کے قرب کی طرف۔

سو جس کا دل بیدار ہے اس نے کلام حق  
کو سنا دھیان کر کے سودہ راہ پاگیا اور اس کے



الْمُقِيمِ وَالْجَنَّاتِ وَالْأَنْهَارِ

وَمَنْ أَعْرَضَ وَتَوَلَّى  
فَقَدْ غَوَى وَهَوَى وَلَهُ  
الْجَحِيمُ وَالْحَمِيمُ وَمَا  
لَهُ مِنْ أَنْصَارٍ

نَحْمَدُكَ وَنَسْتَغِيثُكَ  
وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَعُوذُ بِكَ  
مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ  
سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ  
يَهْدِي اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ  
وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ  
لَهُ وَلَنَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
وَلَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ أَسْأَلُكَ بِالْحَقِّ  
بَشِيرًا وَنَذِيرًا صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ  
وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ  
وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا

واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہار ہیں۔  
اور جس نے اس ہدایت سے روگردانی  
اور سرکشی کی سوراہ کو بھولا اور نیچے گر پڑا اور  
اُس کے لئے دوزخ اور پانی گرم ہے اور  
کوئی اُس کا مددگار نہیں۔

ہم ستائش کرتے ہیں اللہ کی اور اس سے  
مدد چاہتے ہیں اور اُس سے مغفرت مانگتے ہیں  
اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں اپنے نفسوں کی  
برائیوں سے اور اپنے اعمال کی بدیوں سے جس کو  
اللہ نے ہدایت کی اُس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں  
اور جس کو اُس نے بہکایا اُس کا کوئی راہ بتانے  
والا نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی معبود  
برحق نہیں سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اُس کا  
کوئی سا جھی نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے  
پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ  
نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر اور نذیر کر کے حق تعالیٰ  
اُن پر اپنی رحمت نازل کرے اور اُن کی آل اور  
اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا۔

أَمَّا بَعْدُ فَيَقُولُ الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْفَقِيرُ إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ الْكَرِيمِ وَبِإِلَّهِ  
بِئْسَ الشَّيْءُ عَبْدُ الرَّحِيمِ تَعَمَّدَ اللَّهُ بِفَضْلِهِ الْجَسِيمِ وَجَعَلَ مَا لَهَا إِلَى اللَّهِ  
الْمُقِيمِ هَذَا نَصُولٌ مُشْتَمِلَةٌ عَلَى أَصُولِ الطَّرِيقَةِ وَمَا يَنْصِلُ بِهِمَا اسْتَفْدَا

۱۲ بشیر خوشخبری دینے والا مومنوں کو ساتھ جنت کے اور نذیر ڈرسانے والا کافروں کو ساتھ دوزخ کے



مِنْ مَّشْرِخِنَا النَّقْشِ بِنَدِيَّةٍ وَالْجَيْلَانِيَّةِ وَالْجُشْتِنِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ  
وَسَمَّيْتَهَا بِالْقَوْلِ الْجَمِيلِ فِي بَيَانِ سَوَاءِ السَّبِيلِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ  
الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

بعد حمد و صلوٰۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ ربیٰ شیخ  
عبدالرحیم کا ان دونوں کو ڈھانپ لے اپنے فضل بڑے میں۔ اور ان دونوں کا ٹھکانا نعمت  
دائمی کی طرف ٹھہرا دے۔ یہ چند فصلیں مشتمل ہیں قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور اس پر  
جو طریقت سے قریب اور مناسب ہے یعنی دعوات اور اعمال پر جس کو ہم نے اپنے نقشبندی اور  
قادری اور چشتی پیروں سے حاصل کیا ہے راضی ہو اللہ تعالیٰ اُن سے اور ان فصلوں کا  
قول الجمیل فی بیان سوار السبیل میں نے نام رکھا۔ اللہ مجھ کو کافی ہے اور بہتر کارساز  
ہے اور نہیں بچاؤ گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہے بڑائی  
والا۔



## پہلی فصل

# بیعت کے مستنون ہونے کا بیان

اس فصل میں مستنون ہونا بیعت کا مذکور ہے اگرچہ زمانہ رسالت میں بیعت کتنے ہی امور کے واسطے تھی اور اب ایک مقصد میں منحصر ہے اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہیں۔

حق تعالیٰ نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے جو جو عہد شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مصرت پر عہد توڑتا ہے اور جس نے پورا کیا اس کو جس پر اللہ سے عہد کیا تھا سو عنقریب اُن کو اجر عظیم عنایت کرے گا۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَدَّى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَيَمُوتْ بِهِ أَجْرًا عَظِيمًا

اور احادیث مشہورہ میں منقول ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلوٰۃ حج زکوٰۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکہ کفار میں چنانچہ بیعت

وَأَسْتَفَاضَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يُبَايِعُونَهُ تَارَةً عَلَى الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَتَارَةً عَلَى إِقَامَةِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِي مَعْرَكَةِ الْكُفَّارِ وَتَارَةً عَلَى

اسے اگر تامل کیجئے تو یہ بیعت بھی کتنے امور کیلئے اجمالاً ہوتی ہے اس لئے کہ پیر کے آگے تو بہ گناہوں سے کرتا ہے اور قرار کرتا ہے کہ احکام شرع شریف کے بجا لاؤں گا پس یہ بھی مشتمل ہوئی کتنے امور پر یہاں پر جو بحسب رسم کے بیعت کرنے اور ارادہ آڑے رہنے کا گناہوں پر ہے تو وہ البتہ بے فائدہ ہے کہ ایک امر کے لئے بھی نہ ہوئی پس حضرت مسطف کی وہی مراد ہے کہ جو پہلے لکھی گئی ۱۲ اق



التَّمَسُّكُ بِالسُّنَّةِ وَالْاجْتِنَابُ  
عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْحِرْصُ عَلَى الطَّاعَاتِ  
كَمَاصَةُ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَايَعَ نِسْوَةً مِنْ الْأَنْصَارِ عَلَى  
أَنْ لَا يَنْحَنَّ.

وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ أَنَّ بَايَعَ  
نَاسًا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ  
عَلَى أَنْ لَا يَسْئَلَ النَّاسَ شَيْئًا  
فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَسْقُطُ سَوْطُهُ  
فَيَنْزِلُ عَنْ فَرَسِهِ فَيَأْخُذُ  
وَلَا يَسْئَلُ أَحَدًا.

وَمِمَّا لَا شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبُهَةَ  
أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلَى  
سَبِيلِ الْعِبَادَةِ وَالْإِهْتِمَامِ بِشَأْنِهِ  
فَإِنَّهُ لَا يَنْزِلُ عَنْ كَوْنِهِ سُنَّةً  
فِي الدِّينِ.

الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور  
بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص اور شائق  
ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی انصاریوں کی  
عورتوں سے نوحہ نہ کرنے پر۔

اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت  
لی اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں ہو  
ان میں سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اس کا کورا  
گر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر اس کو اٹھالتا  
تھا اور کسی سے کورا اٹھانے کا بھی سوال نہ کرتا تھا۔

اور جس میں شک اور شبہ نہیں وہ یہ  
ہے کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام  
کے نہ برسبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی کے  
کمر تو نہیں۔

**ف** اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت کمال اہتمام تھا تو بیعت کے

مسنون ہونے میں اب کچھ شک اور شبہ نہیں۔

باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
خلیفۃ اللہ تھے اس کی زمین میں اور عالم تھے اس  
کے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر قرآن اور حکمت کو اتارا  
اور معلّم تھے قرآن اور حدیث کے اور امت کے

بَقِيَ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ خَلِيفَةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَعَالَمًا  
بِمَا أَنْزَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ  
وَالْحِكْمَةِ وَمُعَلِّمًا لِلْكَتَابِ



وَالسُّنَّةِ وَمُزَكَّيَاتِهَا وَمَا فَعَلَهُ  
عَلَى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنَّةً  
بِخُلَفَاءِهِ وَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ كُوفِهِ  
مَعْلَمًا لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمُزَكَّيَا  
لِلْإِمَّةِ كَانَ سُنَّةً لِلْعُلَمَاءِ  
الرَّاسِخِينَ۔

پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنا بر خلافت  
کے کیا وہ خلفاء کے واسطے سنت ہو گیا اور  
جو فعل کہ بجمہت تعلیم کتاب اور حکمت اور  
تزکیہ امت کے کیا وہ علمائے راسخین کے  
واسطے سنت ہوا۔

ف علمائے راسخین سے وہ مراد ہیں جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں۔

فَلَنَبْحَثَ عَنِ الْبَيْعَةِ مِنْ أَيْ  
قِسْمٍ هِيَ فَظَنَ قَوْمٌ أَنَّهَا مَقْصُودَةٌ  
عَلَى قَبُولِهِ الْخِلَافَةَ وَأَنَّ الَّذِي  
تَعَارَفُوا الصُّوفِيَّةُ مِنْ مَبَايِعَةِ  
الْمُتَّصِفِينَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهَذَا ظَنُّ  
فَاسِدٌ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يُبَايِعُ تَارَةً عَلَى إِقَامَةِ أَرْكَانِ  
الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى التَّمَسُّكِ  
بِالسُّنَّةِ وَهَذَا صَحِيحٌ الْبُخَارِيُّ  
شَاهِدٌ عَلَى أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اشْتَرَطَ عَلَى جَرِيرٍ عِنْدَ  
مَبَايِعَةٍ فَقَالَ وَالنَّصْرُ بِكُلِّ مُسْلِمٍ  
وَأَنَّهُ بَايَعَ قَوْمًا مِنَ الْأَنْصَارِ  
فَاشْتَرَطَ أَنْ لَا يَخَافُونَ فِي اللَّهِ  
لَوْمَةً لَا يُعْرَوْنَ وَيَقُولُوا بِالْحَقِّ

تو ہم کو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ  
وہ کون قسم میں سے ہے سو بعض لوگوں نے یہ  
گمان کیا ہے کہ بیعت منحصر ہے قبول خلافت  
اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیوں کی عادت  
ہے باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً  
کچھ نہیں اور یہ گمان فاسد ہے بدلیل اس کے  
جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
گاہے بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام  
پر اور گاہے تمسک بالسنتہ پر اور صحیح بخاری  
گواہی دے رہی ہے اس پر کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی  
اُن کی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی  
لازم ہے ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیعت لی قوم انصار سے سو  
یہ شرط کر لی کہ نہ ڈریں امر خدا میں کسی ملامت گر  
کی ملامت سے اور حق ہی بات بولیں جہاں ہیں



حَيْثُ كَانُوا أَفْكَانَ أَحَدُهُمْ  
يُجَاهِرُ الْأَمْرَاءَ وَالْمُلُوكَ بِالرَّدِّ  
وَالْإِنْكَارِ وَأَنْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَايَعَ نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ  
وَأَشْتَرَطَ الْإِجْتِنَابَ عَنِ النَّوْحَةِ  
إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَكُلِّ ذَلِكَ مِنَ  
التَّزْكِيَةِ وَالْأَصْرِ بِالْمَعْرُوفِ  
وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

سوان میں سے بعضے لوگ امراء اور سلاطین  
پر کھل کر بلا خوف رد انکار کرتے تھے اور  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں  
سے بیعت کی اور شرط کر لی کہ نوحہ کرنے سے باز  
کریں۔ ان کے سوائے بہت امور میں بیعت  
ثابت ہے اور وہ امور از قسم تزکیہ اور امر  
بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہیں۔

**ف** توصاف ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہیں۔

فَأُحِقُّ أَنَّ الْبَيْعَةَ عَلَى أَقْسَامٍ  
مِنْهَا بَيْعَةُ الْخِلَافَةِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ  
التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ التَّقْوَى وَمِنْهَا  
بَيْعَةُ الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَمِنْهَا  
بَيْعَةُ التَّوَثُّقِ فِي الْجِهَادِ۔

توحق یہ ہے کہ بیعت چند قسم پر ہے بعضی  
بیعت خلافت کی بعضی بیعت، اسلام لانے  
کی اور بعضی بیعت تقویٰ کی رسی پکڑنے کی اور  
بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد  
میں مضبوط رہنے کی۔

وَكَاثَتْ بَيْعَةُ الْإِسْلَامِ  
مَنْزُورَةً فِي مَنْ  
الْخُلَفَاءُ أَمْ فِي مَنْ  
الرَّاشِدِينَ مِنْهُمْ فَلَا نَ  
دُخُولَ النَّاسِ فِي الْإِسْلَامِ  
فِي أَيَّامِهِمْ كَانَ غَالِبًا  
بِالْقَهْرِ وَالسَّيْفِ لَا  
بِالنَّالِيفِ وَإِظْهَارِ الْبُرْهَانِ  
وَلَا طَوْعًا وَرَغْبَةً وَأَمَّا

اور مسلمان ہونے کی بیعت خلقار کے  
زمانہ میں متروک تھی خلفائے راشدین کے  
وقت میں بیعت اسلام تو اس واسطے متروک  
تھی کہ داخل ہونا لوگوں کا اسلام میں ان کے  
ایام میں اکثر بسبب شوکت اور تلوار کے تھا  
نہ تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام پر  
اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر  
تھا اور خلفائے راشدین کے سوا اور خلقار  
کے وقت میں چنانچہ خلفائے مروانیہ اور عباسیہ



فِي غَيْرِهِمْ فَلَا نَهْمُ كَانُوا  
فِي الْأَكْثَرِ ظَلَمَةً فَسَقَتَ لَا  
يَهْتَمُّونَ بِإِقَامَةِ السُّنَنِ .

وَكَذَلِكَ بَيْعَةُ التَّمَسُّكِ بِعَبْلِ  
التَّقْوَى كَانَتْ مَذْرُوعَةً أَمَّا  
فِي زَمَانِ الْخُلَفَاءِ السَّرَاشِدِينَ  
فَلِكَثْرَةِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ  
اسْتَنَارُوا بِصُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَادُّوا فِي  
حَضْرَتِهِ فَكَانُوا لَا يَحْتَاجُونَ  
إِلَى بَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ وَأَمَّا فِي  
زَمَانِ غَيْرِهِمْ فَخَوْفًا مِنْ إِفْتِرَاقِ  
الْكَلِمَةِ وَأَنْ يُظَنَّ بِهِمْ مَبَالِغَةُ  
الْخِلَافَةِ فَتَهَيَّجَ الْفِتْنُ وَكَانَتْ  
الصُّوفِيَّةُ يَوْمَئِذٍ يُقَيِّمُونَ  
الْحِرْقَةَ مَقَامَ الْبَيْعَةِ ثُمَّ لَمَّا  
انْدَرَسَ هَذَا الرَّسْمُ فِي  
الْخُلَفَاءِ اُسْتَهْزِ الصُّوفِيَّةُ  
الْفُرْصَةَ وَتَمَسَّكُوا بِسُنَّةِ  
الْبَيْعَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

کے وقت میں اس واسطے بیعت اسلام متروک  
تھی کہ اُن میں اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت  
سنن دین میں کوشش بلیغ نہ کرتے تھے ۔

اور اسی طرح تقویٰ کی رسی تھامنے

کی بیعت زمانہ خلفاء میں متروک ہو گئی

تھی خلفائے راشدین کے زمانے میں

تو بسبب کثرت اصحاب کے متروک

تھی جو نورانی ہو چکے تھے بسبب صحبت نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مُتَادِب

ہو گئے تھے آپ کے حضور میں تو اُن کو

کچھ حاجت نہ تھی خلفاء کے بیعت کی

تصفیہ باطن کے واسطے اور خلفاء کے سوا

اور زمانہ میں بسبب خوف پھوٹ پڑنے کے

اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والوں

کے ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جائے

تو فساد اُٹھے بیعت مذکور متروک تھی اور

اُس وقت میں اہل تقویٰ خرقہ رتی کو قائم مقام

بیعت کے کرتے تھے پھر بعد مدت یہ رسم بیعت کی

ملوک اور سلاطین میں معدوم ہو گئی تو حضرات صوفیہ نے

فرصت کو غنیمت جان کر سنت بیعت اختیار کی واللہ اعلم

ف مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد ازاں اس رسم بیعت کے  
جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے کہ جو سنت مردہ کو جلائے تو اس کو اس کا اجر  
ملے گا اور اُن لوگوں کا بھی اُس کو اجر ملے گا جو اُس سنت پر چلیں



## دوسری فصل

## بیعت کی سنیت، غایت، منفعت اور شرائط کا بیان

اس فصل میں سنیت، بیعت اور اُس کی غایت اور منفعت اور اُس کی شرائط وغیرہ کا بیان ہے۔

اور شاید کہ اسے مخاطب تو کہے گا کہ مجھ کو بیعت کا حکم بتائیے کہ کیا ہے واجب ہے یا سنت پھر بیعت کے مشروع ہونے میں حکمت کیلئے پھر بیعت لینے والے کی شرط کیا ہے پھر بیعت کرنے والے کی شرط کیا ہے پھر بیعت کرنے والے میں ایفاءئے بیعت کس کو کہتے۔ اور عہد شکنی کیا ہے پھر کیا جائز ہے کر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علما کثیرے یا جائز نہیں پھر کون الفاظ منقول ہیں سلف سے بیعت کے وقت۔

سنو میں کہتا ہوں ساتوں سوالات کے جواب مفصلاً پہلے سوال کے جواب کو تو یوں سمجھ لے کہ بیعت سنت ہے واجب نہیں اس واسطے کہ اصحاب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اُس کے سبب سے حق تعالیٰ کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت

وَلَعَلَّكَ تَقُولُ أَخْبِرْنِي عَنِ  
الْبَيْعَةِ مَا هِيَ وَاجِبَةٌ أَمْ سُنَّةٌ  
ثُمَّ مَا الْحِكْمَةُ فِي تَشْرِيعِهَا ثُمَّ  
مَا شَرْطُ مَنْ يَأْخُذُ الْبَيْعَةَ ثُمَّ  
مَا شَرْطُ الْمُبَايَعِ ثُمَّ مَا دَفَاءُ الْمُبَايَعِ  
وَمَا نَكْثُهُ ثُمَّ هَلْ يَجُوزُ تَكَرُّرُ الْبَيْعَةِ  
مِنْ عَالِمٍ وَاحِدٍ أَوْ عُلَمَاءَ كَثِيرِينَ ثُمَّ  
مَا اللَّفْظُ الْمَأْثُورُ عِنْدَ الْبَيْعَةِ

جواب سوال اول | فَأَقُولُ أَمَّا  
السُّؤَالُ الْأَوَّلِيُّ فَأَعْلَمُ أَنَّ الْبَيْعَةَ  
سُنَّةٌ وَلَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لِأَنَّ  
النَّاسَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَتَقَرَّرَ بُوَايِبُهَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى  
وَلَمْ يَدُلَّ دَلِيلٌ عَلَى تَأْثِيمِ



تَارِكْهَا وَلَمْ يُنْكِرْ أَحَدٌ مِنَ الْأَعِمَّةِ  
عَلَى أَنَّهَا لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ -

کے گنہگار ہونے پر دلالت نہ کی اور ائمہ دین نے تارک  
بیعت پر انکار نہ کیا تو یہ عدم انکار گویا اجماع  
ہو گیا اس پر کہ وہ واجب نہیں۔

**حکمت بیعت** | اور اگر بیعت تقویٰ کی واجب ہوتی تو بالضرور اس کے تارک پر انکار وارد  
ہوتے تو معلوم ہو گیا کہ بیعت سنت ہے اس واسطے کہ حقیقت سنت یہی ہے کہ فعل  
مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو۔

**جواب سوال دوم** | وَأَمَّا الْمَسْئَلَةُ

الثَّانِيَّةُ فَأَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى  
أَجْرَى سُنَّتَهُ أَنْ يَضَيِّطَ الْأُمُورَ  
الْخَفِيَّةَ الْمُضْمَرَّةَ فِي الْأَنْفُسِ  
بِأَفْعَالٍ وَأَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَيَنْصِبَهَا  
مَقَامَهَا كَمَا أَنَّ التَّصَدِيقَ بِاللَّهِ وَ  
رَسُولِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ خَفِيٌّ فَأَقِيمَ  
الْإِقْرَارَ مَقَامَهُ وَكَمَا أَنَّ رِضَى  
الْمُتَقَاتِلِينَ بِبَذْلِ الشَّهْنِ وَ  
الْمُبِيعِ أَمْرٌ خَفِيٌّ مُضْمَرٌ فَأَقِيمَ  
الْإِجَابَ وَالْقَبُولَ مَقَامَهُ -

سوال ثانی کا جواب یوں معلوم کر  
کہ سنت اللہ یوں جاری ہے کہ امور خفیہ  
جو نفوس میں پوشیدہ ہیں اُن کا ضیاط افعال  
اور اقوال ظاہری سے ہوا اور اقوال قائم  
مقام ہوں امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق  
اللہ اور اس کے رسول اور قیامت  
کی امر مخفی ہے تو اقرار ایمان کا بجائے  
تصدیق قلبی کے قائم مقام کیا گیا۔ اور چنانچہ  
رضامندی بائع اور مشتری کی قیمت اور  
مبیع کے دینے میں امر مخفی پوشیدہ ہے تو ایجاب  
اور قبول کو قائم مقام رضائے مخفی کے کر دیا۔  
سو اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک  
معاصی کا اور تقویٰ کی رسی کو مضبوط کرنا

فَكَذَلِكَ التَّوْبَةُ وَالْعَزِيمَةُ  
عَلَى تَرْكِ الْمَعَاصِي وَالْتِمَاسُ

۱۱ اور اسی اقرار پر احکام ایمان کے دائرہ ہو گئے چنانچہ حفظ جان اور مال اور وجوب نصر مومن ۱۲

۱۳ اور اسی ایجاب اور قبول پر احکام بیع کے دائرہ ہو گئے یعنی قیمت اور بیع میں تصرف کرنا

اور ہبہ اور وراثت وغیرہ ذالک ۱۴ -



يَحْبِلُ التَّقْوَى حَقُّ مَضْمَرٍ  
فَأَقِمَّتِ الْبَيْعَةُ مَقَامَهَا۔

جواب سوال سوم | وَأَمَّا الْمُسْئَلَةُ  
الثَّالِثَةُ فَشَرْطُ مَنْ يَأْخُذُ الْبَيْعَةَ  
أُمُورٌ أَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَ  
السُّنَّةِ وَلَا أُرِيدُ الْمَرْتَبَةَ  
الْقُصْوَى بَلْ يَكْفِي مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ  
أَنْ يَكُونَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيرَ  
الْمَذَاهِبِ أَوِ الْجَلَالِينَ أَوْ غَيْرَهُمَا  
وَحَقَّقَهُ عَلَى عَالِمٍ وَعَرَفَ  
مَعَانِيَهُ وَتَفْسِيرَ الْغَرِيبِ وَ  
أَسْبَابَ النُّزُولِ وَالْإِعْرَابِ  
وَالْقَصَصَ وَمَا يَنْصِلُ بِذَلِكَ۔

امر مخفی اور پوشیدہ ہے تو بیعت کو  
اُس کے قائم مقام کر دیا۔

مسئلہ ثالث کا جواب یہ ہے کہ بیعت  
لینے والے میں یعنی پیر اور مرشد میں چند  
امور ہیں جن کا بحیثیت شرط پایا جانا ضروری  
ہے شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری  
مراد نہیں کہ پلے سرے کا مرتبہ علم کا مشروط ہے  
بلکہ قرآن میں اتنا علم ہونا کافی ہے کہ تفسیر  
مدارک یا جلالین کو یا سوا ان کے مانند  
تفسیر وسط یا وجیز واحدی کے محفوظ کر چکا  
ہو اور کسی عالم سے اُس کو تحقیق کر لیا ہو اور  
اُس کے معنی اور ترجمہ لغات مشککہ کو اور شان  
نزدول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جواب  
سوال کے قریب، اُس کو جان چکا ہو۔

ف۔ یعنی دو مختلف چیزوں میں تطبیق دینا اور معرفت تاسخ اور منسوخ اور احکام

مستنبطہ قرآنی کی۔

وَمِنْ السُّنَّةِ أَنْ يَكُونَ  
قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ  
الْمَصَارِيحِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَتَفْسِيرَ  
غَرِيبِهِ وَإِعْرَابَ مُشْكِلِهِ  
وَتَأْوِيلَ مُعْضَلِهِ عَلَى رَأْيِ الْفُقَهَاءِ

اور حدیث کا علم اتنا کافی ہے کہ ضبط اور  
تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق  
کے اور اُس کے معانی دریافت کر چکا ہو اور اُس  
کی شرح غریب یعنی لغات مشککہ کا ترجمہ اور  
اعراب مشکل اور تاویل معضل کے برابر اُس  
فقہائے دین کی معلوم کر چکا ہو۔

۱۵ اور اسی پر احکام دائر ہوئے یعنی وجوب ایفا کے عہد شکنی وغیرہ الٰہی۔



**ف** مُشْکِلٌ اور مُعْضَلٌ میں فرق یہ ہے مشکل اُس دشوار لفظ کو کہتے ہیں جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہے جس کے معنی مشتبه ہوں اور ایک معنی کی تعیین نہ ہو سکے یا دوسری حدیث اُس کے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے کہ اسی طرح میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کہتا ہے مصنف نے لفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ میں تباہ مذاہب فقہاء کے اس واسطے تصریح کی کہ چاروں اماموں کی مخالفت میں ضلالت صریح ہے یعنی اُس نے ترک اجماع کیا۔

اور بیعت لینے والا مکلف نہیں علم قرآن میں اختلافات قرأت کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث میں حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہیں جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطعہ اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہے ساتھ پہنچ جانے حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

وَلَا يُكَلِّفُ بِحِفْظِ الْقُرْآنِ  
وَلَا تَفْخُصْ عَنْ حَاجِ الْأَسَانِيدِ  
الْأَثَرِ أَنْ تَتَابِعِينَ وَأَتَاعَهُمْ  
كَأَنْتُمْ يَا خُذُونَ بِلَا مُنْقَطِعٍ  
وَالْمُرْسَلِ إِنَّمَا الْمَقْصُودُ  
حُصُولُ الظَّنِّ بِبُلُوغِ الْخَبَرِ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

سوائی بات تو کتب معتمدہ حدیث میں تفحص رواۃ پر منحصر نہیں اگرچہ تحقیق فن حدیث میں بدون علم رجال کے حاصل نہیں۔

**ف** منقطع وہ حدیث ہے جس کا راوی اول سند میں مذکور نہ ہو اور مرسل وہ ہے جو آخر سند میں راوی مذکور نہ ہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہور و بالآخر تھا اور وسائل سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع سے بھی حصول ظن بلوغ خبر مقصود تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ اُن کو یہ دولت قریبہ خدا داد کہاں حاصل۔ خلاصہ یہ ہے کہ پری مریدی کے واسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط



احکام کے واسطے بہت سا کچھ درکار ہے۔

وَلَا يَعْلَمُ إِلَّا الصُّبُولُ وَالْكَلَامُ  
وَجَزَائِيَّاتِ الْفِقْرِ وَالْفَتَاوَى۔

اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ  
اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور  
احکام حوادث کے یاد رکھنے کا مکلف نہیں

ف۔ مولانا عبد العزیز قدس سرہ نے حاشیے میں فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل  
کلیات مراد نہیں بلکہ صورت مفروضہ مراد ہیں جن کی طرف کمتر حاجت ہوتی ہے۔ مترجم  
کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہیں ان  
کا حفظ مشروط ہے۔

وَإِنَّمَا شَرَطْنَا لِعِلْمِ لَا تَ  
الْغَرَضُ مِنَ الْبَيْعَةِ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ  
وَنَهْيًا عَنِ الْمُنْكَرِ وَإِشَادَةً إِلَى  
تَحْصِيلِ السَّكِينَةِ الْبَاطِنَةِ وَإِزَالَةِ  
الرَّذَائِلِ وَالْكَتَابِ الْحَمَائِدِ  
ثُمَّ أَمْتِثَالِ الْمُسْتَرْشِدِ بِهِ  
فِي كُلِّ ذَلِكَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا  
كَيْفَ يُتَصَوَّرُ مِنْ هَذَا۔

اور عالم ہونا مرتد کا تو ہم نے فقط اتنے  
واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو  
امر کرنا ہے مشرعات کا اور روکنا اس کو خلاف  
شرع سے اور اس کی رہنمائی طرف تسکین باطنی  
کے اور رذائل کو نابود خوؤں کا اور حاصل کرنا  
صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل میں لانا اس  
کو جمیع امور مذکورہ میں سو جو شخص عالم اور  
واقف ان امور سے نہ ہو گا اس سے کیونکر متصور ہو گا

ف۔ مترجم کہتا ہے سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہو گیا ہے فقراء جہاں کو اس  
وقت میں یہ خط سمایا ہے کہ پیری مریدی میں علم کا ہونا کچھ ضرور نہیں بلکہ علم درویشی کو مضر  
ہے اس واسطے کہ شریعت کچھ اور ہے اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کے کتب اور  
ملفوظات میں مثل قوت القلوب اور غوارق اور احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت اور  
فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبدالقادر جیلانی میں صاف مصرح ہے  
کہ علم شریعت شرط ہے طریقت اور تصوف کی یہ بھی جہالت کی شامت ہے کہ جن

اسے کتاب طریقی محمدی میں کھا ہے کہ سردار جماعت صوفیہ کرام اور امام ارباب طریقت (باقی اگلے صفحہ پر)



مرشدوں کا نام صبح و شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہیں اُن کے کلام سے بھی غافل ہیں کہ وہ کیا فرما گئے ہیں۔

وَقَدْ اتَّفَقَ كَلِمَةُ الْمُشَارِحِ  
عَلَى أَنَّ لَا يَتَكَلَّمُ عَلَى النَّاسِ إِلَّا مَنْ  
كَتَبَ الْحَدِيثَ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ۔

اور متفق ہے مشارح کا قول اس پر کہ  
وعظانہ کرے لوگوں کو مگر وہ شخص جس نے کتابت  
حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو استاد سے اور  
جس نے قرآن کو پڑھا ہو۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَكُونُ  
رَجُلٌ صَحِبَ الْعُلَمَاءَ  
الْأَتْقِيَاءَ ذَهْرًا طَوِيلًا  
وَرَبَّادَبَ عَلَيْهِمْ وَ  
كَانَ مُتَفَجِّصًا عَنِ الْحَلَالِ  
وَالْحَرَامِ وَقَافًا عِنْدَ  
كِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ  
رَسُولِهِ فَقَسَى أَنْ

کچھ نہیں بنتی بارِ خدا یا مگر یہ کہ ایسا  
مرد ہو جس نے متقی علماء کی بہت مدت تک  
صحبت کی ہو اور ان سے ادب سیکھا ہو اور  
حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف  
ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے نزدیک۔ یعنی قرآن اور حدیث  
سُن کر ڈرجاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال  
اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق

۵ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱) کے حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ جس نے نہ یاد کیا قرآن اور نہ

لکھی حدیث نہ پیروی کی جاوے اس کی اس امر تصوف میں اس لئے کہ علم ہمارا اور یہ مذہب ہمارا  
مقید ہے ساتھ کتاب و سنت کے اور یہ بھی اسی کا قول ہے کل طریقتہ ددتنا الشریعہ دھوز  
زندقتنا یعنی جس طریقت کو رد کرے شریعت پس وہ نیٹ کفر ہے اور قرما یا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ  
تصوف اسم ہے تین چیزوں کا ایک تو یہ کہ نہ بجاوے نور معرفت اُس کا نور ورع اُس کے کو اور دوسرے یہ  
کہ نہ کلام کرے ساتھ علم باطن کے اس طرح کا کہ نقص کرے اُس کو ظاہر کتاب اللہ اور سیرت سے یہ کہ نہ باعث ہو  
اُس کو کرامت اور پرہتک حرمت محارم اللہ تعالیٰ کے انتہی اور بہت اقوال بزرگان دین مثل ان ہی کے منقول ہیں  
چنانچہ جامع التفایر کے ص ۱۱ پر تفصیل لکھے گئے ہیں جو چاہے اُس میں دیکھ لے ۱۲ - ق



يَكْفِيهِ ذَلِكَ.

وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

شروط دوم مرشد | وَالشَّرْطُ

الثَّانِي الْعَدَالَةُ وَالتَّقْوَى فَيَحِبُّ

أَنْ يَكُونَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْكِبَايَرِ

غَيْرِ مُصِرٍّ عَلَى الصَّغَائِرِ.

کر لیتا ہو تو اُمید ہے کہ اس قدر معلومات

بھی اُس کو کفایت کرے در صورت عدم

علم والہ اعلم۔

اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط

عدالت اور تقویٰ ہے تو واجب ہے کہ

کبیرہ گناہوں سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ

گناہوں پر اڑ نہ جاتا ہو۔

ف۔ مولانا عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ میں فرمایا کہ تقویٰ مرشد کا اس

واسطے مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے ولسطے صفائی باطن کے اور انسان مجہول

ہے اپنے بنی نوع کی اقتدائے افعال پر اور صفائی باطن میں فقط قول بدو ن عمل کے

کفایت نہیں کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف نہ ہو فقط زبانی تقریروں پر

کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہے۔

اور تیسری شرط بیعت لینے کی یہ ہے

کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو

محافظ ہو طاعات موکدہ اور اذکار منقولہ

کا جو صحیح حدیثوں میں مذکور ہیں مدام تعلق

دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت

کی مشق کامل اُس کو حاصل ہو مترجم

کہتا ہے یادداشت کی حقیقت آگے

مذکور ہوگی۔

اور چوتھی شرط یہ ہے کہ بیعت لینے

والا امر کرتا ہو مشروع کا اور خلاف شرع

سے روکتا ہو جو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ

شروط سوم | وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ

أَنْ يَكُونَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا

فِي الْآخِرَةِ مُوَظِّبًا عَلَى الطَّاعَاتِ

الْمُؤَكَّدَةِ وَالْأَذْكَارِ الْمَأْثُورَةِ

الْمَذْكُورَةِ فِي صَحَاحِ الْأَحَادِيثِ

مُوَظِّبًا عَلَى تَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللَّهِ

سُبْحَانَهُ وَكَانَ يَادُودَ اشْتِ

لَمْ مَلِكًا رَاسِخًا.

شروط چہارم | وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ

أَنْ يَكُونَ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ نَاهِيًا

عَنِ الْمُنْكَرِ مُسْتَبِدًّا بِرَأْيِهِ



إِمْعَةً لَيْسَ لَهُ رَأْيٌ وَلَا  
أَمْرٌ ذَا مُرُورَةٍ وَعَقْلٍ  
تَأْمُرُ لِيُعْتَمَدَ عَلَيْهِ فِي كُلِّ  
مَا يَأْمُرُ بِهِ وَيَنْهَى  
عَنْهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ  
الشُّهَدَاءِ فَمَا ظَنُّكَ  
لِصَاحِبِ الْبَيْعَةِ

مرد ہر جانی ہر دم خیالی جس کو نہ رائے ہو  
نہ امر مروت والا اور صاحب عقل کامل  
کا ہوتا کہ اس پر اعتماد کیا جاوے اُس کے  
بتائے اور روکے ہوئے فعل پر حق تعالیٰ  
نے فرمایا کہ گواہی اُن کی مقبول ہے جن  
گواہوں کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہے  
صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدوں  
میں عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے  
مرشد میں بطریق اولیٰ عدالت اور تقویٰ  
شرط ہوگا۔

ف۔ مولانا نے فرمایا یہ مراد نہیں کہ امر بالمعروف اور مستقل الرائے وغیرہ  
ہونا قبول شہادت کی شرط ہے تاکہ اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت میں شرط  
نہیں تو چاہیے کہ صاحب بیعت میں بھی شرط نہ ہو بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی  
کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا  
اور چونکہ رضا امر مخفی ہے لہذا اُس کی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن  
الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کے رضا پر ہو کر تعیین اس کی  
علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد میں بطریق  
اولیٰ ہوگا۔

شرط پنجم | وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ  
أَنْ يَكُونَ صَاحِبَ الْمَشَارَحِ وَتَأْدِيًا  
لِيَهُمْ دَهْرًا طَوِيلًا وَآخِذًا مِنْهُمْ  
النُّورَ الْبَاطِنَ وَالسَّكِينَةَ وَهَذَا  
لِأَنَّ سُنَّةَ اللَّهِ جَرَتْ بِأَنَّ الرَّجُلَ

اور پانچویں شرط یہ ہے کہ بیعت لینے  
والا مرشد ان کامل کی صحبت میں رہا ہو اور  
اُن سے ادب سیکھا ہو۔ زمانہ دراز تک اور  
اُن سے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا  
ہو اور یہ یعنی صحبت کاملین اس واسطے



لَا يُفْلَحُ إِلَّا إِذَا سَأَلَ  
الْمُفْلِحِينَ كَمَا أَنَّ الرَّحْبُلَ  
لَا يَتَعَدَّمُ إِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ  
وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ  
غَيْرَ ذَلِكَ مِنَ الصَّنَاعَاتِ .

مشروط ہوئی کہ عادت الہی یوں جاری ہوئی ہے  
کہ مراد نہیں ملتی جب تک مراد پانے والوں کو نہ  
دیکھے جیسے انسان کو علم نہیں حاصل ہوتا مگر علماء  
کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہیں اور پیشے  
یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا  
نجاری بدون صحبت نجار کے نہیں آتی۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہے کہ انسان اس نہج  
پر مخلوق ہوا ہے کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہیں کر سکتا بدون انبائے جنس کی  
مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے کہ ان کے کمالات پیدا کشتی ہیں اور  
کسی نہایت کمتر ہیں چنانچہ تیرنا حیوانات میں پیدا کشتی کمال ہے اور انسان کو بدون  
سکھے نہیں آتا۔

وَلَا يُشْتَرُطُ  
فِي ذَلِكَ ظُهُورُ  
الْكِرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ  
وَلَا تَرْكُ الْكَتْسَابِ  
لِأَنَّ الْأَوَّلَ شَمْرَةٌ  
الْمُجَاهِدَاتِ لَا شَرْطُ  
الْكَمَالِ وَالثَّانِي هُوَ الْإِلْفُ  
لِلشَّرِّ وَلَا تَغْتَرُّ بِهَا فَعْدَةُ  
الْمَغْلُوبُونَ فِي أَمْرِ الْإِلَهِ  
إِنَّمَا الْمَانُشُورُ  
الْقَنَاعَةُ بِالْقَلِيلِ  
وَالْوَرَعُ مِنَ

اور شرط نہیں اس میں یعنی بیعت  
لینے میں ظہور کرامات اور خوارق عادات  
کا اور نہ ترک پیشہ دہی کا اس واسطے  
کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ثمرہ ہے  
مجاہدات اور ریاضت کشتی کا نہ شرط کمال کے  
اور ترک اکتساب مخالف شرع ہے اور  
دھوکہ نہ کھاؤ اس سے جو درویش مغلوب  
الاحوال کرتے ہیں یعنی جو صاحب حال بسبب  
غلبہ اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ  
نہیں ہوتے ہیں ان کے فعل کو دلیل نہ پکڑنا  
ترک کسب پر منقول تو یہی ہے کہ تھوڑے  
پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا



الشُّبُهَات

یعنی مالِ مشتبہ اور پیشہ مکر اور مشتبہ سے بچنا ضرور ہے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہیں کہ کمالِ تربت اختیار کرے یعنی عباداتِ شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم و ہر اور تمام رات جاگنا اور گوشہ گیری نساہت سے کرنا اور طعام لذیذ کا نہ کھانا اور جنگل یا پہاڑوں پر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اس کو شرط کمال کی جانتے ہیں اس واسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس میں داخل ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانوں کو تو اللہ تم کو سخت پکڑے گا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام میں جائز نہیں۔

سوال جواب چہارم | وَ اَمَّا

المُسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ فَاَعْلَمُ اَنَّهُ  
يَحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ اُمِّيًّا يَعْ بِالْغَا  
عَاقِلًا رَاغِبًا وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ  
اَنْمَا عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيٌّ لِيُبَايِعَهُ  
فَسَمِعَ عَلَى رَأْسِهِ وَدَعَاكَ بِالْبِرِّ كَتِ  
وَلَمْ يُبَايِعْ۔

اور سوال چوتھے کا جواب یوں جان کہ واجب ہے یہ کہ بیعت کرنے والا جوان ہو شیارِ رغبت والا ہو اور مقررہ حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا لایا تا کہ آپ سے بیعت کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اُس کے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی۔

شروط مرید | مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے

اس واسطے مشروط ہے کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہیں تو تفویضی اور اجتہاد فی الطاعات کا اُس کے حق میں کیا مذکور ہے۔

اور بعض مشائخ لڑکوں کی بیعت کو جائز رکھتے ہیں بنا پر برکت اور نیک قالی کے واللہ اعلم۔

وَمِنْ الْمَشَارَحِ مَنْ يُجَوِّزُ  
بَيْعَةَ الصِّغَارِ تَبَرُّكًا وَتَقْوًى لَا  
وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔



ف۔ مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کے ہے کہ حضرت زبیرؓ اپنے بیٹے عبداللہؓ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر مسکرائے پھر ان سے بیعت لی

**جواب سوال پنجم | وَاَمَّا**

**اقسام بیعت صوفیہ |** اور سوال

پانچویں کا جواب یوں جان کہ جو بیعت کہ صوفیوں میں متواتر ہے وہ کئی طریق پر ہے پہلا طریقہ بیعت ثوبہ ہے معاصی سے اور دوسرے طریقہ پر بیعت تبرک ہے یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلہ میں داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث ہے کہ اس میں البتہ برکت ہے اور تیسرا طریقہ بیعت تاکد عزیمت یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص مرالی اور ترک منہاسی کے ظاہر اور باطن سے اور تعلیق دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہے۔

اور پہلے دونوں قسم کے طریقوں میں بیعت کا پورا کرنا عبارت ہے ترک کبائر سے اور نہ آڑ جانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ کو اختیار کرنا از قسم واجبات اور توجہ سنتوں کی اور عہد شکنی عبارت ہے خلل ڈالنے سے اُس میں جن کو ہم نے مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستعد نہ ہونا بیعت شکنی ہے۔

الْمُسْئَلَةُ الْخَامِسَةُ فَأَعْلَمُ أَنَّ الْبَيْعَةَ الْمُتَوَارَثَةَ بَيْنَ الصُّوفِيَّةِ عَلَى وَجْهِ أَحَدٍ هِيَ بَيْعَةُ التَّوْبَةِ مِنَ الْمَعَاصِي وَالثَّانِي بَيْعَةُ التَّبَرُّكِ فِي سِلْسِلَةِ الصَّالِحِينَ بِمَنْزِلَةِ سِلْسِلَةِ أَسْنَدِ الْحَدِيثِ فَإِنَّ فِيهَا بَرَكَةً وَالثَّالِثُ بَيْعَةُ تَأْكُدُ الْعَزِيمَةَ عَلَى التَّجَرُّدِ لِأَمْرِ اللَّهِ وَتَرْكِ مَا نَهَى عَنْهُ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَتَعْلِيْقِ الْقَلْبِ بِاللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الْأَوَّلُ۔

**قسم اول و دوم | وَاَمَّا الْأَوَّلَانِ**

فَالْأَوَّلُ بِإِذَا بَيْعَتِي فِيهِمَا تَرْكُ الْكِبَائِرِ وَعَدَمُ الْإِصْرَارِ عَلَى الصَّغَائِرِ وَالثَّمَنُ بِالطَّاعَاتِ الْمَذْكُورَةِ مِنَ الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاقِبِ وَالنَّكَتُ بِالْإِخْلَالِ فِي مَا ذَكَرْنَا۔



قسم سوم | وَأَمَّا الثَّالِثُ  
فَالْوَفَاءُ الْبَقَاءُ عَلَى هَذِهِ  
الْهَجْرَةِ وَالْمُجَاهَدَةِ حَتَّى  
يَكُونُ مُنْتَوَرًا بِنُورِ السَّكِينَةِ  
وَيَصِيرُ ذَلِكَ دَيْدَنًا لَهَا وَحُلُقًا  
وَجِبِلَةً فَعِنْدَ ذَلِكَ قَدْ  
يُرْخَصُ فِي مَا أَبَاحَهُ الشَّرْعُ  
مِنَ اللَّذَاتِ وَالِاشْتِغَالِ  
بِبَعْضِ مَا يَحْتَاجُ إِلَى طُولِ  
التَّعَهُّدِ كَالْتَدْرِيسِ وَالْقَضَاءِ  
وغيرِهِمَا وَالثَّلَاثُ بِالْإِخْلَالِ  
فِي ذَلِكَ۔

### جواب سوال ششم | وَأَمَّا

السُّعْلَةُ السَّادِسَةُ فَأَعْلَمُ  
أَنَّ تَكَرُّارَ الْبَيْعَةِ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا ثَوَّرَ وَكَذَلِكَ عَنْ الصُّوفِيَّةِ  
أَمَّا مِنَ الشَّخْصَيْنِ فَإِنْ كَانَ  
لِظَهْوَرِ خَلَلٍ فِي مَنْ بَايَعَهُ  
فَلَا بَأْسَ وَكَذَلِكَ بَعْدَ مَوْتِهِ  
أَوْ غَيْبَتِهِ الْمُنْقَطِعَةِ وَأَمَّا بِلَا  
عُذْرٍ فَإِنَّهُ يُشَبِّهُ الْمُتَدَاعِبَ

اور تیسرے طریقے میں پورا کرنا بیعت کا  
عبارت ہے مدام ثابت رہنے سے اس ہجرت  
اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہاں تک کہ روشن  
ہو جاوے اطمینان کے نور سے اور یہ اُس کی  
عادت اور خواہرجہلت ہو جاوے بلا تکلف  
تو اس حالت کے نزدیک گاہے اُس کو اجازت  
دی جاتی ہے اُس میں جس کو شرع نے مباح کیا  
ہے از قسم لذات کے اور مشغول ہونے کے  
بعضے اُن کاموں میں جن میں طول مدت  
کی طرف حاجت ہو جاتی ہے جیسے درس کرنا  
علوم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت  
ہے اُس کی خلل اندازی سے قبل از نورانیت  
دل کے۔

### حکمت تکرار بیعت | اور چھٹے سوال

کے جواب میں معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور  
اسی طرح حضرات صوفیہ سے لیکن دو پیروں  
سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو  
اُس پر میں جس سے بیعت کر چکا ہے تو کچھ  
مضائقہ نہیں اور اسی طرح اُس کی موت کے  
بعد یا اُس کی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اُس  
کی توقع ملاقات کی باقی نہیں رہی اور بلاغہ  
تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہے



وَيَذْهَبُ بِالنَّبِيِّ كَتَرٍ وَيَصْرِفُ  
قُلُوبَ الشَّيُوخِ عَنْ تَعَهُدِهِ  
وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

جواب سوال، مفتی  
الْمُسْتَقْلَمَةُ السَّابِعَةُ فَأَعْلَمُ أَنَّ  
الْلفظ الْمَأْثُورَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ  
الْبَيْعَةِ أَنَّ يَخْطُبُ الشَّيْخُ الْخُطْبَةَ  
الْمُسْنُونَةَ -

وَهِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مُحَمَّدٌ  
وَنَسْتَعِينُ وَنَسْتَغْفِرُ وَنَعُوذُ  
بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ  
سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ  
يَهْدِ اللَّهُ فَلَا مَضِلَّ لَهُ  
وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ  
لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ  
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ

کھیل کے اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو  
کھوتا ہے اور مرشدوں کے دلوں کو  
اُس کی تعلیم اور تہذیب سے پھیرتا ہے  
واللہ اعلم یعنی اُس کو ہر جانی اور ہر دم  
خیالی سمجھ کر اُس پر التفات نہیں فرماتے۔  
اور ساتویں سوال کا جواب معلوم  
کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے  
وقت یہ ہے کہ مرشد خطبہ مسنونہ پڑھے۔  
اور خطبہ مسنونہ یہ ہے یعنی الحمد للہ  
سے آخر تک ترجمہ اس کا یہ ہے سب  
تعریف اللہ کو ہم اُس کی حمد کرتے ہیں اور اُس  
سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت اُس سے  
چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی اپنے  
نفوس کی بدیوں سے اور اپنے اعمال کی برائیوں  
سے جس کو اللہ نے ہدایت کی اُس کا کوئی  
گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو اُس نے بہکایا  
اُس کو کوئی راہ بتانے والا نہیں اور گواہی  
دیتا ہوں میں اُس کی کہ کوئی معبود برحق  
نہیں سوائے اللہ کے اور اس کی کہ محمد  
بندے ہیں اللہ کے اور اُس کے رسول  
رحمت بھیجے اللہ اُن پر اور اُن کی آل پر اور



صَحْبِهِ وَ بَارَكَ  
وَسَلَّمَ.

ثُمَّ يُلْقِنُهُ الْإِيمَانَ  
الْإِجْمَالِيَّ فَيَقُولُ قُلْ آمَنْتُ  
بِاللَّهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ  
عَلَى مُرَادِ اللَّهِ وَآمَنْتُ بِرَسُولِ  
اللَّهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ  
اللَّهِ عَلَى مُرَادِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ  
جَمِيعِ الْأَدْيَانِ وَجَمِيعِ الْعَصِيَّانِ  
وَاسْلَمْتُ الْآنَ وَأَقُولُ أَشْهَدُ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ  
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

ثُمَّ يَقُولُ قُلْ بَايَعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِوَاسِطَةِ خَلَفَائِهِ عَلَى خَمْسِ  
شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَ  
إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ  
وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَحُجُّ الْبَيْتِ إِنْ  
اسْتَطَعْتُ إِلَيَّ سَبِيلًا.

ف۔ استطاعت سبیل سے مراد زاد اور راحلہ ہے۔

اُن کے اصحاب پر اور برکت کرے اور  
سلامتی عنایت فرماوے۔

پھر بعد خطبہ مذکور کے مرشد مرید کو  
ایمان اجمالی تلقین کرے سیولوں کہے کہ  
کہہ ایمان لایا میں اللہ پر اور جو اللہ کے  
نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا  
میں رسول اللہ پر اور جو رسول اللہ کے  
نزدیک سے آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ  
علیہ وسلم اور بزار ہو میں سب دینوں سے  
سوائے اسلام کے اور بزار ہو اسب گناہوں  
سے اور میں اب سلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا  
اور کہتا ہوں میں کہ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود  
برحق نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں  
کہ محمد اس کا بندہ ہے اور اس کا رسول۔

پھر مرشد کہے مرید سے کہہ میں نے بیعت  
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کے  
خلفاء کے واسطے سے پانچ امر پر اس کی  
گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے  
اللہ کے اور مقرر محمد رسول ہے اللہ کا اور  
نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ کے دینے پر  
اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج  
پر اگر ٹھیک استطاعت ہوگی اس کی راہ کی۔



ثُمَّ يَقُولُ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمُ بِوَسِيَّتِهِ  
خُلِقَ بِي عَلَى أَنْ لَا أُشْرِكَ بِاللَّهِ  
شَيْئًا وَلَا أَسْرُقَ وَلَا أَزْنِي وَلَا أَقْتُلَ  
وَلَا أَتِي بِبُهْتَانٍ أَفْتَرِيهِ بَيْنَ  
يَدَيَّ وَرَجُلِي وَلَا أَغْصِبُ  
فِي مَعْرُوفٍ -

پھر مرشد مرید سے کہے کہ بیعت کی میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ  
خلفائے حضرت کے اس پر کہ شریک نہ  
کروں گا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری  
نہ کروں گا اور زنا نہ کروں گا اور قتل نہ کروں  
گا اور بہتان کو نہ لاؤں گا اپنے دونوں ہاتھ  
اور دونوں پاؤں کے درمیان سے اُس کو اقتراف  
کر کے اور نافرمانی رسول کریم کی نہ کروں گا  
امر مشروع میں۔

ف۔ اس مضمون کی بیعت قرآن مجید میں منصوص ہے۔

ثُمَّ يَتْلُو السَّحْرَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ  
وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَ  
جَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ  
تُفْلِحُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ  
إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ  
أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا  
يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا

پھر مرشد ان دو آیتوں کو پڑھے یا  
أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ  
ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش کرو  
اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اس کی  
راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ  
بیعت کرتے ہیں تمھ سے اے نبی وہ  
بیعت کرتے ہیں اللہ سے اللہ سبحانہ  
کا دست قدرت اور رحمت اُن کے

۱۵ یہ کتاب ہے نفس سے یعنی اپنے جی سے بہتان کسی پر نہ بناؤں گا ۱۲

۱۶ قولہ الوسيلة ما يتوسلون به الى ثوابها والزنى منه من فعل الطاعات  
وقترك المعاصي من وسيل الى كذا اذا تقرب اليها وفي الحديث الوسيلة منزلتها  
في الجنة ۱۲ ايضا وفي الوسيلة ما يقربكم اليها من طاعتها ۱۲ جلالين



عَاهِدَ عَلَيَّ اللَّهُ قَسِيئُوْ تَبِيْهِ  
اَجْرًا عَظِيْمًا -

ہاتھوں پر ہے سو جس نے بیعت کو توڑا یہی بات ہے  
کہ اُس نے اپنی ذات کی مضرت کے واسطے بیعت  
کو توڑا اور جس نے پورا کیا اُس کو جو اللہ سے عہد  
کیا سو قریب اُس کو اجر عظیم عنایت کرے گا۔

ف۔ پہلی آیت میں وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے مولانا نے حاشیہ میں فرمایا  
کہ ہم نے اپنے جدا جدا حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ اُن  
کے ہم عصر ایک عالم نے اُن سے بیعت کے سنت یا بدعت ہونے میں گفتگو کی جدا جدا  
نے واسطے مشروعیت بیعت کے اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہیں کہ  
وسیلے سے ایمان مراد لیجئے اس واسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہے چنانچہ یا ایہا الذین  
آمنوا اس پر دلالت کرتا ہے اور عمل صالح بھی مراد نہیں ہو سکتا کہ وہ تقویٰ میں داخل  
ہے اس واسطے کہ تقویٰ عبارت ہے امثال ادا اور اجتناب نواہی سے اس واسطے  
کہ قاعدہ عطف کا معارف بن المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہے اور اسی طرح  
جہاد بھی مراد نہیں ہو سکتا بدلیل مذکور یعنی تقویٰ میں داخل ہے پس متعین ہو گیا کہ وسیلے  
سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر اس کے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہے ذکر اور  
فکر میں تا قلاح حاصل ہو کہ عبارت ہے وصول ذات پاک سے واللہ اعلم۔

پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور  
مرید کے واسطے اور حاضرین کے واسطے سب لوگ  
کہے کہ اللہ تعالیٰ برکت کرے ہمارے اور تمہارے  
واسطے اور نفع پہونچا دے ہم کو اور تم کو۔

اور اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ مرید  
کو یوں تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ میں نے  
اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہے طرف  
شیخ اعظم اور قطب الفخام خواجہ نقشبند کے یا

تَحْدِيْدٌ عُوْلِيْنَفْسِيْہِ  
لِلتَّسْبِيْدِ وَلِلْحَاظِرِيْنَ فَيَقُوْلُ  
بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ  
نَفَعَنَا وَارِيَّاكُمْ۔

وَلَا يَأْسَ اَنْ يُّلَقِّنَا فَيَقُوْلُ  
قُلْ اَخْتَرْتُ الطَّرِيْقَةَ النَّقْشَبَنْدِيَّةَ  
اَو الْقَادِرِيَّةَ اَوِ الْچِشْتِيَّةَ  
لِمَنْسُوْبَةِ اِلَى الشَّيْخِ الْاَعْظَمِ



وَالْقُطْبُ الْأَفْحَمُ خَوَاجَةٌ نَقُشْتَبَدُ  
أَوِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ  
الْجِيلَانِيِّ أَوِ الشَّيْخِ مُعِينِ الدِّينِ السَّجَرِيِّ  
اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا فُتُوْحَهَا وَاحْشُرْنَا فِي  
زُمرَةٍ أَوْلِيَاءِهَا بِرَحْمَتِكَ  
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ  
محمد الدین عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف یا طریقہ  
چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ معین  
الدین سجری یعنی سیستانی کی طرف خداوند  
ہم کو فتوح اس طریقے کے عنایت کراور ہم کو  
اس طریقے کے دوستوں کے گردہ میں محشور  
کراپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي مُبَشِّرَةٍ فَبَالَعْتُهَا فَاخَذَ  
عَلَيَّ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ يَدَيَّ  
بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَنَا أَصَافُ عِنْدَ  
الْبَيْعَةِ عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ۔

سنا میں نے اپنے والد بزرگوار سے  
فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں سو میں نے آپ  
سے بیعت کی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
میرے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں دست  
مبارک میں کر لیا سو میں تو اسی طرح جیسے خواب  
میں دیکھا مصافحہ کرتا ہوں بیعت لینے کے وقت

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بعضے اکابر مرید سے فرماتے ہیں کہ اپنا دامن ہاتھ پھیلاؤ  
پھر بیعت لینے والا اس پر اپنا ہاتھ رکھتا ہے اسی طرح عمرو بن العاصؓ نے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم سے روایت کیا۔

أَمَّا بَيْعَةُ النِّسَاءِ فَيَأْتِي  
يَأْخُذُ الشَّيْخُ طَرَفَ ثَوْبٍ وَالثَّانِي  
تُبَايِعُ طَرَفَهُ الْآخَرَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

اور عورتوں کی بیعت کرنے کا طریقہ یہ ہے  
کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت  
کرنے والی دوسرا کنارہ اس کا پکڑے واللہ اعلم۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتوں سے جائز ہے بدو ن پکڑنے کے پکڑے  
کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔



## تیسری فصل

## مرید کی تربیت اور تعلیم کا بیان

اس فصل میں مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہے۔

سالموں کی تربیت کے واسطے درجہ  
ہیں علی الترتیب سوا اول جس کا سنوارنا واجب  
ہے وہ عقیدہ ہے توحید کوئی شخص راہ  
خدا کے چلنے میں راغب ہو تو حکم کر اس کو  
اول عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد  
سلف صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود  
کا جو واحد ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے  
اُس کے موصوف ہے وہ جمیع صفات کمال  
سے حیات میں اور علم اور قدرت اور ارادے  
میں اور سوائے ان کے اور صفات میں کہ  
حق تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا  
ہے ساتھ ان کے اور نقل اُس کی ثابت  
ہوئی مخرصادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے  
اور صحابہؓ اور تابعینؓ سے۔

ایسا واحد ہے جو پاک ہے نقصان  
اور زوال کی سب نشانیوں سے محترم ہونے

لِتَرْبِيَةِ السَّالِكِينَ دَرَجَاتٍ  
مُتَرْتَبَةً فَأَوَّلُ مَا يَجِبُ أَنْ  
يَتَغَيَّرَ فِيهِ الْعَقِيدَةُ فَإِذَا رَغِبَ  
أَمْرُهُ فِي سُلُوكِ طَرِيقِ اللَّهِ  
فَمَرَّةً أَوَّلًا بِتَصْحِيحِ الْعَقَائِدِ  
عَلَى مُوَافَقَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ  
مِنْ إِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَاجِدٍ لَا  
إِلَهَ إِلَّا هُوَ مُتَّصِفٍ بِجَمِيعِ صِفَاتِ  
الْكَمَالِ مِنَ الْحَيَاةِ وَالْعِلْمِ  
وَالْقُدْرَةِ وَالْإِرَادَةِ وَغَيْرِهَا  
مِمَّا وَصَفَ اللَّهُ بِهِ نَفْسَهُ  
وَتَبَيَّنَ بِهِ النُّقْلُ عَنِ الْمُخْبِرِ  
الصَّادِقِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
وَالصَّحَابَةُ وَالتَّالِعِينَ۔

مُنْزَعَةً مِّنْ جَمِيعِ سِمَاتِ  
النَّقْصِ وَالزَّوَالِ مِنَ الْجِسْمِيَّةِ



وَالْتَّحَيُّزِ وَالْعَرْضِيَّةِ وَالْجَهَةِ  
وَالْأَلْوَانِ وَالْأَشْكَالِ -

وَأَمَّا مَا وَرَدَ مِنَ الْإِسْتِوَاءِ  
عَلَى الْعَرْشِ وَالْإِصْحَاقِ وَإِثْبَاتِ  
الْيَدَيْنِ فَنُؤْمِنُ بِهِ عَلَى الْجُمْلَةِ  
ثُمَّ نَعْلَمُ تَفْصِيلَهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى  
وَنَعْلَمُ الْبَيِّنَاتِ أَنَّهٗ لَيْسَ بِمِثْلِ  
الْإِصْفَافِ بِالتَّحَيُّزِ وَغَيْرِهِ بَلْ  
لَيْسَ بِمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ  
الْبَصِيرُ وَنَعْلَمُ أَنَّهٗ شَيْءٌ ثَابِتٌ  
بِاللَّهِ تَعَالَى كَمَا اثْبَتَ فِي مُحْكَمِ  
كِتَابِهِ -

سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور  
جہت میں ہونے اور الوان اور اشکال  
سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہے  
اور وہ جو وارد ہوا ہے استواء  
علی العرش اور فحک اور اثبات یدین کا  
سو اس پر ہم ایمان رکھتے ہیں مجمل بلا تفصیل  
پھر اس کی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے  
ہیں یعنی وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہے  
استواء علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین  
جانتے ہیں کہ اس کے استوار وغیرہ میں ہمارا  
اتصاف بالتحیز وغیرہ نہیں بلکہ خدا کے مثل  
کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہے اور  
جانتے ہیں ہم کہ استوار علی العرش ایک چیز  
ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے چنانچہ اس  
نے اپنی کتاب محکم میں اس کو ثابت کیا ہے۔

ف۔ مترجم کہتا ہے صفات متشابہ میں یعنی استوار وغیرہ میں قدمائے سلف سے  
یہی منقول ہے کہ اس پر مجمل ایمان لائیے اور تاویل نہ کیجئے اور تفصیل اس کی علم الہی پر  
سپرد کیجئے امام مالکؒ نے فرمایا کہ استواء علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اس کی مجہول  
ہے اور اس میں سوال کرنا بدعت ہے اور یہی راہ اسلم ہے کہ مبادا تاویل میں غیر حق کو  
حق قرار دینا پڑے۔

۱۵ یعنی مثلاً ہم ایک تخت یا کوٹھے پر بیٹھیں تو مکانیت اور جگہ کا گھیرنا لازم آتا ہے ویسا اس کے استواء  
میں نہیں لازم آتا وہ پاک ہے مکانیت وغیرہ صفات نقصان سے ۱۲ ق



تَحَدِّثَاتٍ نُبُوَّةِ الْأَنْبِيَاءِ  
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خُصُوصًا وَ  
وُجُوبِ إِتِّبَاعِهِ فِي كُلِّ مَا أَمَرَ  
وَنَهَى وَتَصَدِّيقِهِ فِي كُلِّ مَا أَخْبَرَ  
مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَمِنْ الْمَعَادِ  
الْجَسْمَانِي وَالْجَنَّتِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ  
وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْيَا وَالْقِيَامَةِ  
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا ثَبَتَ  
بِهِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِهِ الرَّوَايَةُ۔

پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیاء  
علیہم السلام کی علی العموم وبتو سیدنا و مولانا  
محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علی الخصوص او  
ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا  
جس میں کہ آپ نے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق  
آپ کی جمیع اخبار میں یعنی منجملہ صفات ربانی او  
معاویہ جہانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب  
اور رویت الہی اور قیامت اور عذاب قبر  
اور سوائے ان کے اور امور میں چنانچہ حوض  
کوثر اور صراط اور میزان جس کی نقل حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور روایت  
اُس کی صحیح ہے۔

پھر بعد تصحیح عقائد کے نظر لاحق ہو کیا کہ  
کے اجتناب اور صفائے شر مندہ ہونے  
میں۔

اور حق یہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہے  
جس پر وعید ہود و زخ کی یا عذاب شدید  
کی قرآن یا حدیث صحیح میں جو اہل حدیث  
کے نزدیک معروف ہو یا اُس کے مرتکب کو  
کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ  
جس نے نماز کو عمد ترک کیا وہ کافر ہے  
اور دوسری حدیث میں ہے کہ فرق مابین  
مسلمین اور مابین مشرکین کے نماز ہے

تَحَدِّثَاتٍ نُبُوَّةِ الْأَنْبِيَاءِ  
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خُصُوصًا وَ  
وُجُوبِ إِتِّبَاعِهِ فِي كُلِّ مَا أَمَرَ  
وَنَهَى وَتَصَدِّيقِهِ فِي كُلِّ مَا أَخْبَرَ  
مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَمِنْ الْمَعَادِ  
الْجَسْمَانِي وَالْجَنَّتِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ  
وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْيَا وَالْقِيَامَةِ  
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا ثَبَتَ  
بِهِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِهِ الرَّوَايَةُ۔



الْمُشْرِكِينَ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا  
فَقَدْ كَفَرَ أَوْ شُرِعَ لَهُ تَكْلِيْفٌ  
حَدٌّ كَالزَّانَاءِ وَالسَّرِيقَةِ  
وَقَطْعِ الطَّرِيقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ  
أَوْ كَانَ مُسَاوِيًّا أَوْ أَكْثَرَ شَرًّا  
مِنْ هَذِهِ الْمَذْكُورَاتِ فِي  
حُكْمِ بَدَإِهَا هَتَرَ الْعَقْلُ -

**تفصیل گناہ کبیرہ** | فَمِنْهَا الْإِشْرَاكُ  
بِاللَّهِ تَعَالَى عِبَادَةً وَاسْتِعَانَةً  
فِي الرِّزْقِ وَالشِّقَاءِ وَغَيْرِهِمَا وَإِلَى  
التَّوْبَةِ مِنْهُمَا الْإِشَارَةُ فِي قَوْلِهِ  
تَعَالَى إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ  
نَسْتَعِينُ -

سو جس نے اُس کو چھوڑا وہ کافر ہے  
یا کبیرہ وہ ہے جس کے مرتکب پر شرع  
میں حد مقرر ہو چناںچہ زنا اور چوری اور  
راہزنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ  
برابر یا زیادہ ہو برائی میں کیا مذکورہ  
سے صریح عقل کے حکم میں۔

**اشراک یا خدا** | سو منجملہ کبار اکبر  
الکیار اشراک باللہ ہے یعنی خدا کے ساتھ  
ساچھا لگانا عبادت میں اور استعانت  
میں یعنی غیر خدا سے مدد مانگنی روزی اور  
شفاء وغیرہما میں اور غیر کی عبادت اور استعا  
نہ کی توبہ کی طرف اشارہ ہے حق تعالیٰ  
کے اس قول میں إِيَّاكَ نَعْبُدُ  
إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ -

**ف۔** مولانا نے حاشیہ اس کتاب میں فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا میں  
ہمارے زمانے میں شائع ہے بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہے شرک فی العبادۃ  
یہ ہے کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خانہ خدا کے واسطے مخصوص ہیں  
ان کو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسی کو سجدہ کرتا یا غیر خدا کا  
نام بطور اسم الہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور  
یہ جو فرمایا کہ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ میں اشراک فی العبادۃ اور اشراک  
فی الاستعانتہ کی توبہ کا اشارہ ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہے  
تخصیص اور حصر کو یعنی خاص کر تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص کر تجھی سے ہم مدد چاہتے



ہیں پھر حیب عبادت اور استعانت حق تعالیٰ کو خاص ہوئی تو سوائے خدا کے اوروں کی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگتی روزی اور شفا وغیرہ میں ہرگز جائز نہیں وجہ اختصاص عبادت کی تو ظاہر ہے اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہے کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف ہے ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اس واسطے کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جانے کیونکہ اس کی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہ ہو تو کس طرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونوں ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت نہ ہو محتاج پر تو کیونکہ اعانت کا ظہور ہو حالانکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدای علیم و قدیر و رحیم ہیں لہذا استعانت غیر خدا سے جائز نہیں بعضے گورپرست کہتے ہیں کہ اولیاء کو حق تعالیٰ نے علم اور قدرت عطا کی ہے تو ان سے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو ان کا جواب یہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم محیط ہے کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت ان کے نزدیک برابر ہے ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہیں اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتے ہیں سو اس کا اثبات ہرگز ممکن نہیں تو ان کی کج بحثیوں کا کلام بھی لائق التفات کے نہیں حق تعالیٰ اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کج روی اور کج فہمی سے بچاؤے آمین۔

**تَصَدِّقُ كَاهِنٍ وَغَيْرِهِ أَوْ مِنْهَا** | اور منجملہ کبار تصدیق کرنا ہے  
**تَصَدِّقُ الْكَاهِنِ۔** | کاہن کا۔

**ف۔** کاہن عرب میں کچھ لوگ تھے کہ جنہوں سے دریافت کر کے اخبار غیبی لوگوں کو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے مانند ہے منجم اور رمال اور جفار اور شانہ بین کی تصدیق کرنا اس واسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اس کا دعویٰ کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے چھوٹا ہے۔

اور منجملہ اکبر الکبار کے پیغمبر اور قرآن اور فرشتوں کو بد کہنا اور انکار کرنا اور تمسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح

**مِنْهَا سَبُّ الرُّسُولِ وَالْقُرْآنِ وَامْلَأُكَتِ وَإِنْكَارُهَا وَإِسْتِخْفَازُ**



ضروریات دین کا انکار کرنا۔

بِهَا وَكَذَّارُكَارُضُورِيَّاتِ الدِّينِ

ف۔ مولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہیں جو قرآن مجید اور حدیث مشہور

اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں۔

تَرَكَ نَمَازَ وَغَيْرَهَا وَمِنْهَا تَرَكَ

الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالصَّوْمَ

وَالْحَجَّ

قَتْلُ نَاحِقٍ وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ

بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ الْأَوْلَادِ وَ

قَتْلُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ

وَمِنْهَا الزِّنَاءُ وَاللَّوْاطَةُ

وَشُرُوبُ الْمُسْكِرِ وَالشَّرِيقَةِ

وَقَطْعُ الطَّرِيقِ وَالْغَصَبُ وَ

الْغُلُولُ وَشَهَادَةُ الزُّورِ

وَالْيَسِيْنُ الْغُمُوسُ وَقَذْفُ

الْمُحْصَنَةِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ

وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ

الرِّحْمِ وَتَطْفِيفُ الْكَيْلِ

وَالْوَرْنَ وَالرِّبَا وَالْفِرَارُ مِنَ

الرَّحْفِ وَالْكَذِبُ عَلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّشْوَةُ

فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمُحَارِمِ وَالْقِيَادَةُ

بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسَّعَايَةُ

اور منجملہ کبار نماز اور زکوٰۃ

اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے۔

اور منجملہ کبار ہے جان ناحق قتل

کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا قتل کرنا

اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے

اور منجملہ کبار زنا ہے اور اعلام

اور نشے والی چیز کا پینا اور چوری اور ہزنی

اور غصب اور غنیمت کا مال چراتا اور

جھوٹی قسم کھانی اور پاکدامن عورت کو

زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور

والدین کی نافرمانی کرنی ان کی خدمت نہ

کرنی اور حق برادری نہ ادا کرنا اور ناپ

اور تول میں کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج

کھانا اور جہاد میں کفار کی صف جنگ

سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر جھوٹ یا نہ دھنا اور معاملات فیصل کرنے

میں رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا

اور مردوں اور عورتوں کے درمیان میں

لے اور ایسے ہی نیک مرد کو تہمت زنا وغیرہ کی لگانی ۱۲



عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيَقْتُلَ أَوْ يَنْهَبَ  
وَتَرَكُ الْهَجْرَةَ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَ  
مَوَالَاةُ الْكُفَّارِ وَالْقِمَارُ وَالسَّحَرُ  
فَكُلُّ ذَلِكَ مِنَ الْكِبَائِرِ -

کُناپن کرنا اور حاکم سے چیل خوری کرنا کہ  
وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دارالکفر سے  
دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافروں  
سے دوستی کرنا ان کے خیر خواہ ہونا اور جوا  
کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر میں داخل ہیں

**تحقیق و تفصیل کبائر** | مولانا نے فرمایا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ کبائر ستر کے

قریب ہیں اور سعید بن جبیرؓ نے کہا کہ قریب سات سو کے ہیں اور النسب یہ ہے کہ کبائر  
کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفسدہ سے کم ہو تو صغیرہ  
ہے اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عزیز الدین بن سلامؒ ہے اور شیخ ابو طالبؒ مکی  
نے فرمایا کہ میں نے کبائر کی احادیث کو جمع کیا تو میں نے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل  
میں شرک اور گناہ پرچم جانے کی نیت اور رحمت الہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا سے  
بے خوف ہونا اور چار گناہ زبان میں جھوٹی گواہی دینا اور پاکدامنوں کو زنا کا عیب  
لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ میں شراب پینا اور یتیم کا مال  
کھانا اور بیابان لینا اور دو گناہ شرمگاہ میں زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ میں ناحق  
قتل اور چوری اور ایک گناہ پائوں میں یعنی جہاد میں صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ  
تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اپنے کرم سے ہم کو ان گناہوں سے بچائے آمین

اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے دُک  
دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ امر مشروع کے  
مخالف یا رافع ہو دین کے طریقہ مامور کا۔

وَالصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نَهَى عَنْهُ  
الشَّرْعُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا وَسَرَفَ  
طَرِيقَةً مَأْمُورَةً فِي الدِّينِ -

۱۔ جب تک کہ کافر دو گئے ہوں اور جب دو گنوں سے زیادہ ہوں تو بھاگنا جائز ہے بلکہ فی الکتب الدینیۃ ۱۲ - ق۔  
۲۔ ترک صلوٰۃ اور ترک زکوٰۃ اور صوم نہ رکھنا اور حج نہ کرنا باوجود فرض ہونے کے اور غیبت کرنی اور حکم خلاف شرع دینا اور غیبت  
کرنی کافروں سے وغیرہ ذلک صریح قرآن و حدیث میں و عیدان پر مذکور ہیں پس تقسیم مہمل ہے واللہ اعلم ۱۲۔



ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّظَرُ فِي  
أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ  
وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ  
وَالْحَجِّ فَيُقِيمُهَا عَلَى مَا مَرَّبَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ رِعَايَةِ الْأَبْعَاضِ وَالْأَدَابِ  
وَالْهَيْئَاتِ وَالْأَذْكَارِ۔

پھر اجتناب کبار اور زدامت صغائر کے بعد  
نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام میں از قسم طہارت  
اور صلوٰۃ اور صوم اور زکوٰۃ اور حج کے تو ان  
امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے قائم کرے رعایت البعاض اور آداب  
اور ہئیات اور اذکار سے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ البعاض سے مراد یہاں وہ امور ہیں جو ارکان وغیرہ کو  
شامل ہوں از قسم امور متاكدہ سوان میں سے بعض فقہاء کے نزدیک بعض امر واجب  
ہیں اور دوسرے فقیہ کے نزدیک سنت مؤکدہ۔

ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّظَرُ فِي  
الْمَعَاشِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ  
وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَالصُّحْبَةِ  
وغيرِ ذَلِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمُتَرْتِبِ  
مِنَ النِّكَاحِ وَالْمِلْكَةِ وَالْأُولَادِ  
وَالْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهَبَةِ  
وَالْإِبَارَةِ فَيُصَحِّحُهَا عَلَى السُّنَّةِ  
مِنْ غَيْرِ مُدَاهَنَةٍ وَلَا إِعْوَاجٍ

پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد  
نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش میں منجملہ  
اکل و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت  
خلق وغیر ذلک اور نظر کرنا چاہیے امور  
خائنی میں منجملہ نکاح اور حقوق ممالیک  
اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے  
معاملات میں از قسم بیع اور ہبہ اور اجارے کے  
توان کو صحیح اور ٹھیک کرے بروجہ سنت بدون  
سستی اور بے کجروی کے۔

ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّظَرُ فِي

پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے

۱۔ مولانا نے فرمایا غیب بولتے ہیں فلاں حسن الملک ہے جب کہ وہ اپنے لونڈی غلاموں سے حسن  
سلوک کرتا ہو حدیث میں وارد ہے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمِلْكَةِ یعنی جو مالک سے  
بدسلوک کرے جنت میں نہ داخل ہوگا ۱۲ منہ



الْأَذْكَارِ الْمَأْمُورَةِ فِي الْأَوْقَاتِ  
 مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتُ  
 النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَهْدِي بِ  
 الْأَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْحُبِّ  
 وَالْحَسَدِ وَالْحَقْدِ وَالْمُؤَاطَبَةِ  
 عَلَى التَّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْآخِرَةِ وَالْمُؤَاطَبَةِ  
 عَلَى مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحَلَقِ الذِّكْرِ  
 وَالْمَسَاجِدِ فَإِذَا تَذَبَّ بِهَذِهِ  
 الْأَدَابِ حَانَ أَنْ يَشْتَغَلَ بِالشُّغَالِ  
 الْبَاطِنَةِ وَيَجْتَهِدَ فِي تَحْلِيلِ  
 الْقَلْبِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظَرِ  
 إِلَيْهِ بِبَصَرِ الْقَلْبِ وَإِنَّمَا تَرَكْنَا  
 بَيَانَ هَذِهِ الْأُمُورِ الْمُقَدِّمَةِ  
 اسْتِكْنَاءً لَهَا وَاعْتِمَادًا عَلَى فَهْمِ  
 الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِعِ لِلْكِتَابِ  
 وَالسُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْكِتَابِ  
 الْمُتَوَسِّطَةِ فِي السُّلُوكِ مِثْلِ  
 رِيَاضِ الصَّالِحِينَ وَالْمُخْتَصَرَةِ  
 فِي الْعَقِيدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْعَصِيدَةِ  
 وَمَنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ تَدْبِعُهَا  
 قَلْبًا خَذَهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

نظر کرنا چاہیے اُن اذکار میں جو اوقات مخصوصہ  
 یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیرہ  
 میں مامور ہیں پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی  
 اخلاق میں از قسم ریا اور پندار اور حسد اور  
 کینہ وغیرہ کے اور مواظبت اور دوام  
 کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی  
 یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقوں  
 پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان  
 آداب مذکورہ کے ساتھ متادب ہو گیا تو  
 اب وقت آیا اشتغال یاطنی کے اشتغال  
 کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کے ساتھ دل  
 لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور  
 اسی کوتاہی رہنے کا دل کی بینائی سے  
 اور ہم نے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ  
 التفصیل اُن کو بہت جان کر چھوڑ دیا اور  
 طالب صادق کے فہم پر بھروسہ کر کے طالب  
 کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ  
 سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب  
 مختصرہ عقائد مانند عقیدہ عضدیہ کا  
 واقف اور محسوس ہے اور جس کو تتبع اور علم  
 ان کتابوں کا میسر نہ ہو وہ کسی عالم سے دریافت  
 کر لے واللہ اعلم۔

تفصیل شعب ایمانیہ | مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مؤلف قدس سرہ نے کثیر جان



کہ ترک کیا اُن کو ہم مجملًا بیان کرتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان  
 کی ستر اور چند شاخیں ہیں اور مراد یہاں ایمان سے ورع اور تقویٰ کا مراد ہے۔  
 تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہے چنانچہ اُن کا بیان یوں ہے کہ خدا  
 پر ایمان لانا اور اُس کے صفات پر اور اُس کے غیر کو حادث جاننا اور اُس کے ملائکہ  
 پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور تقدیر پر اور پچھلے دن پر ایمان لانا اور  
 حق تعالیٰ سے محبت رکھنی اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل  
 انسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اُن کی تعظیم کا معتقد  
 رہنا اور درود پڑھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہی میں داخل ہے اور آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے  
 کرنا اور ترک ریا و نفاق اخلاص ہی میں داخل ہے اور خدا سے خوف رکھنا اور اُس  
 کی رحمت کا اُمیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا  
 شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا۔ اور ترک شہوت اور مجوم مصائب میں صابر رہنا  
 اور قضاے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ  
 کی اور ترحم خود پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا اور  
 غصب ترک کرنا بھی درحقیقت تواضع میں داخل ہے اور توحید ربانی کا ناطق  
 رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر تہ تلاوت کا دس  
 آیتیں ہیں اور متوسط تہ ستو آیتیں ہیں اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبے  
 میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذکر رہنا اور  
 استغفار ذکر ہی میں داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسنی اور حکمی طہارت کرنا اور  
 پرہیز کرنا نجاستوں سے تطہیر ہی میں داخل ہے اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور  
 نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض زکوٰۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد  
 کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ریاضت کرنی سخاوت ہی میں داخل ہے اور  
 فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ



اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدين یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین نہ قائم رہ سکے اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفاروں کو ادا کرنا اور نکاح کر کے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق ادا کرنا اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنی اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکموں کی اطاعت کرنی اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور یاغیوں کا قتال تو اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر یا المعروف اور نہی عن المنکر کی اعانت میں داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی میں داخل ہے اور امانت کا ادا کرنا اور تحمس کا دینا ادائے امانت میں داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے میں سختی نہ کرنا اور حسن معاملہ میں داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تیزی و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد نہ کرنا اتفاق المال فی حقہ میں داخل ہے اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور اپنی بُرائی سے لوگوں

۱۔ بشرطیکہ خلاف شرع وہ حکم نہ ہو۔ کَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ لَطَاعَةً لِلْمَخْلُوقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ۱۲۔

۲۔ بشرط پائے جانے شرائط کے ۱۲

۳۔ خرچ کردن در حق ادا ۱۲

۴۔ یعنی چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو یہ اُس کے جواب میں یرحمک اللہ کہے (باقی صفحہ ۴۶ پر)



کو بچانا ضرر نہ پہونچانا اور لہو و لعیب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہے شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے اسی طرح شعبۂ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم میں فرمائی ہے۔ واللہ اعلم۔

(بقیہ حاشیہ ص ۴۵ کا) یہ جواب دینا واجب علی الکفایہ ہے اگر محفل میں سے کوئی جواب نہ دے گا تو سب گنہگار ہوں گے اور یہی حکم ہے سلام کے جواب کا ۱۲۔

۱۵ نام کتاب۔



## چوتھی فصل

## مشارح جیلانیہ قادریہ کے اشغال کا بیان

یہ فصل مشارح جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال میں ہے قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی کے مرید ہیں خدا راضی ہے اُن سے اور اُن کے سب تابعین سے۔

فِي أَشْغَالِ الْمَشَارِحِ الْجِلَانِيَّةِ  
وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ  
السَّيِّدِ أَبِي مُحَمَّدٍ مُحَمَّدِي الدِّينِ  
عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِينَ۔

ف۔ مصنف نے انتباہ میں فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظمؒ کی تصنیف ہے اور مجالس ستین اُن کا ملفوظ ہے اور اصل طریقہ قادریہ اس میں مفصل موجود ہے۔

سو پہلا شغل جس کو مشارح قادریہ تلقین

فَاوَّلُ مَا يُلَقِّنُوهُ اللَّهَ الْجَهْرُ

۱۔ ذکر جہر مذہب تنقی میں بدعت ہے مگر اُس جگہ کہ اُس میں ذکر جہر آیا ہے مثل اذان وغیرہ کے اُس میں بدعت نہیں ہے اور ما سوائے اس کے بدعت ہے چنانچہ فتح القدیر میں ہے۔ والاصل فی الاذکار الاخفاء والجہر بہا بدعة انتہی یعنی اصل اذکار میں چپکے ذکر کرتا ہے اور پکار کر کرنا اذکار کا بدعت ہے جہاں کہیں بدعت کو مطلق چھوڑتے ہیں بدعت سیئہ مراد ہوتی ہے چنانچہ یہ بات بھی فقہ کی کتابوں کی عبارتوں سے معلوم ہوتی ہے اور غایۃ البیان شرح ہدایہ میں ہے۔ لان الجہر بالتکبیر بدعة لقولہ تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعاً وخفیۃ انتہی یعنی پکارو اپنے رب کو گڑ گڑا کر اور پوشیدہ (باقی حاشیہ ص ۴۸ پر دیکھئے)۔



بِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْمُرَادُ  
بِهَذَا الْجَهْرُ هُوَ غَيْرُ الْمُفْرَطِ  
فَلَا مُنَافَاةَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ مَا نَهَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَيْثُ قَالَ أَرْيَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ  
فَاتَّكُمُ لَا تَدْعُونَ أَهَمَّ وَلَا  
غَائِبًا الْحَدِيثُ

کرتے ہیں ذکر اللہ ہے جہر سے یعنی بلند  
آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ ہے  
کہ افراط سے نہ ہو تو اس تقریر سے کچھ  
مخالفت نہ رہی اس کے جواز میں اور اس  
میں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو  
اور نرمی کرو اپنی جانوں پر کہ تم بہرے اور  
غائب کو نہیں پکارتے ہو الی آخر الحدیث

۱ بقیہ حاشیہ ص ۴۷ کا) انتہی اور کہا کفایہ شرح ہدایہ میں ان الجہر یا التکبیر بدعت  
فی کل وقت الا فی الموضع المستثنیۃ یعنی جہر ساتھ تکبیر کے بدعت ہے ہر وقت میں مگر  
کتنی جگہ چیدہ میں اور تصریح کی ہے قاضی خاں نے اپنے فتاویٰ میں ساتھ کراہت ذکر جہر کے اور اتباع  
کیا اس کا اس پر صاحب مصفی نے اور فتاویٰ علامہ میں ہے۔ ویمنع الصوفیۃ من رفع الصوت  
والصفق یعنی منع کیا کرتے ہیں صوفی بلند کرنے آواز سے اور تالی بجانے سے اور برہاں شرح  
مواہب الرحمن میں ہے ان رفع الصوت بالذکر بدعتا یعنی بلاشبہ بلند کرنا آواز کا  
ساتھ ذکر کے بدعت ہے واسطے مخالفت قول اللہ تعالیٰ کے واذکر ربک فی نفسک تضرعا  
وخیفتہ ودون الجہر من القول یعنی اور یاد کر اپنے رب کو اپنے جی میں گڑ گڑا کر اور  
ازراہ خوف کے اس سے اور کم جہر کے قول سے اور جو کچھ کہ بعض احادیث میں ذکر جہر ثابت ہوا  
ہے بغیر مواضع مقررہ کے پس بنا بر تعلیم کے ہے چنانچہ ملا علی قاریؒ نے شرح مشکوٰۃ میں یہ لکھا  
ہے ۱۲ مایۃ المسائل۔

۱۵ قولہ اربعوا ای اعتدلو ایقال ریع القامة اذا کان معتد لہا ای ارققها  
بہا بالاجتناب عن الجہر المفراط ۱۲ من مولا ناعید العزیز قدس سرہ۔



ف۔ پوری حدیث یوں ہے بروایت ابو موسیٰ اشعریؓ کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے قریب تر ہے اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہے شدت قرب سے والاحق تعالیٰ جبل الورد سے بھی قریب تر ہے شعر:

اتصالے بے تکلف بے قیاس — ہست رب الناس را با جان ناس

سو منجملہ ذکر جہری کے اسم ذات ہے

خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ یک ضربی کا یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور دراز اور بلندی سے دل اور حلق دونوں کی قوت کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہاں تک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آ جاوے پھر اسی طرح بار بار ذکر کرے۔

خواہ ذکر دو ضربی ہو اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایک بار داہنے زانو میں اور دوسری بار دل میں ضرب کرے اور اس کو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب یہ ہے کہ ضرب خصوصاً قلبی قوت اور سختی کے ساتھ ہو تا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے پریشان خاطر ہو اور سواس مندفع ہو۔

خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایک بار داہنے زانو میں اور

کذا فی الحاشیۃ العزیزۃ فیئہ

اِنَّهُمُ الذَّاتِ اِمَّا بِضَوْبَةٍ وَاحِدَةٍ وَصِفَتُهُ اَنْ يَقُولَ اللّٰهُ يَالشَّدَّو الْمَدِّ وَالْجَهْرِ بِقُوَّةِ الْقَلْبِ وَاحْلُقْ جَمِيعًا ثُمَّ بَلِّثْ حَتّٰی يَعودَ الْيَسْرُ نَفْسُهُ ثُمَّ يَفْعَلْ هَكَذَا وَهَكَذَا

وَ اِمَّا بِضَوْبَتَيْنِ وَصِفَتُهُ اَنْ يَجْلِسَ جَلْسَةَ الصَّلَاةِ وَيَضْرِبَ الْجَلْدَةَ مَرَّةً فِي الرُّكْبَتِ الْيُمْنٰی وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَيُكْرِزُ ذٰلِكَ بِلاَ فُصْلٍ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ الضَّرْبُ لَا سِيَّمَا الْقَلْبِيُّ بِقُوَّةٍ وَ شِدَّةٍ لِيَتَاَثَّرَ الْقَلْبُ وَيَجْتَمِعَ الْخَاطِرُ۔

وَ اِمَّا بِثَلَاثِ ضَرْبَاتٍ وَصِفَتُهُ اَنْ يَجْلِسَ مَثَرِ لَعَا فَيَضْرِبَ مَرَّةً

یعنی رگ جان



فِي الرُّكْبَتِ الْيُمْنَى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَتِ  
الْيُسْوَى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَلَكِنَّ  
الثَّالِثَ أَشَدُّ وَأَجْهَرُ۔

وَأَمَّا بِأَرْبَعِ ضَرْبَاتٍ وَصِفَتُهُ  
أَنْ يَجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَيَضْرِبَ مَرَّةً  
فِي الرُّكْبَتِ الْيُمْنَى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَتِ  
الْيُسْوَى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَمَرَّةً  
أَمَامَهُ وَلَكِنَّ الرَّابِعَ  
أَشَدُّ وَأَجْهَرُ۔

طريقة ذكر نفی واثبات وَمِنْهُ

النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَهُوَ كَلِمَتُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَصِفَتُهُ أَنْ  
يَجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلَاةِ مُسْتَقْبِلَ  
الْقِبْلَةِ وَيُغَيِّضَ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ  
لَا كَاتَمًا يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ  
ثُمَّ يَمُدُّهَا حَتَّى يَبْلُغَ إِلَى الْمَنْكَبِ  
الْأَيْمَنِ فَيَقُولُ إِلَهَ كَاتَمًا  
يُخْرِجُهَا مِنْ أُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ  
يَضْرِبُ إِلَّا بِاللَّهِ بِالشَّدَّةِ وَالْقُوَّةِ  
وَيَلَا حِظَّ نَفْيِ الْمُحِبُّوبِيَّةِ أَوْ  
الْمُقْصُودِيَّةِ أَوْ الْوُجُودِ مِنْ  
غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِثْبَاتِهَا لَهُ  
تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔

دوسری بار بائیں زانو میں اور تیسری بار  
دل میں ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری  
ضرب سخت تر اور بلند تر ہو۔

خواہ ذکر چہار ضربی ہو اس کا طریقہ  
یہ ہے کہ چار زانویں سمیٹے اور ایک بار داہنے  
زانو میں اور دوسری بار بائیں زانو میں او  
تیسری بار دل میں اور چوتھی بار اپنے سامنے  
ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت  
تر اور بلند تر ہو۔

اور منجملہ ذکر چہری کے نفی اور اثبات  
ہے اور وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا کلمہ ہے  
اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ بطور نماز و بقبیلہ  
سمیٹے اور اپنی آنکھ بند کر لے اور لاکھ گویا  
اپنی ناف سے اس کو نکالتا ہے پھر اس  
کو کھینچے یہاں تک کہ داہنے مونڈھے تک  
پہنچے پھر اِلَہ کہے گویا اس کو دماغ  
کی جھلی سے نکالتا ہے پھر إِلَّا اللَّهُ کو دل  
پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور  
محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی  
غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات اس  
کا ذکر مقدس میں دھیان کرے۔



ف۔ مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور باعتبار مراتب ذاکرین کے مختلف ہے یعنی مبتدی نفی محبوبیت کا تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتهی نفی موجود کا۔

وَعَلَّكَ تَقْوَلُ مَا الْحِكْمَةُ  
فِي إِشْتِرَاطِ الضَّرِيَّاتِ وَ  
التَّشْدِيدَاتِ وَمُرَاعَاةِ  
أَمَّا كِنِهَا فَأَقُولُ جِبِلَّ الْإِنْسَانِ  
عَلَى التَّوَجُّهِ إِلَى الْجِهَاتِ وَ  
الِإِصْغَاءِ إِلَى إِيقَاعِ النِّعَمَاتِ  
وَأَنْ تَدْوَرَ فِي نَفْسِهِ الْأَحَادِيثُ  
وَالْخَطَرَاتُ فَوْضَعُوا هَذَا  
الْوَضْعَ سَدًّا لِلتَّوَجُّهِ إِلَى غَيْرِ  
نَفْسِهِ وَكَيْفَ عَنِ خَطُورِ الْخَطَرَاتِ  
الْخَارِجَةِ لِيَتَدَارَجَ مِنْهُ إِلَى  
قَصْرِ التَّوَحُّدِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى -

اور شاید کہ تو کہے اے سالک کہ  
کیا حکمت ہے ضربات اور تشدیدات کے  
شرط کرنے میں اور کیا فائدہ ہے ان کے مکانات  
کی مراعات میں تو میں جواب میں کہتا ہوں  
کہ انسان مخلوق ہے جہات مختلفہ کی طرف  
متوجہ ہونے پر اور آوازوں کی طرف کان  
لگانے پر اور اس پر مجبور ہے کہ اس کے  
دل میں باتیں اور خطرات گھوما کریں تو علما  
طریقیت نے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف  
متوجہ ہونے کے روک دینے کا اور خطرات  
بیرونی کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی  
ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اس کا دھیان  
فقط اللہ پاک سے لگ جاوے۔

ف۔ مولانا حاشیہ میں فرماتے ہیں اور اسی طرح پیشوایانِ طریقیت نے جلسات  
اور ہیئات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کئے ہیں مناسباتِ تحقیق کے سبب سے جن  
کو مرد صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے بعضی صورت میں کسرِ نفس ہے  
اور بعض جلسے میں خشوع اور خضوع ہے اور بعض میں جمعیت خاطر اور دفع و ہوا اس  
ہے اور بعض میں نشاط ہے اسی بھید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
کوٹھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل نار کی شکل ہے اس واسطے  
کہ ایسی ہیئات میں اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہے اور وہ منافی ہے سرگرمی



عبادات کا تو اس کو یاد رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات  
سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعض کم فہم سمجھتے ہیں۔

اور لائق ہے کہ اہل سلوک مجتمع  
ہوں حلقہ کر کے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر  
الہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کے  
کہ اس اجتماع میں فوائد ہیں جو تنہائی  
میں حاصل نہیں ہوتے۔

پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر  
ظاہر ہوا اور اس کا نور اس میں دکھائی  
دے تو اس کو ذکر حقی کا حکم کیا جاوے اور  
ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہے  
یعنی شوق کا ابھرنا اور نام خدا سے دل میں  
چہن آنا اور احادیث نفس یعنی وساوس کا  
دور ہونا اور حق تعالیٰ کو اس کے ماسواپہ  
مقدم رکھنا۔

اور جو شخص مواظبت کرے اسم ذات  
پر ہر دن میں چار ہزار بار ساتھ تقدیم ان  
شرطوں کے جن کو ہم اول مذکور کر چکے ہیں اور  
دوہیتے یا مانند اس کے اس ذکر پر مداومت  
کرے تو اس میں یہ اثر البتہ مشاہدہ کریگا

وَيُنَبِّغِي أَنْ يَجْتَمِعَ أَهْلُ  
السُّلُوكِ حَلَقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَ  
الْعَصْرِ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى  
عَلَى وَجْهِ الْجُمُعِيَّةِ قَفِي ذَلِكَ  
فَوَائِدُ لَا تُوحِدُ فِي الْوَحْدَةِ -  
فَإِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ أَثَرُ  
هَذَا الذِّكْرِ الْحَقِيقِيِّ وَشَوْهَدَ  
فِيهِ نُورًا أَمَرَ بِالذِّكْرِ الْحَقِيقِيِّ  
وَالْمُرَادُ مِنْ هَذَا الْأَثَرِ انْبِعَاطُ  
الشَّوْقِ وَإِطْبِيقَانُ الْقَلْبِ  
بِاسْمِ اللَّهِ وَانْتِفَاءُ أَحَادِيثِ  
النَّفْسِ وَإِثَارَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى  
كُلِّ مَا عَدَاكَ -

وَمَنْ وَاطَّاعَ عَلَى ذِكْرِ اسْمِ  
الذَّاتِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ  
أَرْبَعَةَ أَلْفٍ مَرَّةً مَعَ تَقْدِيمِ  
الشَّرُوطِ الَّتِي أَسْلَفْنَا هَاوَا سَتَمَرَّ  
عَلَى ذَلِكَ شَهْرَيْنِ أَوْ نَحْوَهُمَا

۱۔ کیونکہ یہ مواد آہ ہے حضور مع اللہ کے حاصل کرنے کا جیسے علم صرف و نحو آگاہ اور مہر میں پڑھنے  
عبارتوں کلام اللہ اور حدیث وغیرہما کتب دینیہ کے ۱۲



خواہ ذکر کم فہم ہو خواہ تیر فہم۔

اور منجملہ ذکر خفی اسم ذات ہے اور  
اُن صفات کے ساتھ جو اصول ہیں اور طریقہ  
اُس کا یہ ہے کہ اپنی دونوں آنکھوں اور دونوں  
لبوں کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے  
اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا ان کو اپنی  
ناف سے نکالتا ہے اپنے سینے تک اور اپنے  
سینے سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور  
دماغ سے نکالتا ہے عرش تک پھر لوں  
کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اترتا ہوا ان  
ہی منزلوں پر جیسا کہ اُن پر چڑھا تھا درجہ  
بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار  
کیا کرے اور اس طریقے کے بعض لوگ  
اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہیں۔

ذَلِكَ فَإِنَّهُ يُشَاهِدُ فِيهِ الْأَثَرَ  
لَا مُحَالَاتٍ سِوَاهُ كَانَ غَدِيًّا أَوْ ذَكِيًّا  
بَيَانُ ذِكْرِ خَفِيِّ دَوْرَةِ قَادِرِيهِ | وَأَمَّا  
الَّذِي كُرِيَ الْخَفِيُّ فَمِنْهُ اسْمُ الذَّاتِ  
مَعَ أَمَّهَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُهُ  
أَنْ يَغْمِضَ عَيْنَيْهِ وَيَضْمَرَ  
شَفَتَيْهِ وَيَقُولُ بِلِسَانِ الْقَلْبِ  
اللَّهُ سَمِيعٌ اللَّهُ بَصِيرٌ اللَّهُ عَلِيمٌ  
كَأَنَّهُ يُخْرِجُهَا مِنْ سُورَتِهِ إِلَى  
صَدْرِهِ وَمِنْ صَدْرِهِ إِلَى دِمَاعِهِ  
وَمِنْ دِمَاعِهِ إِلَى الْعَرْشِ ثُمَّ  
يَقُولُ اللَّهُ عَلِيمٌ اللَّهُ بَصِيرٌ اللَّهُ  
سَمِيعٌ هَاطِطًا عَلَى تِلْكَ الْمَنَازِلِ  
كَمَا صَعِدَ عَلَيْهَا فَهِيَ دَوْرَةٌ  
وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَفْعَلُ هَكَذَا وَ  
هَكَذَا وَمِنْ أَهْلِ هَذَا الشَّانِ  
مَنْ يَزِيدُ اللَّهَ قَدِيرٌ۔

ف۔ توضیح اس کی یوں ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینے تک چڑھے  
اپنے تصور میں پھر اللہ بصیر کہہ کر سینے سے دماغ تک پہنچے پھر وہاں سے اللہ علیم  
کہہ کر عرش تک پہنچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اترے یعنی اللہ علیم  
کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصیر کہہ کر دماغ سے سینہ تک ٹھہرے پھر  
اللہ سمیع کہتے ہوئے ناف تک ٹھہر جاوے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اللہ قدیر کو  
زیادہ کرے تو تیسری بار آسمان تک پہنچے اور چوتھی بار عرش تک۔



طَرِيقَةُ يَاسِ الْفَاسِ | وَمِنْهُ  
 انْتَفَى وَالْإِثْبَاتُ وَصِفَتُهُ | مَا  
 كَذِبْنَا فِي الْجَهْرِ وَإِمَائِي  
 يَكُونُ مُتَقِظًا مُطْلِعًا عَلَى  
 أَنْفَاسِهِ فَإِذَا خَرَجَ النَّفْسُ  
 بِطَبِيعَتِهِ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ  
 وَإِرَادَتِهِ قَالَ مَعَ خُرُوجِهِ  
 لَا إِلَهَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَإِذَا  
 دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُولِهِ إِلَّا  
 اللَّهُ قَالَ أَدَاكَ بِرُوحِ هَذَا  
 يَاسُ أَنْفَاسُ وَلَسَا أَثَرُ عَظِيمٍ  
 فِي نَفْسِي الْخَوَاطِرُ وَزَوَالِ حَدِيثِ  
 النَّفْسِ -

اور منجملہ ذکر خفی نفی اور اثبات ہے  
 اور طریقہ اُس کا یا اُس طرح ہے جو ذکرِ قلب  
 میں مذکور ہو چکا یا اس طرح ہے کہ ذکر  
 بیدار اور ہوشیار ہو جاوے اپنے دُموں  
 پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود  
 بدون اپنے ارادے اور قصد کے تو اس  
 کے باہر ہونے کے ساتھ ہی دل کی زبان  
 سے کہے لا آلہ پھر جب سانس اندر کو  
 جاوے خود بخود تو اندر جانے کے ساتھ  
 ہی لا اللہ کہے طریقت کے بزرگوں نے  
 کہا ہے کہ اس ذکر کا نام یاسِ انفاس ہے  
 اور اس کا بڑا اثر ہے نفیِ خطرات اور ہوا  
 کے دور ہو جانے میں۔

چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے۔ شعر

بسلطانی رساندت از یں یاس  
 نرسی در مقامِ الا اللہ

اگر تو یاس داری یاسِ انفاس  
 تا بجایِ روپ لا زوی راہ

سایا عی

در ذاتِ مقدست کسی را رہ نیست

سرایہ رہروان کہ راہش طلبند

فَإِذَا ظَهَرَ أَشْرُ ذِكْرِ الْحَقِّ

وَشَوْهَدَ فِي الطَّالِبِ نُورُهُ

أَمْرًا بِمُرَاقَبَتِهِ وَالْمُرَادُ مِنْ

هَذَا الْاَثَرِ الشَّوْقُ وَعَلَيْتُ

وز عینِ جلال ہیچکس آگہ نیست

جز گفتن لا آلہ لا اللہ نیست

پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہوا اور طالب

میں اس کا نور معلوم ہو تو اس کو مراقبہ

کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے

اثر سے شوقِ مراد ہے اور غالب ہونا



الْحُبِّ وَالْضَرَفِ عَنَانٍ عَزِيمَتِهِ  
إِلَى الْفِكْرِ وَإِثَارُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَاجْتِمَاعُ الْهَمَّةِ عَلَى طَلَبِهِ وَوَجْدَانُ  
الْحَلَاوَةِ فِي السُّكُوتِ وَالنَّفَرَةِ  
عَنِ الْكَلَامِ وَالِاشْتِغَالِ بِأَمْرِ  
الدُّنْيَا۔

طریقہ مراقبہ | وَأَمَّا الْمُرَاقِبَةُ  
فَهِيَ عِنْدَهُمْ عَلَى أَنْوَاعٍ كَثِيرَةٍ  
يَجْمَعُهَا أَمْرٌ وَهُوَ أَنْ يَتَلَفَّظَ  
بِأَيَّةٍ أَوْ كَلِمَةٍ بِاللِّسَانِ أَوْ  
يَتَخَيَّلَهَا فِي الْخَنَانِ وَيَفْهَمُ  
مَعْنَاهَا فَهِيَ مَا جَبَدَا ثُمَّ يَتَصَوَّرُ  
كَيْفَ هَذَا الْمَعْنَى وَمَا  
صُورَةٌ تُحَقِّقُهُ ثُمَّ يَجْمَعُ  
الْخَطَاطِرَ عَلَى تِلْكَ  
الصُّورَةِ بِحَيْثُ لَا  
يَخْطُرُ خَطَرَةٌ سِوَاهَا  
حَتَّى يَتَحَقَّقَ الْإِسْتِغْرَاقُ  
فِيهَا وَنَوْعٌ دُحُولِي  
عَمَّا سِوَاهَا۔

مراقبہ حضوت تبارک و تعالیٰ | وَالْأَصْلُ فِيهَا

محبت الہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا  
فکر کی جانب اور تقدیم اللہ عزوجل کی اور  
ہمت کا جم جانا اُسی کی طلب پر اور حلاوت  
پانا چپ رہنے میں اور گفتگو اور اشتغال  
امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا۔

اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے  
نزدیک بہت اقسام پر ہے اور جامع ان  
اقسام کثیرہ کا ایک امر ہے وہ یہ ہے کہ  
ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے  
کہے یا اس کا دل میں خیال کرے اور اس  
کے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے  
کہ یہ مدعا کیونکر ہے اور اس کی تحقیق اور  
ثبوت کی کیا صورت ہے پھر اسی صورت پر  
خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوائے  
اُس کے کوئی خطرہ نہ آوے یہاں تک کہ  
اُس میں استغراق متحقق ہو اور ایک طرح  
کی ربودگی اور غفلت اُس کے ماسوا سے  
حاصل ہو مترجم کہتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ لفظ  
کے مفہوم میں اس طرح ڈوب جانا کہ سوائے  
اُس کے کوئی چیز دھیان میں نہ رہے اُس  
کو مراقبہ کہتے ہیں۔

اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث ہے جو



قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ  
تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ  
بِرَاكَ -

فَيَتَلَفَّظُ السَّائِلُ اللَّهُ حَافِئِي  
اللَّهُ نَاطِرِي اللَّهُ مَعِي أَوْ يَتَخَيَّلُ  
فِي الْجَنَانِ ثُمَّ يَتَصَوَّرُ حُضُورَهُ  
تَعَالَى وَنَظَرَهُ وَمَعِيَّتَهُ تَصَوُّرًا  
جَيِّدًا مُسْتَقِيمًا مَعَ تَنْزِيهِهِ عَنِ  
الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ حَتَّى لَيْسَتْ غَرَقٌ  
فِي هَذَا التَّصَوُّرِ -

طَرِيقِ مَعِيَّتِ | أَوْ يَتَصَوَّرُ وَهُوَ مَعَكُمْ  
أَيْنَمَا كُنْتُمْ وَيَتَصَوَّرُ مَعِيَّتَهُ قَائِمًا  
وَقَاعِدًا أَوْ مُضْطَجِعًا فِي الْخَلْوَةِ  
وَالْجَلْوَةِ وَالشُّغْلِ وَالِدَّاعَةِ -

### اقسام مراقبہ قرآنیہ

أَرُونِي تَلَفَّظُ أَيْنَمَا  
تَوَلَّوْا فَتَمَّ وَجْهُهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی  
گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے سو اگر تو اس  
کو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجھ کو  
دیکھتا ہے -

تو اپنی زبان سے کہے کہ اللہ حاضری  
اللہ ناظری اللہ معی یا اس کو دل میں  
خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالیٰ  
کی حضوری اور نظر اور اس کی معیت  
یعنی ساتھ ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے  
یا جو دپاک ہونے اس ذات مقدس کے جہت  
اور مکان سے یہاں تک کہ تصور کو جما دے  
کہ اس میں دوپ جاوے -

یا اس آیت کا تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ  
أَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنی حق تعالیٰ تمہارے ساتھ  
ہے جہاں کہیں کہ تم ہو اور اس کے ساتھ  
ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے  
اور لیٹے تنہائی اور لوگوں کی ملاقات میں  
اور مشغولی اور بیکاری میں -

یا یہ آیت پڑھے کہ أَيْنَمَا تَوَلَّوْا فَتَمَّ

وَجْهُهُ اللَّهُ یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو  
وہاں اللہ کی ذات ہے یا یہ آیت پڑھے  
أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ يَعْنِي أَلَمْ



اللَّهُ أَوْ أَلَمْ يَعْلَمْ  
بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى  
أَوْ نَحْنُ أَقْرَبُ  
إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ  
الْوَرِيدِ أَوِ اللَّهُ  
بِكُلِّ شَيْءٍ خَبِيرٌ  
أَوْ إِنْ مَعِيَ رَبِّي  
سَيَهْدِينِ أَوْ  
هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ  
وَالظَّاهِرُ وَ  
الْبَاطِنُ فَهَذِهِ  
مُرَاقِبَاتٌ مُفِيدَةٌ  
لِتَعْلُقَ الْقُلُوبَ  
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

**مراقبہ فنا** | وَأَمَّا الْمُفِيدَةُ  
يَقْطَعُ الْعَلَائِقَ وَالتَّجَرُّدِ  
التَّامِّ وَالسُّكْرِ وَالْمَحْوِ فَهِيَ  
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَنٍ وَيَبْقَى  
وَجْهَ رَبِّكَ وَوَالْجَلَالِ  
وَالْإِكْرَامِ وَصِفَتُهُ أَنْ

نہیں جانتا کہ اللہ اس کو دیکھتا ہے یا  
اس آیت کو مراقبہ کرے نَحْنُ أَقْرَبُ  
إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی ہم  
قریب تر ہیں انسان کی رگ گردن سے یا  
اس آیت کا تصور کرے وَاللَّهُ بِكُلِّ  
شَيْءٍ خَبِيرٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گہرے  
ہموئے ہے یا اس آیت کا دھیان کرے  
إِنْ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ یعنی اللہ میرا  
رب میرے ساتھ ہے وہ اب مجھ کو ہدایت کریگا  
یا اس آیت کا مراقبہ کرے هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ  
الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حق تعالیٰ اول ہے اس  
سے پہلے کوئی چیز نہیں آخر ہے جو بعد فنا  
عالم باقی رہے گا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات  
اور افعال کے باطن ہے باعتبار اپنی ذات کے  
کہ اس کی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا  
سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل  
متعلق ہونے کے واسطے مفید ہیں۔

اور وہ مراقبہ جو قطع علالت اور پورے مجرد  
ہو جانے اور بیہوشی اور فنا کیلئے مفید ہے وہ  
مراقبہ اس آیت کا ہے کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَنٍ  
وَيَبْقَى وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ  
یعنی جو زمین پر ہے وہ نیست و نابود ہونے والا  
ہے اور باقی رہے گی تیرے رب کی ذات جو بڑائی



يَتَصَوَّرُ نَفْسَهُ قَدْ مَاتَ  
وَصَارَ رَمَادًا تَذُرُّهُ الرِّيحُ  
وَالسَّمَاءُ قَدْ انْشَقَّتْ وَكُلُّ  
شَيْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْكِيْبُهُ  
وَهَيْئَتُهُ وَيَتَصَوَّرُ اللّٰهَ بَاقِيًا  
مَوْجُودًا فَيَبْقَى عَلَى هَذَا  
التَّصَوُّرِ مَلِيًّا فَإِنَّهُ يُفِيدُ  
الْمَحْوَ -

اور بزرگی والا ہے اور اُس کے مراقبے کا  
طریقہ یہ ہے کہ آپ کو تصور کرے کہ مر گیا  
اور ایسی راہ ہو گیا جس کو ہوائیں اُڑاتی  
ہیں اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر  
چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ  
کو باقی اور موجود دھیان کرے سو اس  
تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور  
نابودی کو مفید ہوگا۔

ف۔ ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امیر المومنین علیؑ رضی  
سے مروی ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلْ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ  
وَسِدِّدِنِيْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هٰذَا اَنْتَكَ الطَّرِيْقُ وَاِلَاسِّدَادِ سِدَادِ اَسْمَعُ  
یعنی اے علیؑ کہہ کہ خداوند مجھ کو ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو  
اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المومنینؑ کو سیدھا دیا  
کو وہ طریقہ سکھایا جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہنچ جائے  
تو اس کو یاد رکھنا چاہیے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ۔

اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت  
کا مراقبہ نیستی کا باعث ہے اِنَّ الْمَوْتَ  
الَّذِيْ آخِرَ اَيَاتِكَ لَعِنِيْ مَقَرَّرَ مَوْتَ سَعْتَمِ  
بھاگتے ہو وہ تم کو ملنے والی ہے جہاں کہیں کہ تم  
ہو گے موت تم کو پالیوے گی اگرچہ تم اونچے یا  
مقبوط برجوں میں ہو۔

وَكَذٰلِكَ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ  
تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهُ مُلَاقِيْكُمْ هَآؤُ  
اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا اَيُّدٍ بِكُمْ الْمَوْتُ  
وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ -

پھر جب اثر مراقبہ کا طالب میں ظاہر  
ہو اور اس کا نور مشاہدہ ہو تو اس کو توحید

فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ اَمْرٍ اَقْبَلَةٍ  
فِي الطَّالِبِ وَشُوْهِدَ نُوْرُهُ اَمْرَ



بِالتَّوْحِيدِ الْاَفْعَالِيَّ -

افعالی کا امر کیا جاوے۔

**ف**۔ توحید افعالی یہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم میں ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے

نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا شاعر

کہ زیدم بیا نہ رد و عمروم نجست

اور جان رکھ اے مخاطب کہ شارع

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب

اور آمادگی دلائی ایک ذکر پر اور مراد ذکر سے

وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسرے

فکر پر اور مراد اس سے مراقبہ ہے۔

بعضی مشائخ نے کہا جس کا ہم نے تجربہ

کیا ہے وقائع آیندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک

ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف

کرے اور غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس

پہنے اور خوشبو لگا دے اور مصلے پر بیٹھ

اور گھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے اور

گھلا ایک مصحف اپنے بائیں رکھے اور اسی

طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح

ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حق تعالیٰ

سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلا نے واقع

کو اس پر ظاہر کر دے پھر اسم ذات کے ذکر

میں شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے

ایک بار داہنے مصحف پر ضرب لگا دے

درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست

وَاعْلَمَنَّ الشَّارِعُ عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَغَبٌ وَحَثٌّ

عَلَى شَيْئَيْنِ عَلَى الذِّكْرِ وَالْمُرَادِ

مِنْهُ مَا يَتَلَفَّظُ بِهِ وَعَلَى الْفِكْرِ

الْمُرَادِ مِنْهُ امْرَاقِبَةٌ -

برائے کشف وقائع آیندہ | قَالَ

بَعْضُ الْمَشَائِخِ مِمَّا جَرَيْنَا لِكَشْفِ

الْوَقَائِعِ الْآتِيَةِ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ

أَنْ يَتَنَكَّفَ الطَّالِبُ فِي خَلْوَةٍ

وَيَغْتَسِلَ وَيَلْبَسَ أَحْسَنَ لِبَاسِهِ

وَيَنْتَضِبَّ وَيَجْلِسَ عَلَى السَّجَّادَةِ

وَيَضَعُ مَصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلَى

يَمِينِهِ وَمَصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلَى

يَسَارِهِ وَمَصْحَفًا كَذَلِكَ بَيْنَ

يَدَيْهِ وَمَصْحَفًا كَذَلِكَ خَلْفَهُ

ثُمَّ يَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَلَيْهِ

الْوَارِقَةَ الْفَلَانَةَ بِجَهْدِ هَمَّتِهِ

ثُمَّ يَشْرَعُ فِي إِسْحَالِ الذَّاتِ مِنْ



غَيْرَ غَمُضٍ أَعْيُنٍ فَيَضْرِبُ مَرَّةً  
فِي الْمَصْحَفِ الْأَيْمَنِ وَمَرَّةً فِي  
الْأَيْسَرِ وَمَرَّةً خَلْفَهُ وَمَرَّةً بَيْنَ  
يَدَيْهِ حَتَّى يَجِدَ فِي نَفْسِهِ إِشْرَاحًا  
وَلُورًا أَوْ يُوَلِّطَبَ عَلَى ذَلِكَ سَبْعَةَ  
أَيَّامٍ وَنَحْوَهَا مَعَ الْخُلُوةِ فَإِنَّهُ  
يُكْشَفُ عَلَيْهِ الْبَيْتُ قُلْتُ هَذَا  
مَا قِيلَ وَفِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ مَا فِيهِ  
مِنْ إِسَاءَةٍ إِلَّا دَبٌّ بِالمَصْحَفِ -  
وَالَّذِي اخْتَارَهُ سَيِّدِي  
أَوَالِدِي فِي هَذَا الْبَابِ أَنْ يَذْكُرَ  
اللَّهُ تَعَالَى بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ يَا  
عَلِيمُ يَا مُبِينُ يَا خَبِيرُ مَعَ مَرَاغَاتِ  
الشُّرُوطِ الْمَذْكُورَةِ إِمَّا كَمَا وَصَفْنَا  
فِي الدِّكْرِ بِضَرْبَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ  
بِثَلَاثِ ضَرْبَاتٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

اور ایک بار یا میں پر اور ایک بار پیچھے اور  
ایک بار آگے ضرب لگاوے یہاں تک  
کہ اپنے دل میں کشائش اور نور کو پاوے  
اور سات دن مانند اس کے اس پر مداومت  
کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اس پر کشف  
حال ہو گا میں کہتا ہوں کہ ایسا کچھ کہا ہے  
کہنے والوں نے اور میرے دل میں اس  
سے کچھ تردد ہے اس واسطے کہ اس  
میں بے ادبی ہے مصحف مجید کے ساتھ۔

اور کشف واقعہ آئندہ میں جو طریقہ  
ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہے وہ یہ  
ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے ان اسمائے  
ثلاثہ سے یا علیم یا مبین یا خبیر شرط مذکور  
کی مراعات کے ساتھ یا اس طرح جیسا ہم  
نے ذکر یک ضربی میں بیان کیا ہے یا اس  
طرح جیسا ذکر سہ ضربی میں واللہ اعلم۔

ف۔ مولانا نے فرمایا شرط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو  
لگانا اور مصلی پر بیٹھنا بدون مصاحف کے رکھنے کے مراد ہے۔

اور مشائخ قادریہ نے کہا ہے کہ جو طریقہ  
کہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا مجرب ہے  
شرط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہے کہ دلہنے

طريقة كشف ارواح | وقالوا  
وسأجربنا لكشف الأرواح بهذه  
الشروط المذكورة أن يضرب

۱۔ یعنی حضرت شاہ ولی اللہ

۲۔ صحیح فرمایا حضرت مصطفیٰ نے اور کیا حاجت ہے اس کی مقصود اصلی تو استخارۃ مسنونہ میں بھی حال



فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ سُبُوْحٌ وَ فِي الْاَيْسَرِ قُدُّوْسٌ وَ فِي السَّمَاءِ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ كِتْرٌ وَ فِي الْقَلْبِ وَ الرُّوْحِ بِرَأْيِ حُصُولِ مَوْرٍ مُشْكَلٍ اَوْ لِتَحْصِيْلِ الْاُمُوْرِ الْمُهِمَّةِ الصَّعْبَةِ بِهَذِهِ الشُّرُوْطِ اَنْ يُصَلِّيَ فِي اللَّيْلِ مَا قَدَّرَكَ ثُمَّ يَضْرِبُ فِي الْاَيْمَنِ يَاحْيُ وَ فِي الْاَيْسَرِ يَا وَهَّابُ يَفْعَلُ ذَلِكَ اَلْفَ مَرَّةً۔

برائی انشراح خاطر و دفع بلا یا اولا نشیخ  
الْخَاطِرِ وَ دَفْعِ الْبَلَاءِ اَنْ يَضْرِبَ اللّٰهُ فِي الْقَلْبِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كَمَا وَصَفْنَا هُوَ فِي النَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَ الْحَيُّ فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ وَ الْقِيُوْمُ فِي الْاَيْسَرِ۔

برائے شفاے مریض و غیرہ | وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لِشِفَاءِ مَرِيضٍ اَوْ دَفْعِ جُوعٍ وَ تَوْسِيْعِ الرِّزْقِ اَوْ قَهْرِ عَدُوٍّ فَلْيَطْلُبْ اِلَّا سَمَاءَ الْمُنَاسِبِ بِحَاجَتِهِ فِي الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی فَلْيَذْكُرْ بِذَلِكَ الْاِسْمِ

طرف سُبُوْح کی ضرب لگا دے اور بائیں طرف قُدُّوْس کی اور آسمان میں رَبُّ الْمَلَائِكَةِ کی ضرب لگا دے اور دل میں وَ الرُّوْحِ کی۔ اور امورِ مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے اُن ہی شروط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جس قدر اُس کے واسطے مقدر ہو پھر دایہی طرف یا حی کی ضرب لگا دے اور بائیں طرف یا وہاب کی اسی طرح ہزار بار کرے۔

اور انشراح خاطر اور دور کرنے بلاؤں کا یہ طریقہ ہے کہ الشکی ضرب دل میں لگا دے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کی اس طرح ضرب لگا دے جیسا ہم نے نفی اور اثبات میں بیان کیا اور اَلْحَيُّ کی ضرب دایہی طرف اور الْقِيُوْمُ کی ضرب بائیں طرف لگا دے۔

اور جب اللہ عزوجل سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشائش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کوئی اسم الہی موافق اپنی حاجت کے اسمائے حسنی سے طلب کرے سو اُس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار



بِضَرِّ بَتَيْنٍ أَوْ ثَلَاثِ  
ضَرَبَاتٍ أَوْ أَرْبَعٍ فَيَقُولُ  
يَا شَافِي أَوْ يَا صَمَدُ أَوْ يَا  
رَزَاقُ أَوْ يَا مُذِلُّ إِلَى غَيْرِ  
ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ۔

ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یوں کہے  
شفار بیمار میں یا شافی یا دفع گر سنگی  
میں یا صمد یا کشائش رزق میں یا  
رزاق یا دفع دشمن میں یا مذل اور  
سوا اس کے اور اسمائے الہی کو موافق اپنے  
مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ  
اعلم واحکم۔



## پانچویں فصل

## مشائخ چشتیہ کے اشغال کا بیان

فِي أَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْچِشْتِيَّةِ  
وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ  
خَوَاجَةِ مُعِينِ الدِّينِ حَسَنِ  
الْچِشْتِيِّ وَچِشْتُ قَرِيبَةُ شُيُوخِهِ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَنْهُمْ  
أَجْمَعِينَ۔

یہ فصل ہے مشائخ چشتیہ کے اشغال  
میں اور وہ امام طریقہ خواجہ معین الدین حسن  
چشتی کے مرید ہیں اور چشت خواجہ معین الدین  
کے پیروں کے گانوں کا نام ہے خدا راضی ہے  
اُن سے اور اُن کے سب پیروں سے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیاء  
میں ہیں اُن کے ہاتھ پر ہزاروں کفار ہنود مسلمان ہوئے۔ منقول ہے کہ جب خواجہ کا  
وصال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا۔ حَبِيبُ اللَّهِ مَاتَ فِي  
حُبِّ اللَّهِ یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت میں مر گیا۔

وَقَالُوا جَاءَ عَلِيُّ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّنِي عَلَى أَقْرَبِ  
الطَّرِيقِ إِلَى اللَّهِ وَأَفْضَلِهَا  
عِنْدَ اللَّهِ وَأَسْهَلِهَا لِعِبَادِهِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِمِلَّةِ زَمَةِ الذِّكْرِ  
فِي الْخُلُوعِ فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى

اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام اولیاء  
علی مرتضیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے  
سو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو  
راہ بتائیے جو سب راہوں سے زیادہ نزدیک  
ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے  
تزدیک اور اُس کے بندوں پر آسان تر ہو تو  
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے  
اوپر لازم کر لے مداومت ذکر کی خلوت میں سو



وَجْهَهُ كَيْفَ أَذْكُرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ غَبَضَ عَيْنَيْكَ وَأَسْبَعُ  
مِثْنِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَالْنَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَعَلِيٌّ يَسْمَعُ  
ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ  
ثُمَّ لَقَنَّ عَلِيُّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ  
الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ وَهَكَذَا حَتَّى وَصَلَ  
إِلَيْنَا وَهَذَا الْحَدِيثُ إِنَّمَا وَجَدْنَاهُ  
عِنْدَ هَؤُلَاءِ الْمَشَارِئِ وَعَلَى قَوَائِنِ  
أَهْلِ الْحَدِيثِ فَيُحْتَجُّ طَوِيلٌ۔

علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کروں یا  
رسول اللہؐ فرمایا کہ اپنی آنکھوں کو بند کر  
اور مجھ سے سُن تین بار سو آنحضرتؐ نے  
نے تین بار فرمایا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور  
علی مرتضیٰؑ سنتے تھے پھر علی مرتضیٰؑ نے تین  
بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اور آنحضرتؐ  
اُس کو سنتے تھے پھر علی مرتضیٰؑ نے یہ  
طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح  
درجہ بدرجہ مرشد بمرشد ہم تک پہنچا  
مصنفؒ نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہم  
نے فقط ان مشائخ چشتیہ کے پاس  
پایا۔ اور اہل حدیث کے قوانین پر تو  
اس میں طویل بحث ہے۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہے کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب  
ہے اور یہ شدت منقطع ہے اس واسطے کہ ملاقات حسن بصریؒ کی علی مرتضیٰؑ سے باعتبار  
تاریخ کے ثابت نہیں اور رکاکت الفاظ اس پر علاوہ مترجم کہتا ہے فی الواقع کتب اسماء  
الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیائے چشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ  
حسن ظن اس کو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایہ اعتبار سے بشبہہ انقطاع ساقط نہ  
کھجے اس واسطے کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک بشرط عدالت روایات حدیث

۱۔ خواجہ حسن بصریؒ تابعی خلافت فاروقی میں پیدا ہوئے اور شہادت عثمانؓ تک مدینہ میں رہے  
پھر بصرہ آئے۔ حضرت علی مرتضیٰؑ سے انھیں سماع و تلقا بخوبی ثابت ہے دیکھئے رسالہ فخر الحسن۔ مستحسن  
اور حدیث حسن (صحیح)



مرسل بھی جت ہے واللہ اعلم۔

فَإِذَا أَرَادَ شَيْءٌ أَنْ يُلْقِنَ  
تَلْمِيزَكَ أَمَرَكَ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا  
فَإِنْ كَانَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فَهُوَ أَوْ لِي  
ثُمَّ يَا مُرَّةً بِأَلِاسْتِغْفَارِ عَشْرِ  
مَرَّاتٍ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ  
مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ  
تَعَالَى يَقُولُ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ  
فَإِذْ كُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى  
جُنُوبِكُمْ فَاجْتَهِدُوا أَنْ لَا يَأْتِيَ  
عَلَيْكَ زَمَانٌ إِلَّا وَأَنْتَ ذَاكِرٌ  
وَأَعْلَمُ أَنَّ قَلْبَكَ مَوْضُوءٌ تَحْتَ  
شَدِيدِكَ الْأَيْسَرِ بِرِصْبَعَيْنِ عَلَى  
صُورَةِ زَهْرٍ الصَّنَوْبَرِ وَلَهُ  
بَابَانِ بَابُ فَوْقَانِي وَبَابُ  
تَحْتَانِي۔

پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے  
مرید کی تلقین کرنے کا تو اُس کو امر کرے  
روزہ رکھنے کا سو اگر پنجشنبہ کے دن  
ہو تو بہتر ہے پھر اُس شخص کو امر کرے  
دس بار استغفار کرنے کو اور دس بار درود  
پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
اپنی مضبوط کتاب میں فَإِذْ كُرُوا اللَّهَ  
قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِكُمْ یعنی  
اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو  
تو اس پر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر  
کے تجھ کو نہ گزرے اور معلوم کراے طالب  
کہ تیرا دل رکھا ہے تیری بائیں چھاتی کے نیچے  
دو انگل پر بصورت شکوفہ چلغوزہ کے اور  
اُس کے دو دروازے ہیں ایک دروازہ  
اوپر کا ہے اور دوسرا نیچے کا۔

ف۔ مصنف نے حاشیے میں فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہے جو جسم سے ملا  
ہے اور باب تحتانی سے وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے۔

وَأَمَّا الْبَابُ الْفَوْقَانِي فَفَتْحُهُ  
بِالذِّكْرِ الْجَلِيِّ فَأَمَّا التَّحْتَانِي

۱۵ کتب لغت سے معلوم ہوا کہ چلغوزہ چیر کے درخت کو کہتے ہیں اور یہی درخت صنوبر ہے اور  
بعضوں نے صنوبر درخت سرو ناز کو بھی کہا ہے۔ ۱۲



فَقَاتِحًا بِالدِّكْرِ الْخَفِيِّ -

ذکرِ جلی و خفی | فَإِذَا أَرَدْتَ الذِّكْرَ  
الْعَلِيَّ فَأَجْلِسْ مُتَرَبِّعًا وَخُذِ الْعِرْقَ  
الَّذِي يُسَمَّى كَيْمَاسَ بِإِثْمَاسٍ  
قَدْ مَلَكَ الْيُمْنَى وَالْيَمْنَى تَلِيهَا  
وَسَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قَدِّسَ  
سِرُّهُ يَقُولُ هُوَ عِرْقٌ فِي بَطْنِ  
الرُّكْبَةِ يَهْبِطُ مِنْ جَانِبِ الْفَخْذِ  
أَخْذًا بِهَذِهِ الْكَيْفِيَّةِ يُفِيدُ نَفْسَ  
الْخَوَاطِرِ وَيَجْمَعُ الْهَمَمَةَ وَيُخَيِّنُ  
الْقَلْبَ تَخْيِينًا عَجِيبًا -

وَاجْلِسْ جَلَسَةً الصَّلَاةِ  
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِاجْتِمَاعِ الْعَزِيمَةِ  
ثُمَّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا شَدِيدُ  
الْمَدِّ وَإِخْرَاجِ الْقُوَّةِ مِنْ دَاخِلِ  
الْقَلْبِ وَآخِرُجْ لَفْظَةً لَا مِنْ  
السُّرُورَةِ وَامْدُدْهَا إِلَى الْمَنْكِبِ  
الْأَيْمَنِ وَلَفْظَةً السَّامِيَةِ أَمَّا  
الدِّمَاغُ تُشِيرُ بِذَلِكَ أَنَّكَ  
أَخْرَجْتَ حُبَّ مَنْ سِوَى اللَّهِ

کی کشادگی ذکرِ خفی سے ہوتی ہے۔

پھر جب تو ذکرِ جلی کا ارادہ کرے تو چار  
زانو بیٹھ اور پکڑ اُس رگ کو جس کا کیماس  
نام ہے اپنے داہنے پاتوں کے انگوٹھے اور  
بیچ کی انگلی کو داب کر اور میں نے اپنے والد  
مرشد قدس سرہ سے سنا کہتے تھے کہ  
کیماس وہ رگ ہے زانو کے تلے ران  
کی جانب سے اُتری ہے اور اُس کا اس  
طرح سے پکڑنا نفی وساوس اور جمعیتِ ہمت  
کو مفید اور دل کو گرم کر دیتا ہے عجیب گرمی  
کے ساتھ۔

اور بطریق مذکور بیٹھ بطور نشست

نماز کے رد بقبلہ حضورِ دل سے ہمت  
کو مجتمع کر کے پھر کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
سختی اور کشیدگی کے ساتھ اور قوت کو  
دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لَا کا  
ناف سے نکال اور اُس کو کھینچ داہنے  
مونڈھے تک اور لفظ إِلَہ کا دماغ  
کی چھٹی سے اشارہ کرے تو اس تصور سے  
گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے

۱۔ ظاہرِ ابتدائے عبارت عربی پر ہمزہ رہ گیا ہے یعنی اوا جلس ہو تو دید کے لئے والا فقط لفظ مستقبل القبلة  
بعد لفظ متربعا کے لکھنا کفایت کرتا تھا اُس مطلب کے لئے کہ جو مترجم نے یہاں زیادہ کیا واللہ اعلم ۱۲ اق



تَعَالَى مِنْ بَاطِنِكَ وَالْقَيِّتَةُ  
خَلْقَكَ فَتَنْفَسُ نَفْسًا آخَرَ  
فَاضْرِبْ إِلَّا اللَّهَ فِي الْقَلْبِ  
يَا شِدَّةً وَالْقُوَّةَ -

وَيُلَاحِظُ الْمُبْتَدِئُ نَفْيُ  
الْمَعْبُودِ يَكْفِيهِ مِنَ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى  
وَالْمُتَوَسِّطُ نَفْيُ الْمَقْصُودِ يَكْفِيهِ  
وَالْمُنْتَهَى نَفْيُ الْوُجُودِ -

وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ فِي هَذَا  
الذِّكْرِ جُمُعُ الْهِمَمَاتِ وَفَهْمُ  
الْمَعْنَى وَ يَنْبَغِي لِصَاحِبِ الذِّكْرِ  
الْحِجْلِي أَنْ لَا يُقَلِّلَ الطَّعَامَ جِدًّا  
بَلْ يَكْفِيهِ أَنْ يَخْلِيَ رُبْعَ الْمِعْدَةِ  
وَيَنْبَغِي أَنْ يَأْكُلَ شَيْئًا مِنَ  
الدَّسَمِ لِكَلَّا يَتَشَوَّشَ دِمَاغُهُ -

**پاس انفس** | وَإِذَا أَرَدْتَ بِاسِ  
أَنْفَاسٍ فَكُنْ مُسْتَيْقِظًا وَاقِفًا  
عَلَى أَنْفَاسِكَ فَكُلَّمَا خَرَجَ النَّفْسُ  
فَقُلْ مَعَ خُرُوجِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
تُخْرِجُ مَحَبَّتَ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى  
اللَّهِ مِنْ بَاطِنِكَ وَإِذَا دَخَلَ  
النَّفْسُ فَقُلْ مَعَ دُخُولِهِ إِلَّا اللَّهُ  
كَأَنَّكَ تَدْخُلُ وَتُخْرِجُ

نکالا اور اُس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر  
دوسرا دم لے سو لا اے اللہ کو دل میں  
سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کر۔

اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی  
ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے  
اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی  
نفی وجود کا۔

اور شرط اعظم اس ذکر میں ہمت کا  
جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر حلی  
کرنے والے کو لائق یہ ہے کہ کھانے کو نہایت  
کم نہ کرے بلکہ اُس کو کافی ہے کہ چوتھائی  
پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہے کہ کچھ چپنائی  
کھایا کرے تاکہ اُس کا دماغ نہ پریشان ہو  
خشکی کے سبب سے۔

اور جبکہ تو اے سالک پاس انفس  
کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دموں پر  
واقف ہو جا پھر جب دم باہر کو نکلے تو اُس  
کے نکلنے کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ کہہ گویا ہر چیز  
کی محبت تو سوائے خدا کے اپنے باطن سے  
نکالتا ہے اور جب دم اندر کی طرف آئے  
تو اُس کے داخل ہونے کے ساتھ إِلَّا اللَّهُ  
کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت



مَحَبَّةَ اللَّهِ فِي قَلْبِكَ -  
 شیخ کے ساتھ ربطِ قلب | قَالُوا  
 وَالرُّكْنُ الْأَعْظَمُ رِبْطُ الْقَلْبِ  
 بِالشَّيْخِ عَلَى وَصْفِ الْمُحَبِّتِ وَ  
 التَّعْظِيمِ وَمَلَّا حَظَنَ صُورَتِهِ  
 قُلْتُ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مَظَاهِرَ  
 كَثِيرَةً فَمَا مِنْ عَابِدٍ عَبْدٍ  
 كَانَ أَوْ ذَكِيًّا إِلَّا وَقَدْ ظَهَرَ  
 بِحُذَائِهِ صَائِرُ مَعْبُودَاتِهِ  
 فِي مَرْتَبَتِهِ وَبِهَذَا السِّرِّ  
 نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ  
 وَالِاسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ  
 فَلَا يَبْصُقُ قَبْلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ  
 اللَّهَ تَعَالَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ  
 وَسَالٍ جَارِيَةٍ سَوْدَاءُ فَقَالَ  
 آيُنَ اللَّهُ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ  
 فَسَأَلَهَا مَنْ أَنَا فَأَشَارَ بِصَبْعِهَا  
 لَعْنِي اللَّهُ أَرَسَلْتُكَ فَقَالَ هِيَ  
 مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَتَوَجَّهَ  
 إِلَّا إِلَى اللَّهِ وَلَا تَرْبُطَ قَلْبَكَ  
 إِلَّا بِهِ وَتَوْبًا لَتَوَجُّهِ إِلَى

الہی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل میں۔  
 مشائخِ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن  
 اعظم دل کا لگانا اور گانھنا ہے مرشد  
 کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر  
 اور اُس کی صورت کا ملاحظہ کرنا میں  
 کہتا ہوں حق تعالیٰ کے مظاہرِ کثیرہ ہیں  
 سو نہیں کوئی عابد غیبی ہو یا ذکی مگر کہ اُس  
 کے مقابل ظاہر ہو کر اُس کا معبود ہو گیا  
 ہے بحسب مرتبہ اُس کے اور اسی بھید  
 کے سبب سے رو بقبلہ ہونا اور استواء  
 علی العرش کا شرع میں نازل ہوا ہے اور  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے  
 منہ کے سامنے نہ تھو کے اس واسطے کہ  
 اللہ تعالیٰ ہے اُس کے درمیان اور  
 اُس کے قبلہ کے درمیان میں اور  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
 کالی لونڈی سے پوچھا تو فرمایا کہ  
 اللہ کہاں ہے لونڈی نے آسمان کی طرف  
 اشارہ کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اُس سے پوچھا کہ میں کون ہوں تو اُس  
 نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا مراد اُس کی  
 یہ کہ خدا نے تجھ کو بھیجا ہے پس فرمایا آپ



الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ النُّورِ  
الَّذِي وَضَعَهُ عَلَيْهِ  
وَهُوَ أَزْهَرُ اللَّوْنِ مِثْلُ  
لَوْنِ الْقَمَرِ أَوْ بِالنَّوْجَةِ  
إِلَى الْقَيْلَةِ كَمَا أَشَارَ  
إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُونُ  
كَالْمُرَاقَبَةِ بِهَذَا  
الْحَدِيثِ.

نے کہ یہ ایک انداز ہے تو اسے سالک تجھ  
پر کچھ مضائقہ نہیں اس میں کہ تو متوجہ  
نہ ہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل نہ  
لگا دے مگر اُسی سے اگرچہ ہو عرش کی طرف  
متوجہ ہو کر اور اُس نور کا تصور کر کے جس  
کو حق تعالیٰ نے عرش پر رکھا ہے اور وہ  
نہایت روشن رنگ ہے چاند کے رنگ کے  
مانند یا قیلے کی طرف متوجہ ہو کر چنانچہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف اشارہ کیا  
ہے تو یہ اس حدیث کا گویا مراقبہ ہو گا واللہ اعلم۔

ف۔ مصنف نے حاشیے میں فرمایا کہ حق تعالیٰ کی عالم مثال میں تجلی ہے تو ہر شخص  
اپنی استعداد کے مناسب اُس کو ادراک کرتا ہے مترجم کہتا ہے تجلی اور عالم مثال کی  
حقیقت کتب صوفیہ میں مفصل مذکور ہے یہ رسالہ مختصر لائق اُس کی تفصیل کے نہیں۔

مراقبہ چشتیہ | فَإِذَا تَنَوَّرَ الطَّالِبُ  
بِنُورِ الذِّكْرِ أَمَرَ كَالْمُرَاقَبَةِ  
وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِّنَ الرَّقِيبِ  
سُمِّيَتْ بِهَذَا الدِّسْمِ لِأَنَّ الطَّالِبَ  
يُرَاقِبُ قَلْبَهُ أَوْ يُرَاقِبُ اللَّهَ  
كَمَا أَنَّ اللَّهَ يُرَاقِبُهُ فَيَقُولُ  
بِلِسَانِهِ أَوْ يَتَخَيَّلُ بِقَلْبِهِ اللَّهَ

پھر جب طالب رنگین ہو جاوے منور  
کے نور سے تو مرشد اُس کو مراقبہ کرنے  
کا امر کرے اور مراقبہ رقیب بمعنی محافظ  
اور نگہبان سے مشتق ہے اس کا نام مراقبہ  
اس واسطے رکھا گیا کہ سالک بعضی مراقبات  
میں اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے یا  
بعضے مراقبات میں اللہ تعالیٰ کا مراقبہ ہوتا ہے

۱۔ مراد حدیث سے یہی حدیث ہے جو ابھی اوپر گزری۔ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ  
قَبْلَ وَجْهِهِ الْحَدِيثُ ۱۲ ق



حَاضِرِيْ اَللّٰهُ نَاظِرِيْ  
اَللّٰهُ شَٰهِدِيْ اَللّٰهُ  
مَعِيْ اَوْ اَلَا اِنَّهُ بِكُلِّ  
شَيْءٍ مُّحِيطٌ اَوْ كَاَنَّهٗ  
حَاضِرٌ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ  
الْقَبْلَةِ تَشَٰهَدُ لَا .

شرائط چلہ نشینی | قَالَ الْمَشَٰخِمْ

اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِيْ الْاَرْبَعِيْنِيَّةِ  
يَلْزِمُهُ مَرَاعَاتُ اُمُوْرٍ دَوَامُ  
الصِّيَامِ وَدَوَامُ الْقِيَامِ وَتَقْلِيلُ  
الْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ  
وَالصُّحْبَةِ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُوَاطَّئَةِ  
عَلَى الْوُضُوْءِ فِيْ حَالَاتِ الْيَقْظَةِ  
وَعِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ  
مَعَ الشَّيْخِ عَلَى الدَّوَامِ وَتَرْكُ  
الْغَفْلَةِ رَأْسًا حَتَّى تَكُوْنَ عِنْدَهُ  
مِنَ الْحَرَامِ فَاِذَا دَخَلَ فِي  
الْحُجْرَةِ رَجُلًا اِلْمَنَى تَعَوَّذَ  
وَسَمَّى وَقَرَأَ سُورَةَ النَّاسِ  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ  
اِبْتَدَأَ بِسْمِ اللَّهِ اَنْتَ وَ بَيْتِ

جیسا اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے تو مراقبہ کرنے  
کے وقت زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے  
کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی یا  
اس کا مراقبہ کرے اَلَا اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ  
یعنی آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہے یا اس  
کا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہے تیرے درمیان  
اور تیرے قبلے کے درمیان میں اور تو  
اس کو مشاہدہ کرتا ہے۔

مشائخ چشتیہ نے فرمایا جو چلے میں  
داخل ہونے کا ارادہ کرے اُس کو چند  
امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ  
رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بولنے  
اور کھانے اور سونے اور صحبت خلق  
کو کم کر دینا اور ہمیشہ با وضو رہنا جاگنے  
اور سونے کے حالات میں اور مرشد کے  
ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت  
کو بالکل ترک کرنا یہاں تک کہ اُس کے  
نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہو جائے  
پھر جب حجرے میں داہنا پانوں داخل کرے  
تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ  
اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
کہے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ  
کو تین بار پڑھے اور جب بایاں پانوں داخل



فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كُنْ لِي  
 كَمَا كُنْتَ لِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِي مُحَبَّتَكَ  
 اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَاشْغُلْنِي  
 بِحَمَالِكَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُخْلِصِينَ  
 اللَّهُمَّ اَمَحْ نَفْسِي بِجَذَبَاتِ  
 ذِكْرِكَ يَا اَنِيسَ مَنْ لَا اَنِيسَ  
 لَهُ رَبٌّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَاَنْتَ  
 خَيْرُ الْوَارِثِينَ۔

کرے تو اللہ تم سے آخر تک دعا کرے  
 یعنی خداوند تو میرا کار ساز ہے دنیا اور  
 آخرت میں میرا مددگار ہو جیسا تو محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار و کار ساز تھا  
 اور مجھ کو اپنی محبت دے الہی مجھ کو اپنی  
 حب نصیب کر اور اپنے جمال کے ساتھ  
 مشغول کرے اور مجھ کو عیار مخلصین میں کر  
 ڈال الہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات  
 کی کششوں سے اے انیس اُس کے جس کا  
 کوئی انیس نہیں اے رب مجھ کو نہ چھوڑ پو تنہا  
 اور تو بہتر وارثین سے ہے۔

فَيَقُومُ عَلَى الْمُصَلِّي وَيَقُولُ  
 اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ  
 السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا  
 اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِحْدَى وَعَشْرِينَ  
 مَرَّةً ثُمَّ يَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ فِي  
 الْاُولَى اَيَّةَ الْكُرْسِيِّ وَفِي الثَّانِيَةِ  
 اَمِّنَ الرَّسُولُ ثُمَّ يَسْجُدُ  
 سَجْدَةً طَوِيلَةً وَيَجْتَهِدُ فِي  
 الدُّعَاءِ ثُمَّ يَقُولُ يَا فَتَّاحُ خَمْسَ  
 مِائَةِ مَرَّةٍ ثُمَّ يَسْتَقِلُّ بِالْاَذْكَارِ  
 الَّتِي ذَكَرْنَا هَا۔

پھر مصلے پر کھڑا ہو اور اِنِّي وَجَّهْتُ  
 وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ  
 حَنِيفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ کو اسی  
 بار پڑھے یعنی میں نے اپنا منہ متوجہ کیا یکسو  
 ہو کر اُس کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین  
 کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں داخل نہیں  
 پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت میں آیت الکرسی  
 پڑھے اور دوسری رکعت میں اَمِّنَ الرَّسُولُ  
 پھر لنباسجدہ کرے اور دعا میں خوب کوشش  
 کرے پھر پانچ سو بار یا فَتَّاحُ کہے پھر اُن  
 اذکار میں مشغول ہو جن کو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر  
 جلی اور پاس الفاس اور مراقبات۔



اُکشف قبور واستفاضہ بدان | وَقَالُوا

اِذَا دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ قَرَأُ سُورَةَ  
اِنَّا فَتَحْنَا فِي رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَجْلِسُ  
مُسْتَقْبِلًا اِلَى الْمَيِّتِ مُسْتَدْبِرًا  
الْكَعْبَةَ فَيَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ  
وَيُكَبِّرُ وَيَهْلِلُ وَيَقْرَأُ سُورَةَ  
الْقَا تَحْتَ اِحْدَى عَشْرَ مَرَّةً  
ثُمَّ يَقْرُبُ مِنَ الْمَيِّتِ فَيَقُولُ  
يَا رَبِّ يَا رَبِّ اِحْدَى وَعِشْرِينَ  
مَرَّةً ثُمَّ يَقُولُ يَا رُوْحُ يَضْرِبْهُ  
فِي السَّمَاءِ وَيَا رُوْحُ الرُّوْحِ  
يَضْرِبْهُ فِي الْقَلْبِ حَتَّى يَجِدَ  
اِنْشِرَاحًا وَنُورًا ثُمَّ يَنْتَظِرُ  
لِمَا يُفِيضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ  
عَلَى قَلْبِهِ۔

صلوۃ المعکوس | وَلِلْجَنَّةِ

صَلَوَةٌ تُسَمَّى صَلَوَةُ الْمَعْكُوسِ  
لَمْ يَخُذْ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا اقْوَالِ  
الْفُقَهَاءِ مَا نَشُدُّ هَا يَهْ فَلِذَاكَ  
حَذَقْنَا هَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ۔

صلوۃ کن فیکون | وَلَهُمْ صَلَوَةٌ

تُسَمَّى صَلَوَةُ كُنْ فَيَكُونُ۔

اور مشائخِ چشتیہ نے فرمایا کہ جب  
قبرستان میں داخل ہو تو سورۃ اِنَّا فَتَحْنَا  
دو رکعت میں پڑھے پھر میت کی طرف سامنے  
ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورۃ  
مُلک پڑھے اور اللہم اَکْبِرْ اور لَا اِلٰهَ  
اِلَّا اللہم کہے اور گیارہ بار سورۃ فاتحہ پڑھے  
پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے  
یا رب یا رب اکیس بار پھر کہے یا روح  
اور اُس کو آسمان میں ضرب کرے اور  
یا روح الروح کی دل میں ضرب کرے  
یہاں تک کہ کشائش اور نور پاوے  
پھر منتظر رہے اُس کا جس کا فیضان صاف  
قبر سے ہو سکے دل پر۔

اور چشتیوں کے یہاں ایک نماز ہے جس کو  
صلوۃ المعکوس کہتے ہیں ہم نے سنت  
مصطفویہ اور اقوال فقہائے اسیل اُس کی  
نہیں پائی جس سے ہم اس کی تقویت کریں اسی  
واسطے ہم نے اُس کو ذکر نہ کیا اور علم اُس کے  
جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہے۔

اور چشتیہ کے یہاں ایک نماز ہے جس کو  
صلوۃ کُنْ فَيَكُونُ کہتے ہیں۔



فَارْصَلُوهُ كُنْ فَيَكُونُ اس واسطے کہتے ہیں کہ مطلب برآری میں اس کی

تاثیر نہایت جلد اور قوی ہے۔

قَالُوا مَنِ اعْتَرَضَتْ لَهُ  
حَاجَةٌ صَعْبَةٌ فَلْيَرْكَمْ كُلَّ  
لَيْلَةٍ مِّنْ لَّيَالِي الْأَرْبَعَاءِ  
وَالْخَمِيسِ وَالْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ  
يَقْبِرُ فِي الْأُولَى الْفَاتِحَةَ مَرَّةً  
وَالْإِخْلَاصَ مِائَةً مَّرَّةً وَفِي  
الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ مِائَةً مَّرَّةً  
وَالْإِخْلَاصَ مَرَّةً وَيَقُولُ مِائَةً  
مَّرَّةً اِيَّيْ اسَان كُنْدَةُ دُشَوَارِيهَا  
وَاي رُوشَن كُنْدَةُ تَارِيكِيهَا  
مِائَةً مَّرَّةً وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهُ  
مِائَةً مَّرَّةً وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً مَّرَّةً  
وَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُورِ  
الْقَلْبِ فَإِذَا كَانَتِ الثَّلَاثَةُ  
فَعَلْ هَذَا ثُمَّ حَسِرَ الْعِمَامَتَ  
عَنْ رَأْسِهِ وَجَعَلَ كُمَهُ فِي  
عُنُقِهِ وَبَكَى وَدَعَا اللَّهَ إِلَى حَاجَتِهِ  
خَمْسِينَ مَرَّةً فَإِنَّهُ لَا بُدَّ  
يُسْتَجَابُ لَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

مثلاً چشتی نے مصلوۃ  
کُنْ فَيَكُونُ کے بیان میں کہا  
ہے کہ جس کو سخت حاجت پیش آئے  
تو چاہیے کہ ہر رات کو لیاں ثلاثہ یعنی چہار  
شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتوں  
میں دو رکعتیں ادا کرے پہلی رکعت  
میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور قل ھو  
اللہ ستو بار پڑھے اور دوسری رکعت  
میں فاتحہ ستو بار اور قل ھو اللہ  
ایک بار اور ستو باریوں کے اے آسان  
کنندہ دشواریا و اے روشن کنندہ  
تاریکیا ستو بار اور استغفار کرے  
ستو بار اور درود پڑھے ستو بار اور  
حق تعالیٰ سے دعا کرے بحضور قلب  
پھر جب تیسری رات ہو تو بھی یہی  
کرے جو مذکور ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو  
سر سے اتارے اور اپنی آستین کو اپنی  
گردن میں ڈالے اور روئے اور حق تعالیٰ  
سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور  
النشاء اللہ تعالیٰ دعا اس کی مستجاب  
ہوگی واللہ اعلم۔



ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفوں نے اعتراض کیا ہے آستین گردن میں ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حالانکہ ادعیہ ماثورہ میں یہ ثابت نہیں۔ ہم جواب دیتے ہیں کہ قلب روا یعنی چادر کا الٹنا پلٹنا نماز استسقا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسی طرح آستین گردن میں ڈالنا امر مخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تضرع کے یا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر جائز نہ ہوگا۔





## چھٹی فصل

## مشارح نقشبندیہ کے اشغال کا بیان

یہ فصل ہے مشارح نقشبندیہ کے  
اشغال میں نقشبندیہ امام طریقت خواجہ  
بہار الدین نقشبند بخاری کے مرید ہیں  
اللہ راضی ہو اُن سے اور اُن کے سب  
مریدوں سے۔

نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہنچنے  
کی تین راہیں ہیں ایک تو ذکر ہے سو منجملہ  
ذکر کے نفی اور اثبات ہے اور وہی  
منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے  
اور طریقہ نفی و اثبات کے ذکر کا یہ  
ہے کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات  
بیرونی سے چنانچہ لوگوں کی گفتگو سنا  
اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی  
زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت  
پھر موت کو یاد کرے اور تصویریں اُس  
کو اپنے سامنے کر لے اور اللہ تعالیٰ سے  
معفرت چاہے اُن گناہوں کی جو اُس  
سے صادر ہوئے پھر دوتوں لبوں اور

فِي أَشْغَالِ الْمَشَارِحِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ  
وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ  
خَوَاجَةِ بَهَاءِ الدِّينِ نَقِشْبَنْدِ  
الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ  
أَجْمَعِينَ۔

قَالُوا طُرُقُ الْوُصُولِ إِلَى  
اللَّهِ ثَلَاثُ أَحَدُهَُا الذِّكْرُ فَمِنْهُ  
النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَهُوَ الْمَأْثُورُ  
عَنْ مُتَقَدِّمِيهِمْ۔

وَصِفَتْ أَنَّ يَنْتَهِي فُرْصَةُ  
مِنَ التَّشْوِيشَاتِ الْخَارِجِيَّةِ  
كَالِاسْتِمَاعِ إِلَى أَحَادِيثِ النَّاسِ  
وَالدَّاهِلِيَّةِ كَالْجُورِعِ الْمَفْرُطِ  
وَالْغَضَبِ وَالْأَلَمِ وَالشَّيْءِ الْمَفْرُطِ  
ثُمَّ يَذْكُرُ الْمَوْتَ وَيُحْضِرُهُ بَيْنَ  
يَدَيْهِ وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى  
مِمَّا صَدَرَ مِنْهُ مِنَ الْمَعَاصِي  
ثُمَّ يَفْتَمُّ شَفَتَيْهِ وَيُغَمِّضُ عَيْنَيْهِ



وَيَحْبِسُ نَفْسًا فِي بَطْنِهِ وَيَقُولُ  
بِالْقَلْبِ لَا يَخْرُجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ  
إِلَى الْأَيْمَنِ وَيَمُدُّهَا حَتَّى يَصِلَ  
إِلَى مَنْكِبِهِ ثُمَّ يُحَرِّكُ مَنْكِبَهُ  
إِلَى رَأْسِهِ فَيَقُولُ إِلَهَ ثُمَّ  
يَضْرِبُ فِي قَلْبِهِ بِالشَّوْكِ  
إِلَّا اللَّهُ۔

دونوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو  
اپنے پیٹ میں حبس کرے اور دل سے  
کہے لَا اس کو اپنی ناف سے داہنی طرف  
نکالے اور بچے یہاں تک کہ اپنے مونڈھے  
تک پہنچے پھر مونڈھے کو سر کی طرف  
جھکا دے اور ہلا دے اور کہے إِلَهَ پھر  
ضرب لگا دے اپنے دل میں سختی سے إِلَّا اللَّهُ کی۔

ف۔ مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے چار باب میں فرمایا  
کہ مبادی سلوک میں اسم ذات ہے ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ایک  
ہزار ایک بار مواظبت کرنا آثار عجیب اور غریب کا مثمر ہے۔

قَالُوا الْحَبْسُ النَّفْسِ خَاصِيَّةٌ  
عَجِيبَةٌ فِي تَسْخِيْنِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ  
الْعَزِيمَةِ وَهَجَانِ الْعَشْقِ  
وَقَطْعِ أَحَادِيثِ النَّفْسِ وَ  
يَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَثْقُلَ  
عَلَيْهَا وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ  
الْمَقْرُطِ فَيَكْنَى وَيَكْنَى مَا يَأْمُرُ بِهِ  
الْجَوْدِيَّةُ بَوْنٌ بَائِسٌ۔

نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس  
یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہے باطن  
کے گرم کر دینے اور جمعیت عزیمت اور عشق  
کے ابھارتے اور دوسا دس کے قطع کرنے  
میں اور بتدریج اندک اندک حبس دم  
کی مشق کرے تا اُس پر گراں نہ ہو جاوے اور  
خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس  
دم سے حبس غیر مقرر مراد ہے حبس کی نوبت  
حصر نفس تک نہ پہنچے تو نقشبندیہ کے  
حبس دم میں اور حبس کو جوگی بتاتے  
ہیں فرق بعید ہے۔

ف۔ مصنف قدس سرہ نے فرمایا۔ رباعی

حاشا کہ اکابر رہ جوگیہ روند  
اثبات مقالاتِ ربابین بکنند



حبس نفس و حصر نفس دارد فرق  
وَكَذَلِكَ لِعَدَدِ الْوُتْرِ  
خَاصِيَّةٌ عَجِيْبَةٌ فَيَقُولُ أَوَّلًا  
هَذِهِ الْكَلِمَةُ مَرَّةً فِي نَفْسٍ  
وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَقُولُ ثَلَاثَ  
مَرَّاتٍ فِي نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَهَكَذَا  
يَتَدَرَّجُ حَتَّى يَصِلَ إِلَى أَحَدٍ وَ  
عِشْرَيْنَ مَعَ الْمُرَاعَاتِ عَلَى  
عَدَدِ الْوُتْرِ۔

وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ مُلَاحَظَةُ نَفْسٍ  
الْمُعْبُودِيَّةِ أَوِ الْمُقْصُودِيَّةِ  
أَوِ الْوُجُودِ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى  
وَإِتِّبَاطُهَا لَهَا تَعَالَى عَلَى وَجْهِ  
التَّائِيدِ وَاجْتِمَاعُ الْخَاطِرِ لَهَا  
يَدُورُ فِي النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ  
وَالْأَحَادِيثِ۔

وَمَنْ بَلَغَ إِلَى إِحْدَى وَعِشْرَيْنَ  
مَرَّةً وَلَمْ يَنْفَعْ لَهُ بَابٌ مِّنَ  
الْجَذْبِ وَالْإِصْرَافِ الْبَاطِنِ إِلَى  
اللَّهِ تَعَالَى وَجَبَ إِلَّا شُغْلُ  
بِاسْمِهِ وَالنَّفَرَةُ عَنِ الشُّغْلِ  
الْأُخْرَى فَلْيَعْرِفْ أَنَّ عَمَلَهُ  
لَمْ يَقْبَلْ فَلْيَسْتَأْنِفْ بِهَذِهِ

حبس نفس است آنچه نشانش بدہند  
اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی  
عجیب خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ توحید  
کو ایک بار ایک دم میں کہے پھر تین بار ایک  
دم میں کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چند روز کی  
مشق میں اکیس بار تک پہنچے طاق عدد  
کی مراعات کے ساتھ یعنی اول بار ایک بار اور  
دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور  
چوتھی بار سات بار علیٰ ہذا القیاس (۱)

اور شرط اعظم نفی و اثبات ذکر میں  
ملاحظہ کرنا ہے نفی معبودیت یا نفی مقصودیت  
یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات  
معبودیت وغیرہ کا حق تعالیٰ کے واسطے بروجہ  
تاکید اور اجتماع خاطر نہ اس طرح جیسے دل  
میں خطرات اور باتوں کے خیالات گھومتے  
پھرتے ہیں۔

اور جو شخص کہ اکیس بار تک پہنچا  
اور اس کے واسطے جذب یعنی کشش ربانی  
اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ نہ کھلا  
تو اس کو اس کے اسم کی مشغولی واجب ہوئی  
اور نفرت اشغال دیگر سے لازم آئی تو چاہیے  
کہ وہ معلوم کرے کہ اس کا عمل مقبول نہ  
ہوا تو بشرط مذکورہ اس کو پھر از سر نو



الشُّرُوطِ مِنَ الثَّلَاثَةِ إِلَى  
أَحَدَى وَعِشْرَيْنَ -

طَرِيقَةُ اثْبَاتِ مُجَرَّدِ  
الْمُجَرَّدِ كَأَنَّكَ يَكُنْ عِنْدَ  
الْمُتَقَدِّمِينَ وَإِنَّمَا اسْتَخْرَجَهُ  
خَوَاجِدُ مُحَمَّدٍ بَاقِي أَوْ مَنِ  
يَقْرُبُ مِنْهُ الزَّمَانُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

تین سے شروع کرنا چاہیے اکیس یا  
تک -

اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہے یعنی  
فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور  
اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر متقدمین  
نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا اس کو تو  
خواجہ محمد باقی نے یا ان کے کسی قریب  
العصر نے نکالا ہے واللہ اعلم -

ف - مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت میں کہیں ثابت نہیں اس  
واسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہیں بلکہ شرع میں اسم ذات بعض صفا  
یا بعض محاد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہے -

میں نے اپنے والد مرشد سے سنا  
فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے  
واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب  
اور کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہے -

اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہے کہ  
اللہ کے لفظ کو اپنی ناف سے بشدت  
تمام نکالے اور اس کو کھینچے یہاں تک  
کہ اس کے دماغ کی جھلی تک پہنچے  
حبس دم کے ساتھ اور اندک اندک  
زیادہ کرتا جاوے - یہاں تک کہ بعض  
نقشبندی ایک دم میں اس کو ہزار بار  
کہتے ہیں اور البتہ میں نے ایک عورت کو جو

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ  
يَقُولُ النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ أَفِيدُ  
لِلسُّلُوكِ فَإِنَّ ثَبَاتَ الْمُجَرَّدِ  
أَفِيدُ لِلْجُذْبِ -

وَصِفْتُ أَنَّ يُخْرِجَ لَفْظَةَ  
اللَّهِ مِنْ سُرَّتِهَا بِالسُّدِّ التَّامِّ  
وَيَمُدُّهَا حَتَّى يَصِلَ إِلَى أُمِّ دِمَاقِ  
مَعَ الْحَبْسِ وَالتَّذَرُّجِ فِي الزِّيَادَةِ  
حَتَّى أَنْ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ لَهَا فِي  
نَفْسٍ وَاحِدَةٍ أَلْفَ مَرَّةٍ وَقَدْ رَأَيْتُ  
أَمْرَأَةً مِنْ مُخْلِصَاتِ سَيِّدِي  
الْوَالِدِ تَقُولُ لَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فِي



نَفْسٍ وَاحِدٍ وَكَثْرٍ مِنْ  
ذَلِكَ أَيْضًا۔

والد کے مریدوں سے تھی دیکھا کہ آم ذات  
کو ایک دم میں ہزار بار کہتی تھی اور اس  
سے اکثر بھی۔

وَسَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ  
قَدْ سَمِعْتُ كَيْفَ يَحْكِي عَنْ نَفْسِهِ  
أَنَّهُ كَانَ فِي الْبِدَايَةِ يَقُولُ  
الْغَفَى وَالْإِثْبَاتَ فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ  
مِائَتِي مَرَّةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

اور میں نے اپنے والد مرشد سے سنا  
اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدائے  
سلوک میں نفی اور اثبات کو ایک دم میں  
دو سو بار کہتے تھے واللہ اعلم

اور دوسرا طریقہ وصول الی

اللہ کا مراقبہ ہے۔

وَتَأْنِيهَا الْمُرَاقَبَةُ۔

**حقیقت مراقبہ بوجہ شمول** مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہ میں فرمایا کہ حقیقت  
مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع افراد آن باشد آنست کہ توجہ قوت دراکہ باقبال تمام لبوئے  
صفات حضرت حق نمودن یا لبوئے حالت انفکاک روح از جسد تا مثل آن تا آنکہ  
عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و آنچه محسوس نیست بمنزلہ محسوس  
نصب العین گردد۔

**طریقہ مراقبہ بسیط** وَصَفْتُهَا أَنْ

اور طریقہ مراقبہ کا یہ ہے کہ دم کو  
بند کرے ناف کے نیچے تھوڑا سا پھر اپنے  
جمیع حواس مدد کہ سے متوجہ ہو معنی مجرد  
بسیط کی طرف جس کو ہر شخص اللہ کے نام  
بولنے کے وقت تصور کرتا ہے لیکن ایسے  
لوگ کمتر ہیں جو اس معنی بسیط کو لفظ سے  
خالی کر سکیں تو طالب کوشش کرے اس

يَحْكِي النَّفْسَ تَحْتَ السَّرَّةِ حَبْسًا  
يَسِيرًا ثُمَّ يَتَوَجَّهَ بِمَجَامِعِ  
إِدْرَاكِهِ إِلَى الْمَعْنَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيطِ  
الَّذِي يَتَصَوَّرُهُ كُلُّ أَحَدٍ عِنْدَ  
إِطْلَاقِ اسْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ قَلَّ مَنْ  
يَجْرِدُ عَنْ اللَّفْظِ فَلْيَجْتَهِدْ



هَذَا الطَّالِبُ أَنْ يُجَرِّدَ هَذَا  
الْمُعْتَى عَنْ الْفَاقِطِ وَيَتَوَجَّهَ  
إِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مُزَاخَمَةٍ خَطَرَاتٍ  
وَالْتَّوَجُّعِ إِلَى الْغَيْرِ وَمِنْ  
النَّاسِ مَنْ لَا يُمَكِّنُهُ هَذَا  
النَّحْوُ مِنَ الْإِذْرَابِ فَمِنْ  
الْمَشَارِخِ مَنْ يَأْمُرُ بِمِثْلِ هَذَا  
بِالدُّعَاءِ وَصِفَتُهُ أَنْ لَا يَزَالَ  
يَدْعُو اللَّهَ بِقَلْبِهِ يَقُولُ يَا رَبِّ  
أَنْتَ مَقْصُودِي قَدْ تَبَرَّأْتُ  
إِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ  
وَنَحْوِ ذَلِكَ مِنَ الْمُنَاجَاتِ  
وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْمُرُ بِتَخْيِيلِ  
الْخَلَاءِ الْمُجَرِّدِ وَالنُّورِ الْبَسِيطِ  
فَيَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ هَذَا  
التَّخْيِيلِ إِلَى التَّوَجُّعِ الْمَذْكُورِ -

معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اس  
کی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور  
التفات ماسوائے اللہ کے اور بعض لوگوں  
سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے  
سو بعضے مشائخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی  
دعا بتاتے ہیں اور طریقہ اس دعا کا یہ ہے  
کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یوں کہے اے  
رب تو ہی میرا مقصود ہے میں بیزار ہو آیا  
تیری طرف تیرے ماسوائے اور مانند  
اس کے کوئی اور مناجات کرے اور  
بعضے مشائخ شخص مذکور کو خلائے مجرد  
یا نور بسیط کے خیال کرنے کو فرماتے  
ہیں تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور  
کی طرف بتدریج پہنچ جاتا ہے -

مترجم کہتا ہے خلائے مجرد سے یہ مراد ہے کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع  
اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہے -  
وَالْتَّوَجُّعُ الرَّابِطَةُ بِشَيْخِهِ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم  
پہنچانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ -

ف - مولانا نے فرمایا حق یہ ہے کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ قریب تر  
ہے گاہے مریدیں قابلیت نہیں ہوتی تو اس کی مزید محبت سے مرشد اس میں تصرف  
کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سوا اگر تم سے نہ



ہو سکے تو اُن کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں عارف باللہ شیخ عبدالرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشائخ طریقت کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک پر تو ہے تجلی ذاتی کے اظلال سے تاکہ تعلق کو نین سے مخلصی حاصل ہو جائے سوا اگر یہ نہ ہو سکے تو اُن لوگوں سے تعلق بہم پہونچانا چاہیے جو اس پر تو سے مشرف ہوئے ہیں جو اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے نجات پا گئے ہیں اور اس آیت قرآنی میں کُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔ یعنی سچوں کے ساتھ ہو ایک طرح کا اس میں اشارہ ہے رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو تو اُس کی توجہ سے اندک زمانے میں وہ حاصل ہوتا ہے جو سا لہا سال کی محنت میں حاصل نہیں ہوتا اور کیا خوب کہا ہے۔ شعرا۔

آنکہ بہ تیریز یافت یک نظر از شمس دین

طعنہ ز تند بردہہ سخرہ کند بر چیلہ

اقد رابطہ مرشد کی شرط یہ ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو یا دداشت کی مشق دائمی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی کر ڈالے سوا اُس کی محبت کے اور اس کا منتظر رہے جس کا اُس کی طرف سے فیض آوے اور دونوں آنکھیں بند کر لے یا اُن کو کھول دے اور مرشد کی دونوں آنکھوں کے بیچ پیانگی لگا دے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اُس کے پیچھے پڑ جاوے اپنے دل کی جمعیت سے اور چاہیے کہ اُس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد اُس کے پاس نہ ہو تو اُس

وَشَرُّطُهَا أَنْ يَكُونَ  
الشَّيْخُ قَوِيَّ التَّوَجُّهِ  
دَائِمًا لِذَا شَتَّ  
فَإِذَا صَحِبَهُ خَلَّى نَفْسَهُ  
عَنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا حَبْسَتَهُ  
وَيَنْتَظِرُ لِمَا يُفِيضُ  
مِنْهُ وَيَغِيضُ عَيْنَيْهِ  
أَوْ يَفْتَحُهُمَا وَيَنْظُرُ  
عَبْنِي الشَّيْخِ فَإِذَا  
أَفَاضَ شَيْءٌ فَلْيَتَّبِعْهُ  
بِمَجَامِعِ قَلْبِهِ وَالْجَاوِظِ  
عَلَيْهِ وَإِذَا غَابَ الشَّيْخُ



عَنْهُ يُخَيَّلُ صُورَتَهُ بَيْنَ  
عَيْنَيْهِ بِوَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَ  
التَّعْظِيمِ فَتُقَيِّدُ صُورَتَهُ  
مَا تُقَيِّدُ صُحْبَتَهُ.

کی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان  
خیال کرتا ہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اس  
کی خیالی صورت وہ فائدہ دے گی جو اس کی  
صحبت فائدہ دیتی تھی۔

ف۔ مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہے کہ واصل بمقام مشاہدہ ہو اور نورانی  
بہ تجلیات ذاتیہ ہو جس کے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کے  
هُمْ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللَّهُ - یعنی اولیاء اللہ وہ ہیں جن کے دیکھنے سے خدا  
یاد پڑے اور جن کی صحبت فوائد صحبت کے مفید ہو بموجب اس حدیث کے هُمْ جُلَسَاءُ  
اللَّهِ کہ اولیاء اللہ جلیس ہیں خدا کے اور بمقتضائے اس حدیث معتبر هُوَ حَقُّوْمٌ  
لَا يَشْفَى جَلِيسُهُمْ یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہے جن کا جلیس اور ہم صحبت بدیخت نہیں ہوتا۔  
مترجم کہتا ہے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی  
کی علامت بتائی اس قول میں۔

### رباعی

باہر کہ نشستی و تشد جمع دلت  
وز تو نرمید صحبت آب و گلت  
ز نہار ز صحبتش گریزان میاش  
ورنہ نہ کتدر ورج عزیزان بجلت  
خلاصہ یہ ہے کہ جس کی صحبت سے دنیا سرد ہو اور ہر طرف سے دل ٹوٹ کر  
حضرت حق سے متعلق ہو جاوے تو اس کی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہے اور جب  
دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو تضرع اوقات ہے اس کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے۔  
پس واجب ہے کہ غلو عوام پر دھوکا نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نہ کر لے بلکہ طریقت  
کی بیعت اس مرشد کامل مکمل سے کرے جس کی ولایت کی علامات ظاہر اور باہر ہوں  
مولوی روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔ شعر

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست  
پس بہر دستے نشاید داد دست



اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہے لیکن افراط اور تفریط ہر امر میں معیوب ہے ایسی افراط بھی بہتر نہیں جس میں صورت پرستی کی تویت پہونچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے حق تعالیٰ ہر امر میں صراط مستقیم پر قائم رکھے آئین۔

اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہے کہ جب کسی شکل اور ہئیت پر ہوا در اس کو اس بات سے کوئی حال حاصل ہو اس شکل کو نہ بدل ڈالے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہ ہو جاوے۔

اور بعض وہ مشائخ ہیں جو سالک کو بتاتے ہیں دل میں اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہو یا خیال کرنے کا۔

اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ مجھ کو خواجہ ہاشم بخاریؒ نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور میں دس برس کا تھا میں نے اس کے لکھنے کی کثرت کی اور اس کی تحریر میں نے اپنے دل میں جمالی یہاں تک کہ ایک کتاب کے لکھنے میں مشغول تھا تو اسم ذات کو میں بقدر چار ورقوں کے لکھ گیا اور مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ يَحِبُّ عَلَى السَّالِكِ إِذَا كَانَ عَلَى هَيْئَةٍ وَحَصَلَ لَهُ شَيْءٌ مِّنْ هَذَا الْمَعْنَى أَنْ لَا يُغَيِّرَ تِلْكَ الْهَيْئَةَ فَإِنْ كَانَ قَائِمًا لَمْ يَقْعُدْ وَإِنْ كَانَ قَاعِدًا لَمْ يَقُمْ۔

وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ يَأْمُرُ بِتَخْيِيلِ الْقَلْبِ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ اسْمُ اللَّهِ بِالذَّهَبِ۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ أَمَرَنِي خُوجَاةٌ هَاشِمُ الْبُخَّارِيُّ بِكِتَابَةِ اسْمِ الذَّاتِ وَ أَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ فَأَكْثَرْتُ مِنْهَا وَ أَخَذْتُ بِجَامِعِ قَلْبِي حَتَّى إِنِّي كُنْتُ مَشْغُولًا بِكِتَابَةِ كِتَابٍ فَكُتِبَتْ اسْمُ الذَّاتِ عَلَيَّ خَوْمًا أَرْبَعَةً أَوْ رَاقٍ وَمَا شَعُرْتُ۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ خیالی پر۔



وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ رَأَيْتُ خُوَاجَةَ  
خُرْدُ يَكْتُبُ بِأَبْهَامِهِ عَلَى أَصَابِعِهِ  
الْأَرْبَعِ شَيْئًا فِي مَجْلِسِهِ وَكَلَامِهِ  
وَشَأْنِهِ كُلِّهَا نَسَا نَسًا فَقَالَ  
كَتَبْتُ اسْمَ الذَّاتِ فِي يَدَايْتِ  
أَمْرِي وَصَارَتْ دَايِدَنَا  
لَا اسْتَطِيعُ الْإِنْقِلَاعَ عَنْهَا  
وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

**کلمات نقشبندیہ** | وَلِلنَّقِشْبَنْدِيَّةِ  
كَلِمَاتٌ عَلَيْهَا بَنَاءٌ طَرِيقَتِهِمْ  
بَعْضُهَا إِشَارَةٌ إِلَى هَذِهِ الْأَشْغَالِ  
وَبَعْضُهَا عَلَى شُرُوطٍ تَأْتِي بِهَا  
فَلْنَذْكُرْهَا -

ہوش دردم نظر بر قدم  
سفر در وطن خلوت در انجمن  
یاد کرد باز گشت نگہداشت  
یادداشت فہدہ ہی الماثورۃ  
عَنْ خُوَاجَةِ عَبْدِ الْخَالِقِ  
الْغَجْدَاوَانِيِّ وَبَعْدَهَا ثَلَاثَةُ  
مَآثُورَةٍ عَنْ الْخُوَاجَةِ النَّقِشْبَنْدِيِّ  
وَقُوفٌ زَمَانِيٌّ وَقُوفٌ قَلْبِيٌّ  
وَقُوفٌ عَدَدِيٌّ -

اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے  
تھے کہ میں نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی  
کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چاروں  
انگلیوں پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور  
بات کرنے اور سب کاموں میں تو میں نے  
اُن سے پوچھا تو فرمایا کہ میں نے اسم ذات  
ابتدائے سلوک میں لکھا تھا اور اب مجھ کو  
ایسی عادت ہو گئی ہے کہ میں اُس کے چھوڑنے  
پر قادر نہیں ہوں واللہ اعلم -

اور شارح نقشبندیہ کے چند  
اصطلاحات ہیں جن پر اُن کے طریقے کی  
بنا ہے - بعضی اصطلاحوں میں تو اُن  
ہی اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور  
بعضی اُن کی تاثیر کی شرطوں پر تو ہم کو اُن  
کا ذکر کرنا چاہیے -

(۱) ہوش دردم (۲) نظر بر قدم (۳)  
سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یاد کرد  
(۶) بازگشت (۷) نگہداشت (۸) یادداشت  
تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق غجدوانی  
سے منقول ہیں اور اُن کے بعد تین اصطلاحیں  
خواجہ نقشبند سے مروی ہیں (۱) وقوف  
زمانی (۲) وقوف قلبی (۳) وقوف عددی -



ہوش دردم | اَمَّا هَوَش دَر دَم  
فَمَعْنَاهُ التَّيَقُّظُ فِي كُلِّ نَفْسٍ  
فَلَا يَزَالُ مُتَيَقِّظًا مُتَفَحِّصًا عَنْ  
نَفْسِهِ فِي كُلِّ نَفْسٍ هَلْ هُوَ  
غَافِلٌ أَوْ ذَاكِرٌ هَذَا طَرِيقُ  
التَّدْرِيجِ إِلَى دَوَامِ الْحُضُورِ  
وَهَذَا لِلْمُبْتَدِئِ فَإِذَا تَوَسَّطَ  
فِي السُّلُوكِ فَلْيَكُنْ مُتَفَحِّصًا  
عَنْ نَفْسِهِ فِي كُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ  
الزَّمَانِ مِثْلُ أَنْ يَتَأَمَّلَ بَعْدَ  
كُلِّ سَاعَةٍ هَلْ دَخَلْتُ عَلَيْهِ  
فِيهَا غَفْلَةً أَوْ لَا فَإِنْ دَخَلْتُ  
غَفْلَةً اسْتَغْفَرَ وَعَزَمَ عَلَى تَرْكِهَا  
فِي الْمُسْتَقْبَلِ وَهَكَذَا حَتَّى يَصِلَ  
إِلَى الدَّوَامِ وَيُسَمَّى هَذَا الْآخِرُ  
بِوُقُوفِ زَمَانِيٍّ وَاسْتَخْرَاجِهِ  
خَوَاجِئَهُ تَقَشُّبُنْدٌ لِمَا رَأَى أَنَّ  
التَّوَجُّبَ إِلَى عِلْمِ الْعِلْمِ فِي كُلِّ  
نَفْسٍ يُشَوِّشُ حَالَ الْمُتَوَسِّطِ  
فَإِنَّمَا اللَّادِقُ بِهِ إِلَّا اسْتَخْرَاقُ  
فِي التَّوَجُّبِ إِلَى اللَّهِ بِحَيْثُ لَا  
يُزَاحِمُ عِلْمُ هَذَا التَّوَجُّبِ

تو ہوش دردم کے معنی ہوشیاری  
اور بیداری ہے ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ  
بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر  
ساتن میں کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ  
طریقہ ہے بتدریج دوام حضور کے حاصل  
کرنے کا اور اس طرح کی ہوشیاری بتدریج  
کے واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھے  
اور سلوک کے درمیان میں آوے تو چاہیے  
کھونج کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی  
مدت میں اس طرح کہ تامل کرے ہر ساعت  
کے بعد کہ اس ساعت میں غفلت آئی یا  
نہیں سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے  
اور آئندہ کو اس کے چھوڑنے کا ارادہ کرے  
اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہاں تک  
کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہ  
پچھلے طریق کی ہوشیاری مسمیٰ بوقوف زمانی  
ہے اس کو خواجہ "نقشبند" نے استخراج کیا  
اس واسطے کہ انھوں نے معلوم کیا کہ  
متوجہ ہونا علم العلم کی طرف یعنی دانست کو دریافت  
کرنا ہر دم میں سالک متوسط کے حال کو  
پریشان کرتا ہے اُس کے مناسب تو استغراق  
ہے توجہ الی اللہ میں اس طرح پر کہ اُس کو اپنے  
متوجہ ہونے کی دانست میں مزاحم حال نہ ہو۔



**ف مترجم** کہتا ہے ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوش در دم سے سو یہ مبتدی کے مناسب ہے نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ جس کا نام وقوف زمانی ہے لائق بمرتبہ متوسط ہے مولانا نے فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتے ہیں۔ حدیث میں وارد ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو دایا اور مابعد موت کے واسطے عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروق نے خطبے میں فرمایا کہ اپنی جانوں کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور ان کو وزن کرو قبل اس کے کہ وزن کئے جاویں اور مستعد ہو جاؤ عرض اکبر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں ہوگا اُس دن تم سامنے کئے جاؤ گے تمہاری کوئی چیز نہ چھپ سکے گی۔

**نظر بر قدم** | اَمَّا نَظَرَ بِرَقْدَم

فَمَعْنَاهُ أَنَّ السَّالِكَ يَجِبُ عَلَيْهِ  
أَنْ لَا يَنْظُرَ فِي حَالِ مَشْيِهِ إِلَّا  
إِلَى قَدَمَيْهِ وَلَا فِي حَالِ قُعُودِهِ  
إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّ النَّظَرَ إِلَى  
النُّفُوسِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْأَلْوَانِ  
الْمُعْجِبَةِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ حَالَهُ  
وَيَمْنَعُهُ مِمَّا هُوَ بِسَيِّئِهِ وَفِي  
حُكْمِهِ إِلَّا سَمَاعُ إِلَى أَصْوَاتِ  
النَّاسِ وَأَحَادِيثُهُمْ سَمِعَتْ  
سَيِّدِي الْوَالِدُ يَقُولُ هَذَا

اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پھرنے کے وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سوائے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت میں دیکھے مگر اپنے آگے اس واسطے کہ تقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا اور اُس سے روکتا ہے جس کی وہ طلب میں ہے اور حکم نظر میں ہے لوگوں کی آوازوں اور ان کی باتوں کی طرف کان لگانا اپنے والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے

**۱۵** اصل سند بخا ہے کی یہ آیہ کریمہ ہے سورہ شری وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ اور یہ حدیث شریف بھی اکبر من وان نفسا وعمل لما بعد الموت واللعاجبا من اتبع نفسا وتمنى على الله - ۱۲



بِالنِّسْبَةِ إِلَى الْمُبْتَدِئِ أَمَّا الْمُنْتَهَى  
فَيَجِبُ عَلَيْكَ أَنْ يَتَأَمَّلَ فِي حَالِهِ  
عَلَى قَدَمِ أَيِّ نَبِيٍّ هُوَ إِذْ مِنْ  
الْأَوْلِيَاءِ مَنْ يَكُونُ عَلَى قَدَمِ  
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
وَلَهُ الْجَامِعِيَّةُ الثَّامِتَةُ وَ  
مِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ عَلَى قَدَمِ  
مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَى  
هَذَا الْقِيَاسِ فَإِذَا عَرَفَ  
مَنْبُوعَهُ فَلْيَكُنْ أَحْوَالَهُ  
وَوَاقِعَاتُهُ مُنَاسِبَةً لِوَاقِعَاتِ  
مَنْبُوعِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

سفر در وطن | اَمَّا سَفَرُ دَرِ وَطَنِ  
فَمَعْنَاهُ اِلٰهِيْتَقَالُ مِنَ الصِّفَاتِ  
الْبَشَرِيَّةِ الْخَبِيسَةِ اِلَى الصِّفَاتِ  
الْمَلَكِيَّةِ الْفَاضِلَةِ فَيَجِبُ عَلَى  
السَّالِكِ اَنْ يَتَفَحَّصَ عَنْ نَفْسِهِ  
هَلْ فِيهِ بِقِيَّةٌ حُبِّ الْخَلْقِ  
فَاِذَا عَرَفَ شَيْئًا مِّنْ ذَلِكَ  
اسْتَأْنَفَ التَّوْبَةَ وَعَلِمَ اَنْ  
ذَلِكَ صَمَمُهُ ثُمَّ يَقُولُ لَا اِلٰهَ  
اِلَّا اللّٰهُ يَعْنِي نَفْيُ عَنْ قَلْبِي  
الشَّيْءَ الْفُلَانِيَّ وَانْتَبَتْ حُبَّ اللّٰهِ

کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت مبتدی  
کے ہے اور منتہی پر تو واجب ہے کہ  
تأمل کرے اپنے حال میں کہ وہ کس نبی  
کے قدم پر ہے اس واسطے کہ بعض اولیاء  
سید المرسلین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کے قدم پر ہوتے ہیں اور ان کو پوری  
جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہے  
اور بعض ولی موسیٰ علیہ السلام کے قدم  
پر ہوتا ہے و علیٰ ہذا القیاس پھر جب منتہی اپنے  
پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے کہ اُس کے  
حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات  
کے ساتھ مناسب ہوں واللہ اعلم۔

اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل  
کرنا ہے صفات بشریہ خبیثہ سے صفات  
ملکیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہے  
کہ اپنے نفس کا متفحص رہے کہ آیا اُس میں  
کچھ حُب خلق باقی ہے پھر جب اُس کو جان  
جاوے تو اُسے تو سے توبہ کرے اور جانے کہ  
یہ میرایت ہے اس واسطے کہ جو تجھ کو خدا سے  
باز رکھے وہ فی الواقع تیرایت ہے پھر کہے  
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ سِوَاہِ ارادہ  
کرے کہ میں نے فلانی چیز کی محبت کو نفی  
کر دیا اور اِلَّا اللّٰهُ سے قصد کرے کہ اللہ



مَكَاتِهِ وَذَلِكَ لِأَنَّ عُرُوقَ  
الْمَحَبَّةِ فِي دَاخِلِ الْقَلْبِ كَثِيرَةٌ  
حَقِيقَةٌ لَا يُمَكِّنُ أَنْ تُسْتَخْرِجَ  
إِلَّا بِالتَّخَصُّصِ الْبَاطِنِ وَيَجِبُ عَلَيْكَ  
أَنْ يَتَفَحَّصَ هَلْ فِي قَلْبِهِ حَسَدٌ  
لِّأَحَدٍ أَوْ حَقْدٌ أَوْ اعْتِرَاضٌ  
فَلْيَكْسِرْهُ بِمُدَّةٍ أَوْ مَتَةٍ هَذِهِ  
الْكَلِمَةُ۔

کی محبت میں نے اُس کے مقام پر ثابت  
کردی اور وجہ اس کی یہ ہے کہ غیر خدا کی  
محبت کی رگیں دل کے اندر بہت چھپی ہوئی  
ہیں اُن کا نکالنا ممکن نہیں مگر کمال تفحص  
اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہے  
کہ تلاش کرے کہ آیا اُس کے دل میں کسی  
کا حسد یا کسی کا کینہ یا اعتراض موجود ہے تو  
اُس کو توڑ کرے اس کلمے کی مداومت سے۔

ف۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا  
تو اُس نے اُس کو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگوں سے اُس کو وحشی کر دیا۔  
**خلوت در انجمن** | اَمَّا خِلْوَت

دَرِ انْجَمِن فَمَعْنَاهُ أَنْ يَشْتَغَلَ  
بِقَلْبِهِ بِالْحَقِّ فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا  
مِنَ الدَّرَسِ وَالْكَلَامِ وَالذِّكْرِ  
وَالشُّرْبِ وَالْمَشْيِ فَيَجِبُ أَنْ يُحْصَلَ  
السَّالِكُ مَلَكَتُ التَّوَجُّبِ إِلَى  
الْحَقِّ فِي وَقْتِ الْإِشْتَغَالِ بِهَذِهِ  
الْإِشْتَغَالِ قَالَ خُواجه نَفْسُ بِنْدُ  
وَالْبِكْرَاءِ الشَّارَةُ فِي قَوْلِهِمْ عَزَّوَجَلَّ  
رِجَالٌ لَا تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ  
عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ بَلِ الْحَقُّ أَنَّ التَّوَسُّمَ  
بِزِيَةِ الْفُقَرَاءِ وَدَوَامِ التَّعَلُّقِ  
بِاللَّهِ يَكُونُ غَالِبًا مَظَنَّةً لِلرِّيَاءِ

اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہے  
کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے  
اپنے جمیع حالات میں پڑھنے میں اور کلام  
کرنے اور کھانے اور پینے اور چلنے میں تو  
سالک کو واجب ہے کہ خدا کی طرف متوجہ  
رہنے کا ملکہ یعنی قوتِ راستہ ہم پہنچا دے  
ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت  
خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ  
ہے حق تعالیٰ کے قول میں کہ مرد وہ لوگ  
ہیں جن کو سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ  
سے غافل نہیں کرتی۔ مترجم کہتا ہے دل بیار  
و دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے  
بلکہ حق یہ ہے کہ بلیاس فقر نشان مند ہونا



وَالسُّمْعَةَ قَالُوا لِي أَنْ يَكُونَ الرَّيُّ  
رِيَّ الْعِلْمِ وَالِدِيَا نَتِ وَالْجَنَّةِ  
إِلَى الطَّاعَاتِ وَيَكُونُ الْقَلْبُ مَعَ  
الْحَقِّ دَائِمًا قَالَ الْخَوَاجَةُ عَلَى  
الرَّامِيَّتِي بِالْفَائِزِ سَيِّئَةٍ -

اور ہمیشہ بذکر متعلق خدا رہنا اس طرح پر کہ  
لوگوں پر مخفی نہ رہے اس میں اکثر دکھانے  
اور سنانے کا مظنہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ  
وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد  
فی الطاعات والوں کا سا ہو اور دل ہمیشہ  
حق جل شانہ کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ  
علی رامیتنی نے یہی مضمون فارسی کی بیت  
میں ادا کیا۔

### شعر

از دردن شو آشنار و از برون بیگانہ و ش  
ایں چنین زیبا روشن کم ہی بود اندر جہاں  
یعنی اندر سے آشنارہ اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کمتر  
نہیں جہاں میں۔

ف۔ مترجم کہتا ہے مصنف حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے میں دفع ریاکاری  
کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہیں یا خدا کے واسطے کہ علماء کی وضع اور لباس اختیار  
کرے اور باحق رہے اکثر عوام کو اُس کے ساتھ عقیدت نہ ہوگی یہی گمان کریں گے  
کہ یہ ملا ہیں کتاب کے کیڑے ان کو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس  
فقا کے یا مطلق ترک لباس کے۔

حکایت۔ ایک شخص نے خواجہ نقشبندؒ سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی میں  
توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل نہ ہونا کیونکر متصور ہو اور اس پر کیا دلیل ہے خواجہ علیہ  
الرحمۃ نے اس آیت سے استدلال کیا۔ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ  
ذِكْرِ اللَّهِ۔

اور یاد کرد سے مراد ذکر اللہ ہے یا نفی

یاد کرد و اَمَّا یاد کرد فَمَعْنَاهُ



ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى أَمَّا بِلَا تَنْفِيٍّ وَالْإِثْبَاتِ  
أَوْ بِالْإِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ  
تَفْصِيلًا -

اثبات یا با اثبات مجرّد چنانچہ اس کی  
تفصیل مذکور ہو چکی۔

ف۔ یاد کر دے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اُس ذکر کو تکرار کرتا رہے جس کو مرشد سے سیکھا ہے  
یہاں تک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا  
کہ مقصود ذکر سے یہ ہے کہ دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور  
معظم کے اس واسطے کہ ذکر یعنی یاد دفع غفلت کا نام ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ۔

اور باز گشت یعنی رجوع کرنا اور  
پھرنا اُس سے عبارت ہے کہ قدرے ذکر  
کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف  
رجوع کرے سو یوں دعا کرے اللہ  
عز وجل سے بحضور دل کہ اے میرے  
رب تو ہی میرا مقصود ہے میں نے دنیا اور  
آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت  
کو مجھ پر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجھ کو  
نصیب فرما والد مرشد قدس سرہ سے  
میں نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہے  
ذکر میں تو لائق نہیں کہ سالک اس سے  
غافل ہو اس واسطے کہ جو ہم نے پایا اسی  
کی برکت سے پایا۔

بازگشت | وَأَمَّا بِلَا تَنْفِيٍّ وَالْإِثْبَاتِ  
فَمَعْنَاهُ أَنْ يَرْجِعَ بَعْدَ كُلِّ  
طَائِفَةٍ مِنَ الذِّكْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
أَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمُنَاجَاةِ  
فَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ بِمَجَامِعِ  
هِمَّتِهِ يَا رَبِّ أَنْتَ مَقْصُودِي  
تَرَكْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ لَكَ  
أَتِمِّمُ عَلَى تَعَمُّتِكَ وَأَرْزُقُنِي  
وَصَوْلِكَ التَّامَّ سَمِعْتُ سَيِّدِي  
الْوَالِدَ قَدِّسَ سِرُّهُ يَقُولُ هَذَا  
شَرْطٌ عَظِيمٌ فِي الذِّكْرِ فَلَا يَنْبَغِي  
أَنْ يَغْفَلَ السَّالِكُ عَنْهُ فَإِنَّا لَمْ  
يُحَدِّثْ مَا وَحَدُّنَا إِلَّا بِبَرَكَاتِهِ هَذَا -

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ ذا کر جب کلمہ طیبہ کو دل سے کہے تو اُس کے بعد اُسی  
طرح کہے الہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میرا مطلوب ہے یعنی اس ذکر سے تو  
ہی مقصود ہے اس واسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک اور بد کا نافی ہے تو دم بدم اخلاص تازہ



کر کے ذکر کو خالص کرنا چاہیے تاکہ یاہن ماسوائے حق سے صاف ہو جاوے اور اگر ذکر ایسا اخلاص نہ پاوے تو دعائے مذکور کو بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اُس کو انشاء اللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہو جائے گا اور باز گشت اخلاص حاصل کرنا اس واسطے ذکر میں شرط عظیم محکمہ کہ ذکر کے دل میں وسوسہ آتا ہے سرور خاطر سے تو اس پر مغرور ہو جاتا ہے اور اُسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہے حالانکہ اُس کے حق میں یہ زہر سے زیادہ مضر ہے۔

**نگاہداشت** | وَ أَمَّا نَظَرُهَا

فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ طَرْدِ الْخَطَرَاتِ  
أَحَادِيثِ النَّفْسِ فَيَتَّبِعِي أَت  
يَكُونُ السَّالِكُ مُتَبَيِّنًا فَلَا يَدْعُ  
خَطَرَةً يَخْطُرُ فِي قَلْبِهِ قَالَ خُواجه  
نَقِيبُ دِيكُنْغِي أَنْ يَصُدَّ هَا السَّالِكُ  
فِي أَوَّلِ مَا يَظْهَرُ لَهَا إِذَا ظَهَرَتْ  
مَالَتْ إِلَيْهَا النَّفْسُ وَأَشْرَتْهَا  
فَيَعْسُرُ زَوَالُهَا فَهَذَا طَرِيقُ تَحْصِيلِ  
مَلَكَتِ خُلُوقِ لَوْجِ الدِّهْنِ  
عَنْ خُطُورِ الْخَطَرَاتِ وَأَحَادِيثِ  
النَّفْسِ۔

اور نگاہداشت تو عبارت ہے خطرات  
اور احادیث نفس کے ہانکنے اور دور کرنے  
سے تو سالک کو لائق ہے کہ بیدار اور ہوشیار  
رہے سو کسی خیال اور خطرے کو اپنے دل میں  
نہ چھوڑے کہ خطور کر کے خواجہ نقشبند رحمۃ  
اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہے کہ  
خطرے کو اُس کے ابتدائے ظہور میں روک  
دے اس واسطے کہ جب ظاہر ہو چکے گا تو نفس  
اُس کی طرف مائل ہو جاوے گا اور وہ نفس  
میں اثر کرے گا پھر اُس کا دور کرنا مشکل  
ہوگا تو یہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہے حاصل  
کرنے ملکہ خُلُوقِ تَحْتِ ذہن کا خطرات اور  
وسوسوں کے خطور کرنے سے۔

**ف۔** مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت دو ساعت بھی دل میں رکھنا چاہیے  
بزرگوں کے نزدیک یہ امر مهم ہے اور اولیائے کاملین کو یہ دولت تا زمان دراز حاصل  
رہتی ہے۔

**یادداشت** | وَ أَمَّا يَادُهَا

اور یادداشت تو عبارت ہے توجہ صرف



عَنِ التَّوَجُّبِ الْقَوِّفِ الْمَجَرَّدِ  
عَنِ الْأَلْفَاظِ وَالْتَحِيلَاتِ إِلَى  
حَقِيقَتِهِ وَاجِبِ الوجودِ وَالْحَقِّ  
أَنَّهُ لَا يَسْتَقِيمُ إِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ  
النَّامِ وَالْبَقَاءِ السَّابِقِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

سے جو خالی ہے الفاظ اور تخیلات سے واجب  
الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ  
ہے کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل  
نہیں ہوتا مگر فناء تام اور بقائے کامل  
کے بعد واللہ اعلم۔

خلاصہ یہ کہ یادداشت ذات مقدس کے دھیان کا نام ہے جو بلا ذریعے الفاظ اور  
تخیلات کے ہو یہ دولت مستہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہے۔ جَعَلَنَا اللَّهُ مِنْهُمْ  
بِرَحْمَتِهِ الْوَسِيعَةِ آمِينَ۔

وقوف زمانی | وَأَمَّا وَقُوفُ  
زَمَانِي فَقَدْ ذَكَرْنَا تَفْسِيرَهُ۔

اور وقوف زمانی کی تفسیر کو تو ہم نے ہوش دردم  
کی تفسیر میں بیان کیا (یعنی بعد ہر ساعت کے تامل کرنا  
کہ غفلت آئی یا نہیں در صورت غفلت متغفار کرنا  
اور آئندہ کو اس کے ترک پر ہمت باندھنا۔)

اور وقوف عددی تو عدد طاق کی  
حافظت کرنے کا نام ہے اور اس کا  
بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ جفت  
اور وقوف قلبی عبارت ہے اس

قلب کی طرف جو بائیں طرف چھاتی کے نیچے  
موضوع ہے اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہے  
جیسے ضربات کی رعایت میں حکمت ہے  
مشائخ قادریہ کے نزدیک (یعنی تا اپنے غیر کے  
سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی  
کا دل میں دخل نہ ہو تا بتدریج خدا ہی  
میں توجہ منحصر ہو جاوے)

وقوف عددی | وَأَمَّا وَقُوفُ  
عَدَدِي فَهُوَ الْمُحَافَظَةُ عَلَى  
عَدَدِ الْوُثَرِ وَقَدْ مَرَّ بَيَانُهُ۔  
وقوف قلبی | وَأَمَّا وَقُوفُ  
قَلْبِي فَمَعْنَاهُ التَّوَجُّبُ إِلَى الْقَلْبِ  
الَّذِي هُوَ مُودَعٌ إِلَى الْجَانِبِ  
الْأَيْسَرِ تَحْتَ الشَّدْيِ وَالْحِكْمَةُ  
فِي هَذَا التَّوَجُّبِ كَالْحِكْمَةِ فِي  
مُرَاعَاتِ الصَّرَبَاتِ عِنْدَ  
الْجِيلَانِيَّةِ۔



ف۔ مولانا نے فرمایا توجہ دلی اس طرح پر ہو کہ اُس پر واقف رہے اثنائے ذکر میں اور دل کو ذکر حق سے مشغول کر لے اور اُس کو ذکر اور اس کے مفہوم سے مہمل و بیکار نہ چھوڑے خواجہ نقشبندیہ نے حسی نفس اور رعایتِ عدد کو ذکر میں لازم نہیں فرمایا اور وقوف قلبی تو اُن کے نزدیک اثنائے ذکر میں لازم ہے چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہیں بلکہ مقصود ذکر سے دفع غفلت ہے اور یہ حاصل نہیں ہوتا بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہے۔

عَلَى بَيْضِ قَلْبِكَ كُنْ كَأَنَّكَ طَائِرٌ

فَمِنْ ذَلِكَ الْأَحْوَالِ فِيْلِكَ تَوَكَّدُ

یعنی اپنے دل کے اندر سے پر پرندے کی طرح ہو جا اس واسطے کہ اس لزوم سے

تجھ میں حالات عجیبہ پیدا ہوں گے۔  
تَصَوُّفَاتُ لِقَشْبَنْدِيَّةٍ اَوَّلِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ  
تَصَوُّفَاتُ عَجِيْبَةٍ مِّنْ جَمْعِ الْهَمَمَةِ  
عَلَى مُرَادٍ فَيَكُوْنُ عَلَى وَفْقِ الْهَمَمَةِ  
وَالْتَاثِيْرِ فِي الطَّالِبِ وَدَفْعِ الْمُرُوضِ  
عَنِ الْمَرِيضِ وَاِقَاضَةِ التَّوْبَةِ  
عَلَى الْعَاصِي وَالتَّصَوُّفِ فِي قُلُوْبِ  
النَّاسِ حَتَّى يُحِبُّوْا وَيُعْظِمُوْا  
فِي مَدَارِكِهِمْ حَتَّى تَتَمَثَّلَ فِيْهَا  
وَاقِعَاتُ عَظِيْمَةٍ وَالْاِطْلَاعُ عَلَى  
نَسَبَةِ اَهْلِ الدِّهْنِ مِنَ الْاَحْيَاءِ  
وَ اَهْلِ الْقُبُوْرِ وَالْاَشْرَافِ عَلَى  
خَوَاطِرِ النَّاسِ وَمَا يَخْتَلِجُ فِي  
الصُّدُوْرِ وَكَشْفِ الْوَقَائِعِ

اور نقشبندیوں کے عجائب تصرفات  
ہیں ہمت باندھنا کسی مراد پر پس ہوتی ہے  
وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب میں  
تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا  
اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگوں کے  
دلوں میں تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور عظم  
ہو جاویں یا اُن کے خیالات میں تصرف کرنا  
تا اُن میں واقعات عظیمہ متمثل ہوں اور آگاہ  
ہو جا نا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہوں  
یا اہل قبور اور لوگوں کے خطرات قلبی پر  
اور جو اُن کے سینوں میں خلجان کر رہا ہے  
اُس پر مطلع ہونا اور وقائع آئندہ کا مکشوف  
ہونا اور بلائے نازل کو دفع کر دینا اور



الْمُسْتَقْبَلَتِ رَدَّ فَعِ الْبَلِيَّةِ  
السَّائِرَ لَسْتَ وَغَيْرِهَا وَتَحْنُ نَذِيرُكَ  
عَلَى نَمُوذَجٍ مِنْهَا۔

طریقہ تاثیر طالب | اَمَّا هَذِهِ التَّصَوُّفَاتُ  
یعنی توجہ دادن | عِنْدَ كِبَرِائِهِمْ  
اصحابِ الفناء فی اللہ و البقاء بہ  
فلہا شان عظیم و اماعتد سائرہم  
فالتأثیر فی الطالب ان یتوجہ  
اشیئہ الی نفسہ الناطقۃ ویصادیحا  
بالہمة التامة القویۃ ثم  
یستغرق فی نسبتہ بالجمعیۃ  
وہذا بعد ان تکون نفس الشیئ  
حاملة للنسبة من سبب القوم  
وكانت ملكة راسخة فیہا  
فتنقل نسبتہ الی الطالب  
علی حسب استعدادہ و منہم  
من یشوب بہذا التوجہ  
الذکر و الضرب علی قلب الطالب  
واذا غاب الطالب فانہم  
یتخیلون صورتہ ویتوجہون  
الیہا۔

سوائے اُن کے اور بھی تصرفات ہیں اور  
ہم تجھ کو اے کتاب کے دیکھنے والے اُن میں  
سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہیں بطریق  
نمونے کے۔

اور اس قسم کے تصرفات کا ملین  
نقشبندیوں کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور  
بقا باللہ کے لوگ ہیں۔ تو اُن کی اور ہی  
شان عظیم ہے اور اکابر کے سوا باقی متوسلین  
کے نزدیک طالب میں تاثیر کرنے کا یہ طریقہ  
ہے کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف  
متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت سے کمرے  
پھر ڈوب جائے اپنی نسبت میں جمعیۃ خاطر  
سے اور یہ تصرف اُس کے بعد ہوگا کہ نفس  
مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان پیرگوں کی  
نسبتوں میں سے اور اس نسبت کا اس کو  
ملکہ راسخہ ہو کہ ہر دم اُس کے قابو میں ہو  
پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل  
ہوگی۔ اُس کی لیاقت اور استعداد کے موافق  
اور بعضے نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر  
کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی  
ملا دیتے ہیں اور جب کہ طالب غائب ہو تو اُس  
کی صورت کو خیال کرتے ہیں اور اُس کی طرف متوجہ  
ہوتے ہیں یعنی غائب کو توجہ دیتے ہیں اسکی صلوٰۃ کو  
خیال کر کے۔



**حقیقت ہمت** وَأَمَّا الْهِمَّةُ  
فَعِبَارَةٌ عَنْ اجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَ  
تَأَكُّدِ الْعَزِيمَةِ بِصُورَةِ التَّمَيُّنِ  
وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ  
خَاطِرٌ سِوَى هَذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ  
الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَ أَخْبَرَنِي مَنْ  
أَثِقَ بِهِ أَنَّ مِنَ الشُّيُوخِ مَنْ  
يَسْتَعِزُّ بِالنَّفْيِ وَالْإِثْبَاتِ وَيَعْنِي  
بِهِ لَا رَأْيَ بِهَذَا الْفَقْدِ أَوْ لَا  
رَأْيَ قِيٍّ أَوْ مَا يَنْبَغِي سِوَى هَذَا إِلَّا اللَّهُ  
فَإِنَّهُ الْفَاعِلُ بِهَذَا الْفِعْلِ -

اور ہمت تو عبارت ہے اجتماع خاطر  
اور قصد کے مضبوط ہو جانے سے بصورت  
آرزو اور طلب کے اس طرح پر کہ دل میں  
کوئی خطرہ نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے  
پیا سے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اور مجھ کو خیر  
دی اُس نے جس پر مجھ کو اعتماد ہے کہ بعض  
شیوخ نفی اور اثبات میں مشغول ہوتے  
ہیں اور لَا إِلَّا اللَّهُ سے یہ ارادہ  
کرتے ہیں کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا  
نہیں اور کوئی روزی دینے والا نہیں یا اُسکے  
مناسب جو مدعا ہو سوائے التَّوَكُّلِ -

**ف** - مولانا نے فرمایا مخبر موثوق سے مراد اخون محمد ولیل ہیں اور بعضے مشائخ  
سے مجددی مشائخ مراد ہیں۔

**سلب مرض** وَأَمَّا رَفْعُ الْمَرَضِ  
فَعِبَارَةٌ عَنْ أَنَّ يَتَخَيَّلُ نَفْسُهُ  
الْمَرِيضَ وَأَنَّ بِهِ هَذَا الْمَرَضَ  
وَيَجْمَعُ الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي  
قَلْبِهِ خَطَرَةٌ دُونِ هَذَا فَإِنَّ  
الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ إِلَيْهِ وَهَذَا مِنْ  
عَجَائِبِ صُنْعِ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ -

اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت  
ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار  
خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ میں  
ہے اور اُس پر ہمت کو جمع کرے اس طرح  
پر کہ اُس کے دل میں کوئی خطرہ نہ آوے سوائے  
اس تصور کے تو مریض کی بیماری اُس شخص  
کی طرف منتقل ہو جاوے گی اور یہ امر عجائبات  
قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اُس  
کے خلق میں۔

**ف** - مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ جب کوئی



شخص بیمار ہو جاوے یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے یہی کہے۔ یَا مَنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ اور اس مناجات اور تضرع کے درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلا کے معصیت زائل ہو جاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو مصنف قدس سرہ نے ارشاد کیا۔

### طریقہ توبہ بخشی | وَأَمَّا إِفَاضَةُ

التَّوْبَةِ فَصُورَتُهُ أَنَّ يَتَخَيَّلَ نَفْسَهُ ذَلِكَ الْعَاصِيَ يَعُدُّ أَنَّ أَثَرُ فِيهِ نَوْعَ تَأْثِيرٍ كَانَ نَفْسَهُ أَفَاضَتْ إِلَى نَفْسِهِ وَوَقَعَ بَيْنَ النَّفْسَيْنِ اتِّصَالٌ مَّا ثُمَّ يَسْتَأْنِفُ فَيَقْدِمُ وَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَاصِيَ يَتُوبُ عَنْ قَرِيبٍ۔

### طریقہ تصرف قلوب | وَالتَّصَرُّفُ

فِي قُلُوبِ النَّاسِ حَتَّى يُحِبُّوا أَوْفَى مَدَارِكِهِمْ حَتَّى يَتَمَثَّلَ فِيهَا الْوَاقِعَاتُ صُورَتُهُ أَنْ يُصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهِمَّةِ وَيَجْعَلَهَا مُتَّصِلَةً بِنَفْسِهِ ثُمَّ يَتَخَيَّلُ صُورَةَ الْمَحَبَّةِ أَوْ الْوَاقِعَةِ وَيَتَوَحَّجُ إِلَيْهَا بِمَجَامِعِ قُلُوبِهِ فَإِنَّ الْمُتَوَحِّجَ إِلَيْهِ

اور افاضہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اس کے کہ کچھ اُس میں تاثیر کرے اس طرح پر کہ گویا اُس کی ذات اس کی ذات سے مل گئی اور دونوں ذاتوں میں اتصال ہو گیا پھر از سر نو شروع کرے سو اُس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حق تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کرے گا۔

اور تصرف کرنا لوگوں کے دل میں تا اُن میں محبت آ جاوے یا اُن کے محل ادراک میں تصرف کرنا تا اُن میں واقعات متمثل ہو جاویں اس کا طریقہ یہ ہے کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے بھر جاوے اور اُس کو اپنے نفس سے متصل کر لے پھر محبت یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور اُن کی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اُس میں اثر ہو گا جس کی طرف ہو اور اُس



يَتَأْتِرُ وَيُظْهِرُ فِيهِ الْحَبُّ  
وَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ۔

طریقہ اطلاع | وَأَمَّا الْإِطْلَاقُ  
نسبت اہل اللہ | عَلَى نِسْبَةِ أَهْلِ  
اللَّهِ فَطَرِيقُهُ

أَنْ يَجْلِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ إِنْ  
كَانَ حَيًّا أَوْ عِنْدَ قَبْرِهِ إِنْ  
كَانَ مَيِّتًا وَيُفَرِّغُ نَفْسَهُ  
عَنْ كُلِّ نِسْبَةٍ وَيُفِضِي بِرُوحِهِ  
إِلَى رُوحِ هَذَا الشَّخْصِ مَا نَا  
حَتَّى يَتَّصِلَ بِهَا وَيَخْتَلِطَ ثُمَّ  
يَرْجِعُ إِلَى نَفْسِهِ فَكُلُّ مَا وَجَدَ  
مِنْ الْكَيْفِيَّةِ فَهُوَ نِسْبَةُ هَذَا  
الشَّخْصِ لَا مُحَالَةً۔

طریقہ اشراق خواطر | وَأَمَّا الْإِشْرَافُ  
عَلَى الْخَوَاطِرِ فَطَرِيقُهُ أَنْ يُفَرِّغَ  
نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ حَدِيثٍ وَخَاطِرٍ وَ  
يُفِضِي بِنَفْسِهِ إِلَى نَفْسِ هَذَا  
الشَّخْصِ فَإِنْ اخْتَلَجَ فِي نَفْسِهِ  
حَدِيثٌ مِنْ قَبِيلِ الْإِدْعَاكِ  
فَهُوَ خَاطِرُهُ۔

طریقہ کشف قانع آئندہ | وَأَمَّا الْكُشْفُ  
الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبَلَةِ فَطَرِيقُهُ

میں محبت ظاہر ہو جاوے گی اور واقعہ  
اُس کے ذہن میں صورت پکڑ جاوے گا۔  
اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونے  
کا یہ طریقہ ہے کہ اُس کے سامنے بیٹھے اگر  
وہ زندہ ہو یا اُس کی قبر کے پاس بیٹھے اگر  
وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے  
خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اُس کی روح  
تک پہنچا دے چند ساعت یہاں تک  
کہ اُس کی روح سے متصل ہو اور مل جائے  
پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے  
پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس میں  
پاوے تو البتہ وہی اُس شخص کی نسبت  
ہے۔

اور اشراق خواطر یعنی دل کی باتوں  
کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی  
ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی  
کرے اور اپنے نفس کو اُس شخص کے نفس  
تک پہنچا دے پھر اگر اُس کے دل میں کچھ  
کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پر تو پڑنے  
کے تو وہی بات اُس کے دل کی ہے۔

اور وقائع آئندہ کے کشف کا طریقہ  
یہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے



أَنْ يُفَرِّغَ نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ  
إِلَّا أَنْتَظَرَ مَعْرِفَةَ هَذِهِ الْوَاقِعَةِ  
فَإِذَا انْقَطَعَ عَنْهُ كُلُّ حَدِيثٍ  
وَكَانَ إِلَّا نَتَظَارُ كَطَلَبِ الْمَاءِ  
لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ يَرْبُؤُا بِنَفْسِهِ  
زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ إِلَى الْمَلَأِ  
الْأَعْلَى أَوِ السَّافِلِ بِقَدْرِ اسْتِعْدَادِهِ  
وَيَتَجَرَّدُ إِلَيْهِمْ فَإِنَّهُ عَنْ قَرِيبٍ  
يُنْكَشِفُ عَلَيْكَ الْأَمْرَ بِهَتْفٍ  
هَائِفٍ أَوْ رُوبِيَّةٍ وَاقِعَتِي فِي الْبِقْطَةِ  
أَوْ رُوبِيَّةٍ فِي الْمَنَامِ -

سوائے اُس واقعے کے دریافت کے انتظار  
کے پھر جب اُس کے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے  
اور انتظار اُس مرتبہ پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی  
طلب ہوتی ہے اپنی روح کو ساعت بساعت  
ملار اعلیٰ یا اسفل کی طرف بلند کرنا شروع  
کرے بقدر اپنی استعداد کے اور اُن ہی  
کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اُس پر  
حال کھل جاوے گا خواہ ہاتف کی آواز سے  
یا جاگتے میں اس واقعے کو دیکھ کر یا خواب  
میں -

ف - ملار اعلیٰ ملائکہ کرو بین کو کہتے ہیں جو مقربین بارگاہ صمدیت ہیں اور محل  
اسرار قضا و قدر ہیں اور ملار سافل وہ فرشتے ہیں جو مراتب میں اُن سے نیچے ہیں -

طَرِيقَةُ دَفْعِ بَلَاءٍ وَأَمَّا دَفْعُ الْبَلِيَّةِ  
السَّائِرَةِ فَطَرِيقُهُ أَنْ يَتَخَيَّلَ  
تِلْكَ الْبَلِيَّةَ بِصُورَتِهَا الْمَثَالِبَةِ  
وَيَتَخَيَّلَ مُصَادِمَتَهَا وَدَفْعَهَا  
بِقُوَّةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ هِمَّتَهُ عَلَى ذَلِكَ  
وَيَرْبُؤُا بِنَفْسِهِ زَمَانًا بَعْدَ  
زَمَانٍ إِلَى حَيْزِ الْمَلَأِ الْأَعْلَى أَوِ  
السَّافِلِ وَيَتَجَرَّدُ إِلَيْهِمْ فَإِنَّهَا  
عَنْ قَرِيبٍ تُنْشَدُ رَفْعُ اللَّهِ  
أَعْلَمُ

اور بلائے نازلہ کے دفع کرنے کا  
یہ طریقہ ہے کہ اس بلا کو اُس کی صورت مثالی  
کے ساتھ خیال کرے اور اُس کی مصادمت  
اور دفع کرنے کو بقوت تمام خیال کرے  
پھر اپنی ہمت کو اُس پر مجتمع کرے اور اپنی  
روح کو ساعت بساعت ملار اعلیٰ یا ملار  
سافل کے مکان کی طرف بلند کرے اور اُن  
ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ  
دفع ہو جاوے گی واللہ اعلم -



وَشَرُطُ هَذِهِ النَّصَرَاتِ  
وَمَا يَجْبَرِي مَجْبَرًا هَا اتِّصَالَ  
نَفْسِ الْمُؤَثِّرِ بِنَفْسِ الْمُؤَثَّرِ  
فِيهِ وَالْإِلْمَامُ بِهَا وَالْإِفْصَاءُ  
إِلَيْهَا وَالْأَصْحَابُ التَّجَرُّيدِ مِنْ  
غَوَاثِي الْبَدَنِ يَعْرِفُونَ هَذَا  
الْإِتِّصَالَ وَيَقْدِرُونَ عَلَى  
تَحْصِيلِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَهَذَا  
الَّذِي ذَكَرْنَا مِنْ الْأَشْغَالِ  
هُوَ الَّذِي كَانَ يَخْتَارُ سَيِّدِي  
الْوَالِدُ قَدِّسَ سِرُّهُ۔

اشغال طریقہ مجدیہ | وَ لِلَّيْنِ  
أَحْمَدَ السَّرْهَنْدِيِّ أَشْغَالَ  
أُخْرَى فَلْنَذْكُرْهَا بِإِلَاجٍ مَالِ  
إِلْعَلُّمُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ فِي  
الْإِنْسَانِ سِتَّ نَاطِقَاتٍ هِيَ  
حَقَائِقُ مُفْرَدَةٌ بِحَيَاِلِهَا كَمَا هُوَ  
ظَاهِرُ كَلَامِ الشَّيْخِ وَاتِّبَاعِهِ أَوْجَهَا  
وَأَعْتِبَارَاتٍ لِلنَّفْسِ النَّاطِقَةِ  
فِي تَسْمِيٍّ بِاعْتِبَارِ قَلْبًا وَبِاعْتِبَارِ  
أَخَرُ رُوحًا إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَهُوَ  
الَّذِي اخْتَارَ لَا سَيِّدِي الْوَالِدُ

لہ منفردہ

اور ایسے تصرفات کی شرط اور جو ان کے  
قائم مقام ہیں متصل کرنا ہے اثر دینے والے  
کے نفس کو اس کے نفس سے جس میں تاثیر  
کرنا منظور ہے اور ملا دینا اس کے ساتھ  
اور اس تک پہنچا دینا اور جو لوگ کہ  
بدن کے حجابوں سے پاک ہو گئے ہیں  
وہ اس اتصال کو پہچانتے ہیں اور اس  
کے واصل کرنے پر قادر ہیں واللہ اعلم  
اور یہ جو اشغال ہم نے مذکور کئے وہ  
ہیں جن کو ہمارے والد مرشد پسند کرتے  
تھے۔

اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے  
طریقے میں اور اشغال ہیں تو چاہیے کہ ہم  
اُن کو مجمل ذکر کریں معلوم کر کہ حق  
تعالیٰ نے انسان میں چھ لطیفے پیدا کئے  
ہیں جن کے حقائق جدا جدا ہیں بذات خود  
چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہے شیخ موصوف کے  
اور اُن کے تابعین کے کلام سے بالاطلاق  
ستہ جہات اور اعتبارات ہیں نفس  
ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار  
سے مسمیٰ بقلب ہے اور دوسرے اعتبار  
سے اُس کا روح نام ہے و علیٰ ہذا القیاس



وَصَوَّرَنِي صَوْرًا هَافِرًا  
 دَائِرَةً وَقَالَ هِيَ الْقَلْبُ  
 ثُمَّ دَائِرَةً أُخْرَى  
 فِي هَذِهِ الدَّائِرَةِ فَقَالَ  
 هِيَ الرُّوحُ إِلَى أَنْ سَمِعَ  
 الدَّائِرَةَ السَّادِسَةَ  
 وَقَالَ هِيَ أَنَا وَسَمِعَتْهُ  
 يَقُولُ بَعْضُهَا فِي الْبَعْضِ  
 وَلَيْسَتْ دَلَّ عَلَى ذَلِكَ  
 بِالْحَدِيثِ الدَّائِرِ  
 عَلَى السَّنَةِ الصُّوفِيَّةِ  
 إِنَّ فِي جَسَدِ ابْنِ  
 آدَمَ قَلْبًا وَفِي الْقَلْبِ  
 رُوحًا إِلَى آخِرٍ  
 وَلَمْ أَحْفَظْ لَفْظًا

باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد  
 مرشد کا مختار ہے اور مجھ کو ان لطائف  
 کی صورت بتادی تو اول ایک دائرہ یعنی  
 کندل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہے پھر اس  
 دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا  
 کہ یہ روح ہے یہاں تک کہ چھٹا دائرہ  
 لکھا اور کہا کہ یہ میں ہوں یعنی حقیقتِ انسانی  
 جس کو آدمی عربی میں انا سے تعبیر کرتا ہے اور  
 فارسی میں من اور ہندی میں میں بولتا ہے  
 اور میں نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ  
 بعض لطائف بعض کے اندر ہیں اور اس  
 مدعا پر اس حدیث سے استدلال کرتے  
 تھے جو صوفیوں کی زبان پر دائر اور  
 مشہور ہے کہ مقرر ابن آدم کے جسم میں دل  
 ہے اور دل میں روح ہے تا آخر لطائف  
 ستہ اور مجھ کو اس حدیث کے الفاظ  
 محفوظ نہیں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ اصل

ثابت نہیں۔

اور خلاصہ یہ کہ شیخ احمد سرمدی  
 کی غرض یہ ہے کہ ان لطائف میں سے ہر  
 لطیفے کو تعلق اور ارتباط ہے بدن کے بعض  
 اعضا سے تو قلب کا تعلق بائیں چھاتی

وَيَا جُمَّلَتِي فَعَرَضُ الشَّيْخِ  
 أَحْمَدَ السَّرْهَنْدِيِّ أَنَّ كُلَّ  
 لَطِيفَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّطَائِفِ  
 لَهَا رِتَابٌ مِّنْ بَعْضِ مِيزَانِ الْجَسَدِ



فَالْقَلْبُ تَحْتَ الشَّدَى الْاَيْسَرِ  
 يَا صَبْعَيْنِ وَالرُّوحُ تَحْتَ  
 الشَّدَى الْاَيْمَنِ بِحِذَاءِ  
 الْقَلْبِ وَالسِّرُّ فَوْقَ الشَّدَى  
 الْاَيْمَنِ مَا يَكُنْ اِلَى وَسْطِ  
 الصَّدْرِ وَالْخَفِيُّ فَوْقَ الشَّدَى  
 الْاَيْسَرِ مَا يَكُنْ اِلَى الْوَسْطِ وَالْاَخْفَى  
 فَوْقَ الْخَفِيِّ وَالسِّرُّ فِي الْوَسْطِ  
 وَالنَّفْسُ فِي الْبَطْنِ الْاَوَّلِ مِنْ  
 الدِّمَاغِ وَفِي كُلِّ مَرْنِ هَذِهِ  
 الْاَعْضَاءِ حَرَكَةٌ تَبْضِئَةٌ فَاشْهَدُ  
 يَا مُرَبِّمُحَافَظَةً تِلْكَ الْحَرَكَةَ  
 وَتَحْيِلُهَا ذِكْرَ اسْمِ الذَّاتِ  
 قَمَ يَا مُرَبِّ اسْمِي وَالاِثْبَاتِ  
 مَا دَامَ لِلْفِظَةِ لَا عَلَى اللَّطَائِفِ  
 كُلِّهَا وَضَارِبًا لِلْفِظَةِ اِلَّا اللَّهُ  
 عَلَى الْقَلْبِ وَاللَّهُ اعْلَمُ۔

کے نیچے دوا انگل پر ہے اور روح کا  
 ارتباط دائیں چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل  
 ہے اور سر کا تعلق دائیں چھاتی کے  
 اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوئے  
 اور خفی بائیں چھاتی کے اوپر وسط کی  
 طرف مائل ہے اور اخفی کا مقام خفی کے  
 اوپر ہے اور سر وسط میں ہے اور نفس  
 کا مقام دماغ کے بطن اوں میں ہے اور  
 ہر ایک عضو میں اعضائے مذکورہ سے  
 نبض کے مانند حرکت ہے تو شیخ ممدوح  
 اس حرکت کی محافظت کا اور اس  
 حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا امر  
 فرماتے ہیں پھر نفی اور اثبات کا امر  
 کرتے ہیں لا کی لفظ پھیلانے سے  
 جمیع لطائف مذکورہ پر اور اِلَّا اللہ  
 کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر اللہ اعلم

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدد کے تابعین کے کلام سے مفہوم  
 ہوتا ہے کہ ہر لطیف کا نور حیرا اور رنگ علیحدہ ہے تو قلب کا نور زرد ہے  
 اور روح کا نور سُرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خفی کا نور سیاہ ہے  
 اور اخفی کا نور سبز ہے اور سر کا مقام قلب اور اخفی کے مابین ہے اور اخفی سب  
 لطائف میں الطف اور احسن ہے اور روح الطف ہے قلب سے مشائخ مجددیہ  
 میں مشغول ہے کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیف میں لطائف



مذکورہ سے الفا کرتے ہیں اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہے اور اُس کے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر طبقے میں درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہیں اور ہر طبقے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کو تعلیم کرتے ہیں کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمہ لا کو دماغ تک پہنچا دے اور کلمہ اللہ کو داغے منہ منڈھے پر پستان راست پر پہنچا دے اور کلمہ لا اللہ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے۔



## ساتویں فصل

## حقیقت نسبت اور اسکی تحصیل کا بیان

مرجع شارح کے طریقوں کا  
نفانی کی تحصیل ہے جس کو صوفی نسبت  
کہتے ہیں اس واسطے کہ نسبت اللہ عزوجل  
کی انتساب اور ارتباط سے عبارت ہے  
اور اُن کے نزدیک یہ مسمی بسکینہ اور نور ہے۔

اور نسبت کی حقیقت اور اسیت  
وہ کیفیت ہے جو نفس ناطقہ میں حلول  
کر گئی ہے از قسم تشبیہ بقدر شتگان اطلاع  
پانا طرف عالم جبروت کے۔

اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ  
بندے نے جب طاعات اور طہارات  
اور اذکار پر مداومت کی تو اُس کو ایک  
صفت حاصل ہو جاتی ہے جس کا قیام نفس  
ناطقہ میں ہے اور اس توجہ کاملہ کو اسحہ  
پیدا ہو جاتا ہے صفت قائمہ سے تشبیہ  
ملکوت مراد ہے اور ملکہ توجہ سے تطلع  
جبروت مقصود ہے تو نسبت کی یہ دونوں

مَرْجِعُ الطَّرِيقِ كُلِّهَا إِلَى تَحْصِيلِ  
هَيْئَةِ نَفْسَانِيَّةٍ تَسْمَى عِنْدَهُمْ  
بِالنِّسْبَةِ لِأَنَّهَا انْتِسَابٌ وَارْتِبَاطٌ  
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالسَّكِينَةِ  
وَبِالنُّورِ۔

وَحَقِيقَتُهَا كَيْفِيَّةٌ حَالَتْ  
فِي النَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنْ بَابِ  
التَّشْبِيهِ بِالْمَلَكَةِ أَوِ التَّطَلُّعِ  
إِلَى الْجَبَرُوتِ۔

وَتَفْصِيلُهُ أَنَّ الْعَبْدَ  
إِذَا دَاوَمَ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالطَّهَارَاتِ  
وَالْأَذْكَارِ حَصَلَ لَهُ صِفَةٌ  
قَائِمَةٌ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَةِ وَ  
مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ لِهَذَا التَّوَجُّبِ  
فَهَذَانِ جَنْسَانِ لِلنِّسْبَةِ تَحْتَ  
كُلِّ مِّنْهَا تَوَاعٌ كَثِيرَةٌ



جنسین ہیں ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ  
داخل ہیں۔

سو منجملہ انواع مذکورہ کے محبت اور  
عشق کی نسبت ہے تو اس میں محبت کی  
صفت محکم ہو جاتی ہے قلب کے اندر۔  
اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی  
اور بیزاری لذات کی نسبت ہے اور والد  
مرشد اس کو نسبت اہلبیت کہتے تھے۔

فَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمَحَبَّةِ وَ  
الْعِشْقِ فَتَكُونُ الْمَحَبَّةُ صِفَةً  
رَّاسِخَةً فِي الْقَلْبِ -

وَمِنْهَا نِسْبَةُ كَسْرِ النَّفْسِ  
وَالْتَبَرُّ عَنِ حُظُوظِهَا وَكَانَ  
سَيِّدِي الْوَالِدُ يُسَمِّيْهَا نِسْبَةَ  
أَهْلِ الْبَيْتِ -

وَمِنْهَا نِسْبَةُ الشَّاهِدَةِ  
وَهِيَ مَلَكَ التَّوَجُّبِ إِلَى الْمُجَرَّدِ  
الْبَسِيطِ وَبِالْجُمْلَةِ فَلِلْحُضُورِ  
مَعَ اللَّهِ الْوَاتِّ بِحَسْبِ اقْتِرَانِ  
مَعْنَى مِنَ الْمَحَبَّةِ أَوْ كَسْرِ  
النَّفْسِ أَوْ غَيْرِ هُمَا بِالْيَادِ دَاشَتْ  
وَالنَّفْسُ تَقُومُ بِهِمَا مَلَكَ رَاسِخَةً  
مِّنْ هَذَا اللَّوْنِ وَتُسَمَّى تِلْكَ  
الْمَلَكَ نِسْبَةً وَالنِّسَبُ  
كَثِيرَةٌ جِدًّا أَوْ صَاحِبِ السِّرِّ  
يُدْرِي كُلَّ نِسْبَةٍ عَلَيْهِ حُدُودُهَا  
وَالْغَرَضُ مِنَ الْأَشْغَالِ تَحْصِيلُ  
نِسْبَةٍ وَالْمُوَاصَبَةُ عَلَيْهَا وَ  
الْأَسْتِعْرَاقُ فِيهَا حَتَّى يُلْقَسِبَ

اور منجملہ ان کے شاہدے کی  
نسبت ہے وہ عبارت ہے ملکہ توجہ سے  
مجر و بسط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف  
متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ ہے  
حاصل کلام بالا جمال یہ ہے کہ حضور مع  
اللہ رنگ برنگ ہے بحسب اتصال معنی  
محبت یا نفس شکنی یا ان کے غیر کی یادداشت  
کے ساتھ اور نفس انسانی میں اس رنگ  
مخصوص کا ملکہ راسخ یعنی کیفیت تو یہ  
قائم ہو جاتی ہے اور یہی ملکہ اور کیفیت  
سمی بہ نسبت ہے اور نسبتیں نہایت بکثرت  
ہیں اور صاحب اسرار بہ نسبت کو علیحدہ علیحدہ  
دریافت کرتا ہے اور اشغال قادریہ اور  
چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہ اسے غرض ال



النَّفْسُ مِنْهَا مَلَكَتْ رَأْسَ سَخَتْ -

نسبت کی تحصیل ہے اور اُس پر دوام اور  
مواظبت کرنا اور اس میں ڈوبے رہنا تاکہ  
نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکہ  
راسخ پیدا کر لے۔

ف۔ حاشیہ منہج میں ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طرق کا مال کار بیان کیا  
کہ نسبت ہے پھر اُس کو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجہروت کے چند اصناف شمار کئے  
پھر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اس کو تامل کرتا کہ تو راہ یاب ہو۔

اور یہ گمان نہ کیجیو کہ نسبت مذکورہ  
نہیں حاصل ہوتی مگر اُن ہی اشغال سے  
بلکہ حق یہ ہے کہ یہ اشغال بھی اُس کی تحصیل  
کا ایک طریق ہے اُن ہی میں کچھ انحصار  
نہیں اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہے  
کہ حضرات صحابہؓ اور تابعینؓ سکینہ یعنی  
نسبت کو اور ہی طریقوں سے حاصل کرتے  
تھے سو منجملہ اُن کے طرق تفصیل کے  
مواظبت ہے صلوات اور تسبیحات پر  
خلوت میں شرط خشوع اور حضور کی  
محافظت کے ساتھ اور منجملہ اُس کے طہارت  
پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی  
ہے محافظت کرنا اور جو حق تعالیٰ نے مطیعوں  
کے واسطے ثواب مہیا کیا ہے اور جو گنہگاروں  
کے واسطے عذاب معین فرمایا اُس کو ہمیشہ یاد

وَلَا تَظُنَّنَّ أَنَّ النَّسْبَةَ لَا تَحْصُلُ  
إِلَّا بِهَذِهِ الْأَشْغَالِ بَلْ هَذِهِ  
طَرِيقٌ لِتَحْصِيلِهَا مِنْ غَيْرِ حَصْرِ  
فِيهَا وَغَالِبُ الرَّأْيِ عِنْدِي  
أَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ كَانُوا  
يُحْصِلُونَ السَّكِينَةَ بِطُرُقٍ  
أُخْرَى فَمِنْهَا الْمُوَظَّاتُ عَلَى  
الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْبِيحَاتِ فِي  
الْخَلْوَةِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلَى شَرِيطَةِ  
الْخُشُوعِ وَالْحُضُورِ وَمِنْهَا  
الْمُوَظَّاتُ عَلَى الطَّهَارَةِ وَذِكْرِ  
هَازِمِ اللَّذَاتِ وَمَا أَعَدَّهُ اللَّهُ  
لِلْمُطِيعِينَ مِنَ الثَّوَابِ لِلْعَاصِينَ  
لَهُ مِنَ الْعَذَابِ فَيَحْصِلُ الْفِكَارُ  
عَنِ اللَّذَاتِ الْحَسِيَّةِ وَالْقِلَاعِ



عَنْهَا وَمِنْهَا الْمُوَظَّيَّةُ عَلَى تِلَاوَةِ  
الْكِتَابِ وَالْتِدَابُ بِرَفِيهِ وَاسْتِمَاعُ  
كَلَامِ الْوَاعِظِ وَمَا فِي الْحَدِيثِ  
مِنَ الرِّقَاقِ وَبِالْجُمْلَةِ  
فَكَانُوا يُوَظَّيُونَ عَلَى هَذِهِ  
الْأَشْيَاءِ مُدَّةً كَثِيرَةً فَتَحَصَّلَ  
مَلَكُهُ رَاسِخَةٌ وَهِيَ أَلْفُ نَفْسَانِيَّةٍ  
فِيهَا فِظُونٌ عَلَيْهَا بَقِيَّةُ الْعُمُرِ  
هَذَا الْمَعْنَى هُوَ الْمَتَوَارِثُ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ طَرِيقِ مَشَارِجِنَا  
لَا شَكَّ فِي ذَلِكَ وَإِنْ اِخْتَلَفَ  
الْأَلْوَانُ وَاجْتَلَفَتْ طُرُقُ  
تَحْصِيلِهَا۔

رکھنا ہے تو اس مواظبت اور یاد کے سبب  
لذاتِ حبیب سے انفکاک اور انقطاع  
حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اس کے مواظبت  
ہے قرآن مجید کی تلاوت پر اور اس کے معانی  
غور کرنے پر اور نصیحت کر نبوالے کی بات سننے  
پر اور ان احادیث کے تامل کرنے پر جن  
سے دل نرم ہو جاتا ہے خلاصہ یہ کہ حضرات  
صحابہؓ اور تابعینؒ اشیائے مذکورہ پر  
مدت کثیرہ مواظبت اور دوام کرتے تھے  
تو ان کو تقرب الی اللہ کا ملکہ راسخہ اور  
ہیئات نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور  
اسی پر محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر میں  
اور یہی مقصود متوارث ہے شارع سے  
یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوارثت  
چلا آیا ہمارے مرشدوں کے طریق میں اس  
میں کچھ شک نہیں اگرچہ الوان مختلف ہیں  
اور تحصیل نسبت کے طریقے رنگ برنگ ہیں۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ قول فیصل اس  
بات میں یہ ہے کہ نسبت صحابہؓ اور تابعینؒ کی نسبت احسانہ ہے اور وہ نسبت طہارت  
اور نسبت سکینہ سے مرکب ہے برکات عدالت اور تقویٰ اور سماحت کے اختلاط کے  
ساتھ تو ان کے کلام کا محل اصلی اور ان کے خاص اور عام کا مطلق اولیٰ یہی ہے تو تجھ کو



لائی ہے کہ اُن حضرات کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہم نے بتایا محمول کیجیو چنانچہ اُن کے قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہیں اور میں نے سنا مصنفؒ سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہلبیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو میں نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دامن میں چنگل مائے ہے اور اُن کا سلسلہ عالم ارواح میں خیرۃ القدس کے ساتھ بہج عجیب و رسوخ غریب متصل ہے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ اُن کا قول عالم ارواح کے باطن دریا طن میں زیادہ تر ہے خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم

مترجم کہتا ہے حضرت مصنف محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظر سے شہادت ناقصین کو جوڑ سے اکھاڑ دیا بعض نادان کہتے ہیں کہ قادر یہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوصہ صحابہؓ اور تابعینؓ کے زمانے میں نہ تھے تو بدعت سیئہ ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ جس امر کے واسطے اولیائے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشغال مقرر کئے ہیں وہ امر زمان رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہے گو طرق اس کی تحصیل کے مختلف ہیں تو فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوئے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے اور اولیائے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کی جس کو طریقت کہتے ہیں قواعد مقرر فرمائے تو یہاں بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہے ہاں یہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہؓ کو بسبب صفائے طبیعت اور حضور خورشید رسالتؐ کی تحصیل نسبت میں ایسے اشغال کی حاجت نہ تھی بخلاف متاخرین کے کہ اُن کو بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کے فہم میں قواعد صرف اور نحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور بالفعل لہ مثال اس کی ایسی ہے کہ جب تک آفتاب نکلا ہوا ہے ہر چیز پڑھ لے سکتا ہے آدمی اور جب آفتاب غروب ہو گیا تو حاجت روشنی کی پڑھی پڑنے کے لئے پس صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں آفتاب رسالت طلوع کئے ہوئے تھا کچھ حاجت اشغال کی حضور مع اللہ کے لئے نہ تھی فقط ایک نظر ڈالنے سے جہاں یا کمال پر وہ کچھ حاصل ہوتا تھا کہ اب چٹوں میں وہ نہیں حاصل ہوتا اور اب چونکہ وہ آفتاب عالم تاب غروب ہوا حاجت پڑی ان اشغال کی اُس ملکہ حضور کے حاصل کرنے کے لئے ۱۲ ق



عرب اُس کے محتاج ہیں واللہ اعلم۔  
 سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ  
 قَدَسَ سِرُّهُ يَذْكُرُوَاقِعَةً  
 لَهُ طَوِيلَةً رَأَى فِيهَا الْحَسَنَ  
 وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُمْ فَقَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا كَرَّمَ  
 اللَّهُ وَجْهَهُ عَنْ نِسْبَتِي هَلْ هِيَ  
 الَّتِي كَانَتْ عِنْدَكُمْ فِي زَمَنِ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَأَمَرَنِي بِالِاسْتِغْرَاقِ فِيهَا  
 وَتَأَمَّلَ جِدًّا ثُمَّ قَالَ هِيَ  
 هِيَ بِلاَ فَرْقٍ۔

ثُمَّ بِصَاحِبِ الْمُدَاوِمَةِ  
 عَلَى السَّكِينَةِ أَحْوَالُ رَفِيعَةٍ  
 تَنْوِيذُ مَرَّةً فَلْيَغْتَنِمَهَا السَّالِكُ  
 وَلْيَعْلَمْ أَنَّهَا عَلَامَاتُ قُبُولِ  
 الطَّاعَاتِ وَتَأْثِيرِهَا فِي صَمِيمِ  
 النَّفْسِ وَسُوءِ بَدَنِ الْقَلْبِ۔

وَمِنْهَا إِثَارُ طَاعَةِ اللَّهِ  
 بِسُحْنَاتِهِ عَلَى جَمِيعِ مَا سَوَاءُ وَ  
 الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقَدْ أَخْرَجَ مَالِكُ  
 فِي الْمُوطَأِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

والد مرشد قدس سرہ سے میں نے  
 سنا کہ اپنے طویل خواب کو ذکر کرتے  
 تھے جس میں حسین اور سید الاولیاء علی  
 مرتضیٰ علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ میں نے  
 علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی  
 نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تم  
 کو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں  
 حاصل تھی تو مجھ کو امر کیا نسبت میں متغیر  
 کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا  
 یہ نسبت وہی ہے بلا فرق۔

پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر  
 مداومت کرنے والے کے حالات رفیع  
 الشان نوبت نبوت ہوتے ہیں یا گاہے کوئی  
 اور کبھی کوئی تو سالک اُن حالات رفیعہ  
 کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات  
 مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس  
 اور دل کے اندر اثر کرنے کے علامات ہیں۔

منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا  
 ہے طاعات الہی کا اُس کے جمیع ماسوا پر  
 اور اُس پر بغیرت کرنا سو البتہ امام مالک  
 نے موطا میں عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت



اِنِّیْ بَکْرِیْ اَنْ اَبَا طَلْحَةَ اَلْاَنْصَارِیُّ  
 کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَائِطٍ لِّہٖ قَطَارٌ  
 وَنَبِیُّ قَطِیْقٍ یَنْتَرِدُ وَوَلِیْمَسُ  
 مَخْرَجِہٖ فَاَعْجَبَہٗ ذٰلِکَ  
 فَجَعَلَ یَتَّبِعُہٗ بَصْرَہٗ سَاعَۃً  
 ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی صَلَاتِہٖ فَاِذَا هُوَ  
 لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلَّی فَقَالَ  
 قَدْ اَصَابَتْنِیْ فِیْ مَالِیْ هٰذَا  
 فِتْنَةٌ فَجَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ  
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ  
 لَہٗ الَّذِیْ اَصَابَہٗ فِیْ حَائِطِہٖ  
 مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ  
 هُوَ صَدَقَ اللّٰہُ فَضَعُہٗ حِیْثُ  
 نَشِئْتُ وَقِصَّہٗ سُلَیْمَانَ عَلَیْہِ  
 السَّلَامُ الْمُشَارَ اِلَیْہَا فِیْ قَوْلِہٖ  
 عَزَّمِنْ قَائِلٍ قَطِیْقٍ مَسْحًا  
 بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مَشْهُوْرَةٌ  
 مَّعْلُوْمَةٌ۔

کی کہ ابو طلحہؓ انصاری اپنے باغ میں نماز  
 پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوش رنگ اُڑی  
 سو ادھر ادھر جھانکتی پھرتی تھی اور نکل  
 جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت  
 ایسے پیچاں اور زمین پر ٹھکے تھے کہ اُس  
 کا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہؓ کو یہ امر خوش  
 معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اُس  
 کے ساتھ دوڑایا کیے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ  
 ہوئے تو یہ معلوم نہ رہا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا  
 کہ یہ میرا مال یعنی باغ میرے حق میں فتنہ ہوا  
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے  
 اور آنحضرتؐ سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا  
 رسول اللہؐ یہ باغ خیرات ہے اللہ کی راہ  
 میں اس کو رکھیے اور دیجئے جہاں کہیں چاہیے  
 اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جس کا اس  
 آیت میں اشارہ ہے قَطِیْقٍ مَسْحًا بِالسُّوْقِ  
 وَالْاَعْنَاقِ مشہور اور معلوم ہے۔

مترجم کہتا ہے قصہ مذکورہ مجملایوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک بار  
 گھوڑوں کے دیکھنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو  
 فرمایا کہ گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گردنیں کائی جاویں خلاصہ یہ ہے کہ اہل کمال کے نزدیک  
 اسے اسرائیلیات ناقابل قبول علماء کے ہیں تفسیر کبیر میں صحت یوں کی گئی ہے کہ گھوڑ دوڑ ملاحظہ کر کے حضرت  
 سلیمانؑ نے ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیرا تھا۔ صحیح۔



طاعت حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہے اگر احياناً کسی چیز کی مشغولی نے طاعت حق میں خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اُس چیز کے دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہے۔ چنانچہ ابو طلحہؓ نے عمدہ یاغ خیرات کر دیا اور حضرت سلیمانؑ نے گھوڑوں کو مروا ڈالا۔

وَمِنْهَا غَلَبَتِ الْخُوفِ مِنَ  
اللَّهِ تَعَالَى بِحَيْثُ يَظْهَرُ عَلَى  
ظَاهِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوَارِحِ لَهُ  
أَثَرُ أَخْرَجَ الْحَقَّاطُ فِي الْأُصُولِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ فِي  
ظِلِّهِ إِلَى أَنْ قَالَ وَرَجُلٌ  
ذَكَرَ اللَّهُ خَالِيًا فَقَاضَتْ عَيْنَاهُ  
وَفِي الْحَدِيثِ أَنَّ عُمَانَ رَضِيَ  
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَامَ عَلَى قَبْرِ  
قَبِيحٍ حَتَّى ابْتَلَّتْ لِحْيَتَهُ وَ

آدر منجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کے  
اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اس طرح پر کہ اُس  
کا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہے  
حفاظ حدیث نے اصول میں یہ حدیث  
روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ سات شخصوں کو حق تعالیٰ اپنے سایہ  
رحمت میں رکھے گا یہاں تک کہ پانچواں  
شخص فرمایا وہ مرد ہے جس نے اللہ کو خالی  
مکان میں یاد کیا پھر اُس کی دونوں آنکھیں  
آنسوؤں سے بہنے لگیں اور حدیث میں  
وارد ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر

لے اس کے آگے یہ ہے اُس دن کہ ہمیں سایہ ہوگا مگر سایہ اُس کا ایک تو امام عادل اور نوجوان کہ نشو و نما  
پایا اُس نے اللہ کی عبادت میں اور وہ شخص کہ دل اُس کا مسجد ہی میں لگا رہتا ہے جب نکلتا ہے مسجد سے  
یہاں تک کہ پھر آوے مسجد میں اور وہ شخص کہ محبت رکھتے ہیں آپس میں اور جمع بھی ہوتے ہیں محبت پر  
جد بھی ہوتے ہیں محبت پر یعنی حاضر و غائب محبت یکساں رکھتے ہیں اور وہ شخص کہ یاد کیا اللہ کو تنہائی میں پس  
جاری ہوئیں آنکھیں اکی آنسوؤں سے اور وہ شخص کہ بلایا اُس کو ایک عورت حسب و جمال والی نے پس کہا  
اُس نے کہ میں ڈرتا ہوں اللہ سے اور وہ شخص کہ دیا کچھ صدقہ پس پوشیدہ دیا اُس کو یہاں تک  
کہ نہ جانا بائیں ہاتھ اُس کے نے اُس چیز کو کہ خرچ کیا داہنے ہاتھ اُس کے نے یعنی اس طرح کچھ  
دیا کہ داہنے ہاتھ والے کو دیا تو بائیں ہاتھ والے کو خبر نہ ہوئی اُس کی یہ حدیث بخاری اور  
مسلم نے روایت کی ہے ۱۲ مشکوٰۃ۔



وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى  
بِاللَّيْلِ أَمَّنَ يُزْكَازِرُ  
الْمَرْجَلِ.

کھڑے ہوئے تو اتنا روئے کہ داڑھی تر ہو گئی  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا  
کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تھے تو سینہ مبارک  
سے جوش کی آواز آتی تھی دیگ کے جوش کرنے  
کی طرح یعنی رونے کی ایسی آواز آتی تھی سینہ  
مبارک سے جیسے ہانڈی سن سن بولتی ہے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا حدیث میں وارد ہے کہ دوزخ میں نہ داخل ہو گا وہ مرد جو  
رویا اللہ کے خوف سے یہاں تک کہ دودھ تھن میں پھر جاوے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ  
عنه مرد کثیر البکات تھے آنکھیں نہ کھمتی تھیں آنسوؤں سے جب کہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور  
جبر بن مطعم نے کہا کہ جب میں نے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنی۔

تو گویا میرا قلب اڑ گیا خوف  
سے۔

أَمْ خَلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ  
هُمْ الْخَالِقُونَ

وَمِنْهَا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ  
قَدْ أَخْرَجَ الْحَفَظُ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ  
الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ  
جُزْءً مِّنَ النَّبُوَّةِ وَأَنَّهُ قَالَ  
لَنْ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النَّبُوَّةِ  
إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ

اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہے  
حافظان حدیث نے روایت نقل کی کہ بنی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب  
نیک مرد سے نبوت کے چھ یا لیس حصوں میں  
سے ایک حصہ ہے اور آنحضرت نے فرمایا نہ  
باقی رہے گا میرے بعد نبوت سے مگر مبشرات  
صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور مبشرات کیا ہیں یا رسول اللہ  
فرمایا نیک خواب جس کو نیک مرد دیکھے یا اس

۱۔ اس کو تعلیق یا محال کہتے ہیں یعنی جیسے دودھ کا تھنوں میں پھر جانا محال ہے ایسے ہی اس کا  
دوزخ میں جانا محال ہے ۱۲۔



يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ السُّرُوءُ بِهَا  
الصَّالِحَاتُ يَرْبَاهَا الرَّجُلُ  
الصَّالِحُ أَوْ تَرَى لَهَا جُزْءٌ مِّنْ  
سِتِّينَ وَ أَرْبَعِينَ جُزْءٍ مِّنْ  
النَّبُوءَةِ وَ بِهِ فُسِّرَ قَوْلُهُ تَعَالَى  
لَهُمُ الْبَشَرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

کے واسطے دوسرا نیک مرد سچا خواب دیکھے  
وہ نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے  
ایک حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ  
اُن کے واسطے بشارت ہے زندگانی دنیا  
میں تفسیر کیا گیا ہے بروایے صالحہ یعنی اس  
آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ بشارت دنیاوی  
سے سچا خواب مراد ہے۔

وَالْمُرَادُ بِالسُّرُوءِ الصَّالِحَاتُ  
رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ أَوْ رُؤْيَا  
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَوْ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ  
وَالْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ رُؤْيَا الْمَشَاهِدِ  
الْمُتَبَرِّكَةِ كَبَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ  
وَمَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ الْمُقَدَّسِ  
ثُمَّ رُؤْيَا الْوَقَائِعِ الْأَقْتِمَا  
الْمُسْتَقْبَلَةِ فَتَقَعُ كَمَا رَأَى  
أَوِ الْمَاضِيَةِ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ  
أَوْ رُؤْيَا الْأَنْوَارِ الطَّيِّبَاتِ  
كَشُرْبِ اللَّبَنِ أَوْ الْغَسْلِ وَالسَّمَنِ

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سالکوں کے خواب کی  
تعبیر فرمایا کرتے تھے تاہم بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم میں سے  
کسی نے خواب دیکھا ہے تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرتؐ اُس کی تعبیر فرماتے تھے۔

اور روایے صالحہ سے مراد نبی صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رویت ہے خواب میں  
یاد دیکھنا جنت اور نار کا یاد دیکھنا صالحین  
اور انبیاء علیہم السلام کا اس کے بعد مکانات  
متبرکہ کا خواب میں دیکھنا جیسے بیت اللہ  
محترم یا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اس کے بعد  
رتبہ ہے وقائع آئندہ کے دیکھنے کا کہ مطابق  
رویت کے واقع ہوں یا وقائع گزشتہ  
کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار و طیبات کا  
دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا  
چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الروایا میں  
مذکور ہے اور اسی طرح فرشتوں کا دیکھنا



كَمَا هُوَ مَذْكُورٌ فِي كِتَابِ التَّوْرَةِ  
مِنَ الْأُصُولِ وَرُؤْيَا الْمَلَأِئِكَةِ  
فِي الْحَدِيثِ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ  
الْقُرْآنَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَهَرَتْ  
ظُلُمَةٌ فِيهَا مِثَالُ الْمَصَابِيحِ إِلَى  
أَخْرِ الْقِصَّةِ -

جاگنے کی حالت میں حدیث میں وارد ہے  
کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات  
تو ایک سائبان ظاہر ہوا جس میں چراغ  
سے تھے تا آخر قصہ۔

ف۔ قصہ مذکورہ جملہ صحیحین کی روایت سے یوں ہے کہ اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ کے  
وقت سورہ بقرہ پڑھتے تھے تو ایک سائبان آسمان کی طرف سے جس میں چراغوں کے  
مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اُن کا گھوڑا بھڑکنے لگا انھوں نے یہ قصہ آنحضرت علیہ  
الصلوة والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجھ کو معلوم ہے کہ وہ کیا تھا انھوں نے کہا کہ  
نہیں فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سن کر قریب ہو گئے تھے اگر تو پڑھے جاتا  
تو صبح کے وقت اُن کو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہ ہوتے۔

مترجم کہتا ہے روایت نبوی جمیع مقامات سے اس واسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین میں  
ابی ہریرہؓ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ  
کو خواب میں دیکھا اُس نے مجھ کو فی الواقع دیکھا اس واسطے کہ شیطان میری صورت میں  
نہیں پکڑ سکتا مولاناؒ نے فرمایا دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑوں کا بھی خواب ہے  
احمدؒ اور ترمذیؒ نے عائشہؓ صدیقہ سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول  
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجۃ الکبریٰؓ نے کہا کہ اُس نے تو آپ کی تصدیق  
نبوت کی تھی لیکن وہ مر گیا قبل آپ کے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا کہ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اُس پر سفید پوشاک تھی اور اگر وہ دورخی ہوتا تو  
اُس پر لباس سفید نہ ہوتا۔

فراست صادمہ او منها الفراسۃ  
الصّادقۃ والخاطر المطابق

اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ  
ہے اور وہ خاطر جو مطابق ہے واقع کے سو



اَلْوَارِقُ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اِتِّقُوا  
فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ  
بِنُورِ اللَّهِ-

البتہ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کی فراست  
سے ڈرو کہ وہ بواسطہ نورِ آہی کے نظر  
کرتا ہے۔

مترجم کہتا ہے فراست صادقہ سے ٹھیک الکل مراد ہے۔

اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول  
ہونا ہے اور ظاہر ہونا اُس کا جس کا اللہ سے  
طالب ہے اپنی ہمت کی کوشش سے اور  
اسی کی طرف اشارہ حدیث میں ہے کہ بعض  
شخص غبارِ آلود پریشان ہو پڑے پچھلے کپڑوں  
والا جس کو کوئی خیال میں نہیں لانا اگر وہ قسم  
کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالیٰ  
اس کی قسم کو سچا کر دے یعنی خدا کے نزدیک  
اُس کی ایسی وجاہت ہے کہ جیسا اُس نے  
کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام یہ ہے کہ  
ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوئے اور مانند  
ان کے اور حالات یلند دلالت کرتے ہیں  
مرد کی صحت ایمان پر اور اس کی طاعات  
کے قبول ہونے پر اور نورِ سرایت کر جانے  
پر اُس کے قلب کے باطن میں تو سالک  
ان کو غنیمت جانے۔

وَمِنْهَا إِجَابَةُ الدُّعَاءِ  
وَزُكُورُ مَا يَطْلُبُهُ مِنَ  
اللَّهِ تَعَالَى بِجُحْدٍ هَمَّتِيهِ  
وَالْكِبَرِ الْإِشَارَةُ فِي  
الْحَدِيثِ رَبِّ اغْبِرْ  
وَأَشْعَثْ ذِي طَمَرَيْنِ  
لَا يُعْبَابُ لَوْ أَقْسَمَ  
عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ وَ  
بِالْجُمْلَةِ فَهَذَا  
الْوَقَائِعُ وَأَمْثَالُهَا  
ذَلِكَ عَلَى صِحَّةِ  
إِيمَانِ الرَّحِيلِ وَ  
قَبُولِ طَاعَاتِهِ وَسِرَايَةِ  
النُّورِ فِي صَمِيمِ قَلْبِهِ  
فَلْيَغْتَنِمَهَا-

پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا  
عروج اور ترقی ہے اور وہ عبارت ہے  
فَنَانِي اللّٰهَ اَوْ بَقَا بِاللّٰهِ سِوَا مِيرِے

ثُمَّ بَعْدَ حُصُولِ النَّسَبَةِ  
عُرُوجٌ آخَرٌ وَهُوَ الْفَنَاءُ فِي اللَّهِ  
وَالْبَقَاءُ بِهِ وَالْحَقُّ عِنْدِي أَنَّهُ



لَيْسَ مُتَوَارِثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سِطَّةِ  
 الْمَشَايِخِ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ بَلْ  
 هُوَ مَوْهَبَةٌ مِّنَ اللَّهِ تَعَالَى  
 يَهَبُهَا مَنُ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ مَن  
 غَيْرِ تَوَارِثٍ وَمِمَّا يَشْهَدُ لِهَذَا  
 الْمَعْنَى مَا رَوَى أَنَّ خُوَاجَةَ نَقَشْبَنْدِ  
 سُئِلَ عَنْ سِلْسِلَتِهِ شَبَّوْخِهِ  
 فَقَالَ لَمْ يَصِلْ أَحَدٌ إِلَى اللَّهِ  
 بِالسِّلْسِلَةِ بَلْ وَصَلَتْ إِلَى  
 جَذْبَةٍ "وَصَلَّيْنِي إِلَى اللَّهِ  
 قَضِيَّةٌ لِّمَا وَرَدَ جَذْبَةٌ مِّنْ  
 جَذَبَاتِ اللَّهِ تُوَارِثُ عَمَلِ  
 الثَّقَلَيْنِ هَذَا مَعَ أَنَّ سِلْسِلَتَهُ  
 شَبَّوْخِهِ مَعْلُومَةٌ وَمَعْرُوفَةٌ  
 فَمَنْ شَاءَ هَذَا الْعُرُوجَ فَلْيُوجِجْ  
 إِلَى سَائِرِ كُتُبِنَا وَاللَّهُ  
 الْهَادِي -

نزدیک واقعی یہ امر ہے کہ مرتبہ فنا اور بقا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بوا  
 مشائخ سند متصل سے متوارث نہیں بلکہ  
 یہ تو خدا کی دین ہے جس کو اپنے بندوں میں  
 سے چاہے عنایت کرے بدون توارث کے  
 اور اس مدعا کا شاہد وہ امر ہے جو خواجہ  
 نقشبند سے منقول ہے کہ کسی نے ان کے  
 پیروں کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص  
 اللہ تک اپنے سلسلے کے واسطے سے نہیں  
 پہنچا بلکہ مجھ کو تو کشش ربانی پہنچ گئی  
 سو اُس نے مجھ کو اللہ تک پہنچا دیا یہ  
 کلام مطابق ہے اس حدیث مروی کے کہ  
 ربانی کششوں میں سے ایک کشش جن اور  
 انسان کے عمل کے مقابل ہے اس کو یاد  
 رکھنا باہنہ خواجہ نقشبند کے مرشدوں  
 کا سلسلہ معروف اور مشہور ہے سو اس  
 امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا  
 کے وہی ہونے کی نہ کسی ہونے کی تو ہماری  
 اور کتابوں کی طرف رجوع کرے اور اللہ  
 حل شانہ رہنما ہے -

ف۔ مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہ میں فرمایا کہ اس مقدمے کو ہم نے  
 کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں بتفصیل بیان کیا ہے جس کو شوق ہو وہ اس کتاب کو دیکھے -



## آٹھویں فصل

## خاندان ولی اللہی کے اعمال مجربہ کا بیان

فِي شَيْءٍ مِّنْ قَوْلِ سَيِّدِي  
الْوَالِدِ قُدَّسَ سِرُّهُ -

برائے کشائش طاہری یا طنی | اوصاتی  
سیدی الوالد قُدَّسَ سِرُّهُ  
بِمُواظَبَتِ يَا مُغْنِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةً  
وَأَلْفَ مَرَّةٍ وَسُورَةَ الْمُزَّمِّلِ  
أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ  
فَارْحُدِي عَشْرَ مَرَّةٍ وَقَالَ هَذَا مِنْ  
مُجَرَّبَاتِ بِلْغِي الْقَلْبِي وَالظَّاهِرِي  
كِلَاهُمَا -

اس فصل میں والد مرشد قدس سرہ کے  
بعضے فائدے مذکور ہیں یعنی حضرت کے خاندانی  
اعمال مجربہ کا اس میں ذکر ہے۔

والد مرشد قدس سرہ نے مجھ کو وصیت  
کی یا مغنی کی مواظبت کی ہر دن گیارہ  
سو بار اور سورہ مزمل پڑھنے کی چالیس  
بار سو اگر نہ ہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ  
یہ دونوں عمل غنائے دلی اور طاہری  
دونوں کے واسطے مجرب ہیں۔

۱۔ اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورہ مزمل کا اکتالیس بار بھی منقول ہے اور بعض سے نماز میں پڑھنا  
اس کا اس طرح کہ عشا کے بعد دو رکعتوں میں اکتالیس بار پڑھے اس طرح کہ اکیس بار پہلی رکعت میں اور  
بیس بار دوسری رکعت میں اور مولوی فخر الدین صاحب رحمہ اللہ کے مریدوں میں مجرب اس کا ایک طریق یہ ہے کہ  
بعد سنت فجر کے ایک بار اور ہر نماز کے پنجگانہ میں سے دو دو بار کہ شب و روز میں گیارہ بار ہو جاوے اور اس فقیر  
کو ان سب طرق کی اجازت ہے اور جو چاہے پڑھے اُس کو بھی میری طرف سے اجازت ہے جَرَّبْتُ هَذَا  
الْعَمَلُ فَوَجَدْتُ تَأْكِدَكَ ۱۲ ق۔



اور مجھ کو وصیت کی درود کی ہمیشگی  
پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے سبب سے  
ہم نے پایا جو پایا۔

اور سنائیں نے والدِ مرشد سے فرماتے  
تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے  
درد یا سر کے درد سے نالاں آوے یا اس  
کو ریاہ ستاتے ہوں تو ایک تختی یا پڑی  
پاک لے اور اس پر پاک ریتا ڈال اور ایک  
کیل یا کھوٹی سے اس پر ابجد ہوز حطی لکھ اور  
کیل کو الف پر زور سے داب اور ایک بار سورہ  
فاتحہ پڑھ اور درد والا آدمی اپنی انگلی کو درد  
کے مقام پر زور سے رکھے رہے پھر اس سے پوچھ  
کہ تجھ کو آرام ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے  
اور نہیں تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی  
طرف نقل کرے اور دو بار سورہ فاتحہ پڑھے  
اور پوچھے پہلی یار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہیں  
اگر صحت ہو گئی تو فہو المراد اور نہیں تو جیم کی  
طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے

وَأَوْصَانِي بِمُواظَاةِ الصَّلَاةِ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كُلَّ يَوْمٍ وَقَالَ بِهَا وَجَدْنَا  
مَا وَجَدْنَا۔

برائے درودندان  
و  
دوسرودر دریاہ  
جَاءَكَ مَنْ

يَتَأَلَّمُ ضَرْسًا أَوْ رَأْسًا أَوْ  
تَوَجَّعُ الرِّيحَ فَخُذْ لَوْحًا  
طَاهِرًا وَضَعْ عَلَيْهِ رَمْلًا طَاهِرًا  
وَاكْتُبْ بِمِسْمَارٍ ابْجَدْ هَوَزُ  
حَطَى وَشَدِّدْ بِالْمِسْمَارِ عَلَى الْإِلْفِ  
وَاقْرَأْ الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَصَاحِبِ  
الْأَلَمِ وَلِضَعِ اصْبِعَهُ عَلَى مَوْضِعِ  
الْأَلَمِ يَقْوَى ثُمَّ سَلِّ هَلْ  
شَفِيَتْ فَإِنْ شَفِيَ فِيهَا وَالْأَنْقَلَتْ  
الْمِسْمَارَ إِلَى الْمَاءِ وَقَرَأْتَ  
الْفَاتِحَةَ مَرَّتَيْنِ وَسَأَلْتَهُ  
كَأَلَا وَلِي فَإِنْ شَفِيَ فِيهَا وَالْأَنْقَلَتْ

۱۱۷ ظفر جلیل میں کچھ فائدے درود شریف کے اور الفاظ اس کے میں نے کچھ ہیں جو چاہے  
اس میں سے دیکھ لے اور صلوة تنجینا کا ستر بار ہر روز پڑھنا قضاے حوائج کے لئے ایک بزرگ  
سے مجھ کو پہنچا ہے اس کی بھی اجازت ہے جو چاہے سو پڑھے ۱۲۔



الْإِسْمَ إِلَى الْحَيِّمِ وَقَرَأْتَ  
الْفَاتِحَةَ ثَلَاثًا وَهَكَذَا فَلَا  
تَصِلُ إِلَى آخِرِ الْحُرُوفِ إِلَّا  
وَقَدْ شَفَاكَ اللَّهُ تَعَالَى -

برائے دفع حاجت  
ورد

إِذَا عَنَنْتَ  
غَائِبُ شَفَاكَ مَرِيضٌ لَكَ حَاجَةٌ

أَوْ كَانَ لَكَ غَائِبٌ فَأَرَدْتَ  
أَنْ يَرْجِعَهُ اللَّهُ سَالِمًا غَائِبًا  
أَوْ كَانَ لَكَ مَرِيضٌ فَأَرَدْتَ  
أَنْ يَشْفِيَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَاقْرَأْ  
سُورَةَ الْفَاتِحَةِ إِحْدَى وَ  
أَرْبَعِينَ مَرَّةً بَيْنَ سِتَّةِ  
الْفَجْرِ وَفَرَضِهِ -

اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے دابتا جائے  
اور سورہ فاتحہ کو ہر بار پڑھتا جاوے تو  
آخر حرف تک تو نہ پہنچے گا مگر یہ کہ خدا  
اس کے اندر ہی شفا عنایت کرے گا۔

اور میں نے والدِ مرشد سے سنا فرماتے  
تھے کہ جب تجھ کو کوئی حاجت پیش آوے  
یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے کہ  
حق تعالیٰ اُس کو سالم اور غائم پھر لاوے  
یا کوئی بیمار ہو سو تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ  
اس کو صحت بخشے تو سورہ فاتحہ کو اتنا لیس  
بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں  
پڑھ۔

ف۔ مولانا نے حاشیے میں فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول  
ہے کہ جو فاتحہ کتاب کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محمود یعنی تپ والے  
کے منہ پر پھینکا مارے تو حق تعالیٰ اُس کو فائدہ بخشے۔

اور میں نے سنا ان ہی حضرت سے  
فرماتے تھے کہ جس کو باؤ لاکتا کاٹے اور

برائے گزیدن  
سگ دیوانہ

۱۔ اور اس فقیر کو ایک بزرگ سے پہونچا ہے کہ جس لڑکے کو مسان کی بیماری ہو تو اُس پر الحمد للہ لیس  
بار ساتھ وصل میم بسم اللہ کے ساتھ الحمد کے پڑھ کر چالیس روز تک دم کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ وہ  
مرض اس کا جاتا رہے گا اور اگر فرصت نہ ہو تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے ۱۲۔



اُس کے دیوانہ ہو جانے کا خوف ہو تو اس  
آیت کو روئی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ  
انہم یکیدون کید الفطر ویداً  
تک اور اُس کو ہر دے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا  
کرے۔

اور میں نے اُن حضرت سے سنا فرماتے  
تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھے  
اس کو فاقہ نہیں ہوتا۔

مترجم کہتا ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم۔

اور میں نے اُن حضرت سے سنا  
فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت  
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ  
سورہ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ  
سے یہ دعا کرے کہ اُس کو جگائے جس وقت کا کہ  
ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اُس کو جگائے گا اسی وقت۔

الْمَجْنُونُ وَخِيفَ عَلَيْهِ الْجَنُّونُ  
فَالْتَبَلَهُ هَذِهِ الْاَيَةُ عَلٰی اَرْبَعِیْنَ  
كِسْرَةً مِّنَ الْخُبْرِ اَنَّهُمْ يَكِيدُوْنَ  
كَيْدًا هَـۥ وَ اَكِيدُ اَ هَ فَمَهْلُ الْكُفْرِ  
اَمَهْلُهُمْ رُوِيَ اَ هَ وَمَرَّةً اَنْ  
يَاْكُلْ كُلُّ يَوْمٍ كِسْرَةً۔

برائے دفع فاقہ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ  
مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ  
لَيْلَةٍ لَّمْ تُصِبْهُ فَاَقَةٌ۔

بیدار شدن از شب وَسَمِعْتُهُ  
يَقُولُ مَنْ قَرَأَ عِنْدَ نَوْمِهِ  
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ  
اِلٰی اٰخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَ سَاَلَ  
اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْ یُّوقِظَ فِیَّ اَمِّی  
سَاعَةً اَرَادَ اِلْقَظَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهَا

۱۔ سنا اس فقیر نے اپنے استاد مولانا اسحق صاحب رحمۃ اللہ سے فرماتے تھے جس کو باؤلا کٹا  
کاٹے تو ایک ٹکڑا بانات کا تھوڑے سے گڑ میں پیٹ کر کھلاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ زہر اُس  
کا کہیں اثر نہ کرے گا ۱۲ ق

۲۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حزب البحر کی شرح میں حدیث سے یا کسی صحابیؓ  
سے لکھا ہے کہ جو کوئی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سو بار ہر روز پڑھے  
لیا کرے تو اُس کو فاقہ نہیں پہونچے گا۔



مترجم کہتا ہے سورہ کہف کے آیات مذکورہ یہ ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ  
نَزْلًا خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا هَ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِزًّا  
يَكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفَذَ الْبَحْرُ قِيلَ أَنْ تَنْفَذَ كَلِمَاتِ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا  
بِمِثْلِهِ مَدَدًا هَ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ  
إِلَهُ وَاحِدٌ هَ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا  
وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا هـ

یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنی سند میں روایت کیا ہے  
کذا فی الحاشیۃ العزیزۃ۔

**عمل حفظ اطفال** | وَسَمِعْتُهُ  
يَقُولُ اَكْتُبْ هَذِهِ الْعُودَةَ  
وَعَلِّقْهَا فِي عُنُقِ الْوَلَدِ يَحْفَظُهُ  
اللَّهُ تَعَالَى بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
الرَّحِيمِ هَ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ  
التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ  
وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ تَخَصَّنَتْ  
بِحَصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَحَوْلٍ وَلَا قُوَّةَ  
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ هـ

اور ستائیں نے حضرت والد سے فرماتے  
تھے کہ اس تعویذ کو لکھ اور لڑکے کی گردن میں  
لٹکا حق تعالیٰ اُس کو محفوظ رکھے گا بسم اللہ  
سے آخر تک تعویذ مذکور ہے ترجمہ اُس کا یہ  
ہے کہ بواسطہ کلمات الہیہ کے جو اپنی تاثیر میں  
پورے ہیں میں پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان  
اور کاٹنے والے کیڑے اور نظر لگانے والے  
کی آنکھ کی شر سے میں نے پناہ پکڑی دس لاکھ  
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قلعے میں۔

۱۱۰ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین کے لئے یوں تعویذ کرتے تھے اَعِيذُ  
كَمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ  
اور فرماتے تھے کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ تعویذ کرتے تھے ساتھ اس دعا کے اسمعیلؑ اور اسحاقؑ کو روایت کی  
یہ مسلم نے اور معمول مولانا عبد العزیز صاحب و مولانا اسحق صاحب رحمہما اللہ کا فقط اس دعا کے لکھنے کا تھا اَعُوذُ  
بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ۱۲ ق



برائے امان از سر آفت وَسَمِعْتُهُ  
 يَقُولُ هَذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِنْ  
 كُلِّ اَفَةٍ يَقْرَأُ صَبَاحًا وَمَسَاءً  
 بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ  
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ  
 وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ  
 وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ  
 الْعَظِيمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ  
 يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ  
 اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَاَنَّ  
 اللّٰهَ قَدْ احَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا  
 وَاَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ  
 اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَ  
 مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اَخِذُ  
 بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلَى صِرَاطٍ  
 مُسْتَقِيْمٍ وَاَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
 حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيَّيَ اللّٰهُ الَّذِي  
 نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ  
 فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا  
 اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ  
 رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ۔

اور سنائیں گے اُن سے فرماتے تھے کہ  
 یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور بہادری  
 ہے ہر آفت سے بڑھا کرے اُس کو صبح اور شام  
 ترجمہ اُس کا یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں اللہ  
 کے نام سے خداوند تو میرا رب ہے کوئی  
 معبود برحق نہیں سوائے تیرے بھی پر میں  
 نے بھروسہ کیا اور تو ہی مالک ہے عرش  
 عظیم کا اور نہ بچاؤ ہے گناہ سے اور نہ قوت  
 ہے بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند  
 اور بزرگ جو اللہ نے چاہا ہو اور جو نہ چاہا  
 نہ ہو ایسے گواہی دیتا ہوں اس کی کہ اللہ  
 ہر چیز پر قادر ہے اور مقرر اللہ نے اپنے  
 علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہے اور ہر چیز کو  
 شمار میں کر لیا ہے گن کر خداوند میں پناہ  
 مانگتا ہوں اپنی ذات کی برائی سے اور ہر  
 چلنے والے جاندار کی برائی سے جس کی چوٹی کو  
 تو تھامے ہوئے یعنی تیرے قبضہ قدرت میں  
 ہے مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہے اور تو  
 چیز کا نگہبان ہے البتہ میرے کام کا بنانے  
 والا اللہ ہے جس نے قرآن اتارا اور وہ نیکو  
 کاروں کو دوست رکھتا ہے سوا گروہ نہ  
 مانیں اور گردن کشی کریں تو کہ نبھو اللہ کافی  
 ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے اُس کے



اسی پر میں نے اعتماد اور بھروسہ کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا۔

اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے دے اُس کو چاہیے یوں کہے کہ اَلْیَمَنِیْ کَفِیْتُ خَمَعَسَقَ حُمِیْتُ اور چاہیے کہ داہنے ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے لفظ اوّل کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کرے چلا جاوے پھر دونوں کو کھول دے اُس کے سامنے جس سے ڈرتا ہے۔

مترجم کہتا ہے لفظ اوّل سے کَفِیْتُ خَمَعَسَقَ اور لفظ ثانی سے خَمَعَسَقَ مراد ہے یعنی جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے پھر جب ہا کہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری انگلی بند کر لے اور یائے تحتانیہ کے بعد تیسری انگلی اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچویں بند کر لے اور علیٰ ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ کی بند کرے۔

اور میں نے سنا حضرت والد ماجد فرماتے تھے کہ چھ آیتیں ہیں قرآن کی جن کا آیات شفا نام ہے بیمار کے واسطے ان کو ایک برتن میں لکھے اور پانی سے دھو کر پلاوے آیات مذکورہ ویشف سے آخر تک ہیں۔ ان آیات شفا کا ترجمہ یہ ہے۔

بِرَأْسِ خَوْفٍ حَاكِمٍ | وَسَمِعْتَهُ يَقُولُ  
مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيَقُلْ  
كَهَيْعَصٍ كَفَيْتُ خَمَعَسَقَ حُمِیْتُ  
وَلْيَقْبِضْ كُلَّ رَصْبَعٍ مِنَ الْبِدْرِ  
الْيَمَنِیْ عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِنَ اللَّفْظِ  
الْأَوَّلِ وَمِنَ الْبُسْرَى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ  
مِّنَ الثَّانِي ثُمَّ لِيَقْتَحِهُمَا جَمِيعًا  
فِي وَجْهِ مَنْ يَخَافُ مِنْهُ۔

آیات شفا برائے مریض | وَسَمِعْتُهُ  
يَقُولُ سِتُّ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ  
تُسَمَّى بِآيَاتِ الشِّفَاءِ يَكْتُبُهَا  
لِلْمَرِيضِ فِي إِنَاءٍ فَيَمْحُوهَا  
بِالْمَاءِ وَيَشْرَبُ وَيَشْفَى صَدُورُ  
قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَشِفَاءُ لِّمَا فِي



الصُّدُورِ يُخْرِجُ مِنْ بَطْنِهَا  
شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَنُهُ فِيهِ  
شِفَاءٌ لِلنَّاسِ وَنُزِّلُ مِنَ  
الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ  
لِّلْمُؤْمِنِينَ وَ إِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ  
يَشْفِينِ قُلْ هُوَ الَّذِي آمَنُوا  
هُدًى وَ شِفَاءٌ -

سی و سہ آیت برائے  
دفع از محرومی و قوت  
از دردان و زندگان  
ثَلَاثٌ وَ تَلَاوُنُ  
آیۃ تَنْفَعُ مِنَ  
السَّحَرِ وَ تَكُونُ

حِزْبًا مِّنَ الشَّيْطَانِ وَ اللَّصُوصِ  
وَ السِّبَاعِ أَوْ بَعُ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ  
الْبَقَرَةِ وَ آيَاتِ الْكُرْسِيِّ وَ آيَاتِ  
بَعْدَهَا إِلَى خَلْدُونَ وَ ثَلَاثٌ مِّنْ  
آخِرِ الْبَقَرَةِ وَ ثَلَاثٌ مِّنْ الْأَعْرَافِ  
إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ إِلَى مُحْسِنِينَ  
وَ آخِرُ بَنِي إِسْرَءِيلَ قُلْ ادْعُوا  
اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ وَ عَشْرُ  
آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ الصِّفَاتِ إِلَى  
لَا رَبَّ وَ آيَاتٍ مِّنْ سُورَةِ  
الرَّحْمَنِ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ إِلَى  
تَنْتَهَرُونَ وَ آخِرُ الْحَشْرِ لَوْ أَنزَلْنَا

(۱) اور اللہ مومنوں کے سینوں کو شفا بخشتے گا (۲)  
اور امراض سینہ کے لیے شفا ہیں (۳) ان کے  
پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف  
رنگ ہیں اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے  
(۴) قرآن سے جو کچھ ہم نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لیے  
کیلئے شفا اور رحمت ہے (۵) اور جب میں بیمار ہوتا ہوں  
تو وہ مجھے شفا بخشتا ہے (۶) آپ نے فرمایا کہ وہ مومنوں کے لیے

اور میں نے حضرت والد سے سنا  
فرماتے تھے تینتیس آیتیں ہیں کہ جادو  
کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیطان اور  
چوروں اور درد سے جانوروں سے پناہ  
ہو جاتی ہیں چار آیتیں سورہ بقرہ کے اول  
سے اور آیتہ الکرسی اور دو آیتیں اس کے  
بعد کی خَالِدُونَ تک اور تین  
آیتیں آخر سورہ بقرہ کی یعنی لِلّٰہِ مَا فِی  
السَّمٰوٰتِ سے آخر تک اور تین آیتیں  
سورہ اعراف کی اِنَّ رَبَّکُمْ سے  
مُحْسِنِیْنَ تک اور سورہ بنی اسرائیل  
کی پھلی آیت یعنی قُلْ ادْعُوا اللّٰہَ  
اَوْ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ سے آخر تک  
اور دس آیتیں صافات کے اول  
سے لَآ رَبَّ تک اور دو آیتیں سورہ  
رحمن کی يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ سے تَنْتَهَرُونَ



هَذَا الْقُرْآنَ وَآيَاتٍ مِنْ قُلْ  
 أُوحِيَ وَأَنَّ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا  
 إِلَى شَطَطًا فَهَذِهِ هِيَ الْآيَاتُ  
 الْمُسَمَّاءُ بِثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ آيَةً  
 وَكَانَ سَيِّدِي الْوَالِدُ يُزِيدُ  
 عَلَيْهَا الْفَاحِشَةَ وَقُلْ يَا أَيُّهَا  
 الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ  
 الْمُعَوَّذَتَيْنِ وَيَأْخُذُ مِنَ أَوَّلِ  
 السُّورَةِ قُلْ أُوحِيَ إِلَى شَطَطًا -

تک اور آخر سورہ حشر کی کو انزلنا  
 سے آخر تک اور دو آیتیں سورہ جن یعنی  
 قُلْ أُوحِيَ کی وَاِنَّ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا  
 سے شَطَطًا تک تو یہی آیات مذکورہ  
 تینتیس<sup>۳۳</sup> آیت سے مسمیٰ ہیں اور ہمارے  
 والد<sup>۳۳</sup> مرشد آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ  
 اور قل یا ایہا الکافرون اور قل هو  
 اللہ احد اور قل اعوذ برب  
 الفلق اسفل اعوذ برب الناس  
 زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن سے اول  
 آیت یعنی قُلْ أُوحِيَ سے شَطَطًا تک لے

ف۔ مترجم کتاب ہے حضرت مصطفیٰ قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتا بتایا بطور  
 اختصار کے کہ واقف سمجھ لے گا تو ناواقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات  
 ممدوحہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجئے کہ تلاش نہ کرنی پڑے۔

اَلَمْ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ هَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ  
 بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ هَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ  
 بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ هَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُوْنَ  
 اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًى مِّنْ رَبِّهِمْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ه  
 اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَّهٗ  
 مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ج مِّنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ  
 يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ  
 اِلَّا بِمَا شَاءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهٗ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَـُٔودُهٗ حِفْظُهُمَا ج  
 وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ ه لَا اِكْرَآةَ فِى الدِّيْنِ ه قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ه



فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ  
لَا انفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ  
كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ  
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

اللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدُّ أَمْثَالُ أَنْفُسِكُمْ  
أَوْ تُخْفَوُهَا يُحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ ۚ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ  
وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

أَمَّا الرُّسُلُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ أَمِنَ  
بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا تَفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ  
وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ  
نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۚ رَبَّنَا لَا  
تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا أَوْرَاقَ مَا حَمَلْتَهُ  
عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ لَنَا مَالَنَا طَائِفَةً لَّنَا بِهِ ۚ وَاعْفُ  
عَنَّا وَقَدْ غَفِرْنَا وَقَدْ وَارَحَمْنَا وَقَدْ أَنْتَ مَوْلَانَا وَقَدْ فَانصَرْنَا عَلَى الْقَوْمِ  
الْكَاذِبِينَ ۝

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ  
اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشَى اللَّيْلُ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا ۖ وَالشَّمْسُ  
وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۚ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ  
اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۚ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ  
إِلَى الْأَرْضِ يَعْدِلُ أَصْلَاحُهَا ۚ وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ  
الْمُحْسِنِينَ ۝



قُلْ اذْعُوا لِلّٰهِ اَوْ اذْعُوا لِلرَّحْمٰنِ ۚ اَيَّامًا تَدْعُوۤا فَلِلّٰهِ اَسْمَاءُ  
الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُۦا بِهَا ۚ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا  
وَقُلْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ شَرِيْكٌ  
فِى الْمُلْكِ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الدُّنْيَا ۚ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۙ

وَالصّٰفَّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ فَالتّٰبِيٰتِ ذِكْرًا  
اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۙ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَرَبُّ  
الْمَشَارِقِ ۙ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمٰوٰتِ الدُّنْيَا بِزَيْنَةٍ ۙ اَنْ تَكُوْنِ اَكْبَهٗ وَحِفْظًا  
مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مّٰرِدٍ ۙ لَا يَسْمَعُوْنَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا عَلَى وِیْقْدٍ فُوْۤنٍ  
مِّنْ كُلِّ جَانِبٍ دُخُوْرًا ۙ وَلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصٍ ۙ اِلَّا مَنۢ خُفِيَ  
الْخَطْفَةُ ۙ فَاتَّبَعَهُۥ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۙ فَاسْتَفْتِهِمْ ۙ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا  
اَمْ مِّنْ خَلْقٍ اِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لّٰزِبٍ ۙ

يٰۤاَۤمُّرَۤاۤتِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنْ اَسْتَفْتَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِّنْ اَقْطَارِ  
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَاَنْفُذُوْا ۙ وَلَا تَنْفُذُوْا اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۙ فِىۤ اٰى  
الَّذِىۤ رَتَبْنَا تَكْوِيْنًا ۙ بَانَ ۙ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نّٰرٍ وَّ مَّخَاسٍ  
فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۙ

لَوْ اَنۢزَلْنَاهُۦ ذَا النُّقُرٰنِ عَلَى جَبَلٍ لَّرَآٰىتَهُۥ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا  
مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۙ وَتِلْكَ اَلْمَثَالُ نَصْرٌ۬ لِّبِہَا لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ  
هُوَ اللّٰهُ الَّذِى لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّہَادَةِ ۙ هُوَ الرَّحْمٰنُ  
الرَّحِيْمُ ۙ هُوَ اللّٰهُ الَّذِى لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ  
الْمُؤْمِنُ الْمُہِمُّ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۙ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا  
يُشْرِكُوْنَ ۙ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۙ اِلٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ  
يُسَبِّحُہٗ لَیْلًا وَّ نَہَارًا ۙ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ

قُلْ اُوْحِیْ اِلَیَّ اَنْتَۙ اَسْمَعُ نَقْرًا مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا



قَرَأْنَا نَحْمَاتًا يَهْدِي إِلَى السُّبُلِ فَأَمَّا بِهِنَّ وَلَكِنْ تَشْرِكُ بِرَبِّنَا  
أَحَدًا ۖ إِنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۚ إِنَّهُ  
كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۚ

برائے حفظ چھپک | وَ سَمِعْتُهُ

يَقُولُ إِذَا ظَهَرَ مَرَضُ الْحَصْبَةِ  
فَخُذْ خَيْطًا أَزْرَقِي وَاقْرَأِ سُورَةَ  
الرَّحْمَنِ وَكُلَّمَا مَرَرْتَ عَلَى  
قَوْلِهِ تَعَالَى فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا  
تُكْذِبَانِ ۚ فَإِعْقِدْ عُقْدَةً  
وَأَلْفَيْهَا فِيهَا وَعَلِقِ الْخَيْطَ فِي  
عُنُقِ الصَّبِيِّ يُعَافِيهِ اللَّهُ تَعَالَى  
مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ -

اور میں نے حضرت والد سے سنا  
فرماتے تھے کہ جب چھپک کی بیماری ظاہر  
ہو تو نیلا تاگالے اور اس پر سورہ رحمن  
پڑھ اور بے بار کہ توقیائی الاء ربکما  
تکذبان پر پہونچے تو ایک گرہ دے  
اور اس پر پھونک ڈال اور دھاگے کو  
لڑکے کی گردن میں باندھ دے حق تعالیٰ  
اس کو اس بیماری سے آرام دے گا۔

نامہائے اصحاب کہف برائے امان از غرق و آتش زدگی و غارت گری و  
زدی -

و سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَسْمَاءُ أَصْحَابِ  
الْكَهْفِ أَمَانٌ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ  
وَالنَّهْبِ وَالشَّرَقِ -

اور میں نے حضرت والد سے  
فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان  
ہیں ڈوبنے اور جلنے اور غارت گری اور چوری  
سے آہی سے آخر تک دعا کرے۔

إِلَهِى بِحُرْمَةِ يَمَلِيخَا مَكْسَلِمِينَا كَسْفُوطُ طُذْرُ فُطْيُونُسْ  
كُشَا فُطْيُونُسْ نَبْيُيُونُسْ يُوَاتِسْ بُوسْ وَ كَلْبُهُمْ قُطْمِيرْ  
وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ -

اور میں نے حضرت والد  
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے

برائے حاجت روائی | وَ سَمِعْتُهُ  
يَقُولُ إِذَا أَعْتَزَّضْتَ



لَكَ حَاجَةٌ فَأَقْرَأْ بِكِدِّ يَوْمِ  
الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيعُ الْفَأْ  
وَمِائَتِي مَرَّةً اِثْنًا عَشَرَ يَوْمًا  
فَإِنَّ اللَّهَ يَقْضِي حَاجَتَكَ هَذِهِ  
عَزَائِمُ أَجَازَتِي سَيِّدِي الْوَالِدُ  
بِهَافِي جُمْلَةٍ مَا أَجَازَتِي۔

فرماتے تھے کہ جب تجھ کو کوئی حاجت درپیش  
آوے تو یا بَدِيعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ  
یا بَدِيعُ الْفَأْ کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک  
کہ حق تعالیٰ تیری حاجت بر لاوے گا  
اور ان اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہاں  
تک تجھ کو میرے والد مرشد نے اجازت دی  
ہے مجملہ اور اعمال کے کہ جن میں مجھ کو اجازت  
فرمائی ہے۔

تہا زبیر نے قضاۃ حاجات | إِقْضَاءُ الْحَاجَاتِ  
الْمُهْمَّتِ بِرُكْعٍ أَرْبَعٍ رُكْعَاتٍ  
يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بَعْدَ الْفَاتِحَةِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي  
كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ  
فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَبَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ  
وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ مِائَةً  
مَرَّةً وَفِي الثَّانِيَةِ رَبِّ إِنِّي مَسَّنِيَ  
الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ  
مِائَةً مَرَّةً وَفِي الثَّالِثَةِ وَأَقْرَأُ  
أَمْرِي إِلَى اللَّهِ وَإِنَّ اللَّهَ بِصِيرٍ

حاجات مشککہ کے بر آنے کے واسطے  
چار رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورہ  
فاتحہ کے بعد لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ  
فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَبَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ  
وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ کو سو  
بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ  
کے رَبِّ إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ  
أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ سو بار پڑھے  
اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے وَأَقْرَأُ  
أَمْرِي إِلَى اللَّهِ وَإِنَّ اللَّهَ بِصِيرٍ

۱۔ صلوٰۃ الحاجتہ جو حدیث شریف میں آئی ہے وہ قفر جلیل وغیرہ کتب حدیث میں  
مذکور ہے پڑھنا اس کا افضل سب سے ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے



بِأَلْعِبَادِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الرَّابِعَةِ  
قَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ  
مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَقُولُ  
رَبِّ ارْنِي مَغْلُوبٍ فَأَنْتَصِرُ مِائَةَ  
مَرَّةٍ۔

بِأَلْعِبَادِ ۵ سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت  
میں بعد فاتحہ کے قَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ  
وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۱۰ سو بار پڑھے پھر سلام  
پھر کے رَبِّ ارْنِي مَغْلُوبٍ فَأَنْتَصِرُ  
۱۰ سو بار۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چاروں  
آیتیں اسم اعظم ہیں کہ جن کے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو اور  
مجھ کو تعجب آتا ہے اُس شخص سے کہ بواسطہ ان کے دعا کرے اور قبول نہ ہو فائدہ جلیلہ  
حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب میں فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب میں جلالی  
ہو یا جمالی حکم میں کبریت احمر کے ہے اور اُس کو اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہے :-  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۵

رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہے کہ مچھلی کے پیٹ  
میں فرمائی جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کرے گا قبول ہوگی اور حق

۱۔ جناب مولانا عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ نے بیچ تفسیر سورہ نون کے جب یہ آیت کو لَا اَنْ  
تَذَارَكُنَّ نَعْمَةً الْاٰیۃ کے کھا ہے کہ مشائخ معتبرین سے واسطے دفع ہر غم و اندوہ کے آیت  
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ الْاٰیۃ کا پڑھتا تر یاق مجرب ہے اور طریق اُس کے پڑھنے  
کے دو ہیں ایک تو یہ کہ سو الاکھ بار بہیئت اجتماعی ایک مجلس میں پڑھے دوسرے یہ کہ ایک شخص تن  
تہنا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان میں بیٹھ کر ساتھ شرائط طہارت اور استقیال  
قبلہ کے پڑھے اور پیالہ پانی کا بھر کر اپنے پاس رکھ لیوے اور لمحہ لمحہ اُس پانی میں ہاتھ اپنا ڈال کر  
اپنے بدن اور منہ پر پھیرتا رہے تین روز یا سات روز یا چالیس روز اسی ترتیب سے پڑھے انتہی۔  
اور ظفر جلیل میں در ضمن دعاؤں دفع غم کے قول حضرت امام جعفر صادقؑ کا بیچ فضائل ان چاروں  
آیتوں کے خوب کھا ہے جو چاہے سو دیکھ لے۔ ۱۲



یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب تاثیر اور کمال سریع الاثر ہے جس امر میں چاہے اس آیت سے دعا کر لے اور مشائخ اُس کی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہیں اور طریقہ دعا کا انھوں نے یاقسام متعددہ ذکر کیا ہے آسان تر و طریقے میں ایک یہ کہ بارہ دن تک یہ نیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہ ہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول اور آخر چند بار درود پڑھے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اُس کی قوت تاثیر میں کچھ شک نہیں اس واسطے کہ ایسا کوئی عمل نہیں کہ جس کی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی سوائے اس کے قرآن میں اس کی شان میں وارد ہے۔

فَاَسْتَجِبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ

وَمِنْ خِيَطَةِ الشَّيْطَانِ  
يَقْرَأُ فِي أُذُنِ الْيُسْرَى سَبْعَ  
مَرَّاتٍ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ  
وَأَلْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَداً  
ثُمَّ أَنَابَ هـ

وَأَيْضاً يُؤْذَنُ فِي أُذُنِهِ  
سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ  
وَالْمُعَوِّذَاتِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ  
وَالطَّارِقِ وَآخِرُ سُورَةِ الْحَشْرِ  
وَسُورَةِ الصَّفَّتِ كُلِّهَا فَإِنَّ  
الشَّيْطَانَ يَحْرَقُ۔

وَأَيْضاً يَقْرَأُ فِي أُذُنِهِ

اور جس کو شیطان باؤ لاکر ڈالے  
یعنی جس پر آسیب کا خلل ہو تو اُس کے  
بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے۔  
وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ  
وَأَلْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَداً ثُمَّ أَنَابَ هـ

اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے  
کہ اُس کے کان میں سات بار اذان دے  
اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق  
اور قل اعوذ برب الناس اور آیتہ الکرسی  
اور سورہ طارق یعنی والسمار والطارق اور  
سورہ حشر کی آیتیں یعنی ہواللہ الذی سے  
آخر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے  
آسیب جل جاوے گا۔

اور آسیب زدہ کے واسطے یہ



أَفَحَسِبْتُمْ إِلَىٰ آخِرِ سُورَةِ الْمُؤْمِنُونَ.

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ  
عِبَادًا وَأَنتُمْ إِلَٰهِنَا لَآتُرْجِعُونَ  
فَتَعَالَىٰ اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ  
إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَ  
مَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ  
لَا بُرْهَانَ لَهُ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ  
عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ  
الْكَافِرُونَ هَ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ  
وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ه  
وَإِذَا يَقْرَأُ عَلَىٰ مَاءٍ طَاهِرٍ  
الْفَاتِحَةَ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَخَمْسَ  
آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْحَجِّ  
وَيُرْسِلُ بِهِ وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُفِيقُ  
وَإِذَا أَحْسَسَ بِالْحِجَّتِ فِي مَكَانٍ  
فَرَشَّ هَ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فِي  
نَوَاحِي الْمَكَانِ فَإِنَّهُ لَا يَعْوَدُ  
إِلَيْهِ -

بھی عمل ہے کہ اُس کے کان میں آخر سورہ  
مؤمنون کی یہ آیتیں پڑھے۔

کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا  
ہے اور تم ہماری طرف نہ لوٹائے جاؤ گے۔  
اللہ پادشاہ برحق بلند ہے (شُرک وغیرہ سے)  
اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ عرض  
کریم کا رب ہے اور جو اللہ کے سوا کسی اور معبود  
کو پکارے جسکی اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو  
تو اس کا حساب اسکے رب کے پاس ہوگا کہ وہ کافروں کو  
فلاح یاب نہیں کرتا۔ آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے رب  
مغفرت اور رحم فرما کہ تو ارحم الراحمین ہے۔

اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل  
ہے کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور  
آیہ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورہ  
جن کی پڑھے اور اُس پانی کا اُس کے  
سنہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش میں آجائے  
گا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو تو  
اُسی پانی سے اُس مکان کی نواحی میں  
چھینٹے مارے تو وہاں پھر دُعا دے گا۔

مترجم کہتا ہے سورہ جن کی آیات مذکورہ یہ ہیں۔

عَمَّا سِيبِ زَوْهٍ بَرَّكَ دَفْعُ جِنِّ الزَّخَانِ | قُلْ أُذِجِي إِلَىٰ آتِهِ اسْتَمِعْ نَفَرٌ  
مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ



وَلَنْ تَشْرَكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا هَـ وَآتَتْهُ تَعَالَىٰ جِدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً  
وَلَا وَلَدًا هَـ وَآتَتْهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا هَـ وَأَنَا ظَنَنْتُ  
أَنْ لَّنْ تَقُولَ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا هَـ

اور واسطے قریب ہونے شیطان  
کے گھر سے اور اُن کے پتھر پھینکنے کے لئے  
یہ آیت پڑھے إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ  
كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا هَـ فَمَهْلِ  
الْكُفْرَيْنِ أَمْ هَلُمُّهُمْ رَوَيْدًا  
چار سو سہ کی کیلوں پر ہر کیل پر پچیس  
پچیس بار پھر اُن کو گھر کے چاروں کونوں  
میں ٹھونک دے۔

اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ  
اصحاب کہف کے نام گھر کی دیواروں میں  
لکھے۔

اور عقیقہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے  
ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ  
آیت لکھے۔ وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ  
بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ  
أَوْ كَلِمَ بِسْمِ اللَّهِ أَوْ بَلَىٰ لِلَّهِ الْأَمْرُ  
جَمِيعًا ہ پھر اس تعویذ کو اُس کی گردن میں  
باندھے اور یہ بھی عقیقہ کے واسطے ہے کہ  
چالیس لوگوں پر سات سات بار اس آیت  
کو پڑھے۔

وَلِئَلَّمَا الشَّيْطَانَ بِالْبَيْتِ  
وَرَمِيَهُمْ بِالْجَارَةِ يَقْرَأُ هَذِهِ  
الْآيَاتِ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا  
إِلَىٰ رُويْدًا هَـ عَلَىٰ أَرْبَعَةٍ مَسَامِيرَ  
عَلَىٰ كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَعِشْرِينَ  
مَرَّةً ثُمَّ يَدْفِنُهَا فِي أَرْبَعَةِ  
أَطْرَافِ ذَلِكَ الْبَيْتِ۔

برائے دفع جن از خانہ | وَأَيُّضًا يَكْتُبُ  
اسْمُهُ أَصْحَابِ الْكَهْفِ فِي جُدْرَانِ  
الْبَيْتِ۔

بانجھ پن دور کرنے کیلئے | وَلِئَلَّعَقِيمَتِ  
يَكْتُبُ هَذِهِ الْآيَاتِ فِي رَقِيٍّ  
الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ  
الْوَرْدِ ثُمَّ يُعَلِّقُ فِي عُنُقِهَا  
وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ  
الْجِبَالُ إِلَىٰ جَمِيعًا وَأَيُّضًا يَقْرَأُ  
عَلَىٰ أَرْبَعِينَ قَرْنًا عَلَىٰ كُلِّ  
وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ كُتِبَتْ  
إِلَىٰ نُورِهِ تَأْكُلُ كُلُّ يَوْمٍ وَاحِدًا



وَابْتَدَأْتُ مِنْ مَوْتٍ وَوَقْتُ  
فَرَاغَتْهَا مِنْ غُسْلِ  
الْمَحِيضِ وَيُواقِعُهَا زَوْجُهَا  
فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ -

اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرِ لَيْلِي يَخْشَاهُ  
مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ  
سَحَابٌ ظُلُمْتُ بَعْضُهَا  
فَوْقَ بَعْضٍ ۚ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهُ  
لَمْ يَكِدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ  
اللَّهُ لِنُورِ اٰمَالِكُمْ مِنْ نُّورِهِ

اور ایک لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع کرے  
حیض کے غسل کے ہونے سے اور ان دنوں  
میں اس کا زوج اس سے صحبت کرتا رہے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھائے اور اس پر پانی نہ پئے۔

برائے اسقاط جنین | اور جو عورت بچہ  
اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تا گاکسم کا رنگاں  
کے قدر کے برابر لے اور اس پر لوگوں میں لگاؤ  
اور ہر گزہ پروا صبر و ماصبرک  
اَلَا بِاللهِ وَلَا تَحْزَنَ عَلَيْهِمْ  
وَلَا تَلْكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ  
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ  
هُمْ مُّحْسِنُونَ ۝ اور قل يا ايها  
الكافرون پڑھے اور بچھونکے۔

برائے دروزہ | اور جس عورت کو دروزہ  
یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے  
تو پرچہ کاغذ میں یہ آیت لکھے: وَالْقَت

وَالَّتِي تَمْلِصُ جَنِينَهَا  
يَا خُذْ خَيْطًا مَّعْصُفًا عَلَى  
مِقْدَارِ طَوْدِيهَا وَاعْقِدْ عَلَيْهِ  
تِسْعَ عُقَدٍ يَنْفُثُ فِي كُلِّ مَنِّهَا  
وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ  
اِلَى مُّحْسِنُونَ ۝ وَقُلْ يَا اَيُّهَا  
الْكٰفِرُونَ اِلَىٰ اٰخِرِهَا -

وَالَّتِي صَرَبَهَا الْمَخَاضُ يَكْتُبُ  
فِي رُقْعَةٍ ۙ وَالْقَتُ مَا فِيهَا وَخَلَّتْ  
وَإِذْنَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ إِهْيَا



أَشْرَاهَا وَيَلْفُ الرُّقْعَةَ فِي  
تَوْبٍ طَاهِرٍ وَيُعَلِّقُهَا فِي فِجْذِهَا  
السُّرَى فَإِنَّهَا تَلِدُ سُرُجًا قُلْتُ  
حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدَّرِّ الْمَنْشُورِ  
عَنِ الْأَعْمَشِ أَنَّ هَذِهِ الْكَلِمَةُ  
دُعَاءُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ  
يَا حَيُّ قَبْلِ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ  
بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ۔

مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ هِ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا  
وَحَقَّقَتْ هِ إِهْيَا أَشْرَاهَا اور اس  
پر چے کو پاک کپڑے میں پیٹے اور اس کی  
پائیں ران میں باندھے تو وہ جلد بخیرگی  
میں کہتا ہوں مجھ کو یاد ہے جلال الدین بلوچ  
کی کتاب درمنثور سے بروایت اعلمش رضاکہ  
یہ کلمہ یعنی إِهْيَا أَشْرَاهَا جاب موسیٰ علیہ  
السلام کی دعا ہے معنی اُس کے یہ ہیں کہ اے  
زندہ قیل ہر چیز کے اور اے زندہ بعد ہر چیز کے

ف۔ مترجم کہتا ہے إِهْيَا بِكسر همزة وَأَشْرَاهَا بفتح همزة وشين لفظ يوناني  
ہے یعنی وہ اذلی کہ کبھی اُس کو زوال نہیں اور شَرَّ إِهْيَا کہنا بدون همزة کے خطاب ہے بزعم  
علمائے یہود کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورۃ سے حقت تک  
شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلاوے تو بھی جلدی جنے۔

برائے زرنے کہ فرزند نرینہ نراید اور جو  
عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل  
پر تین مہینے گزرنے سے پہلے ہرن کی جھلی  
پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو کھے  
اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا  
تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَ  
كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ اللَّهِ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ  
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ  
اور اس آیت کو کھے یا زکریا اِنَّا  
نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ

وَالَّتِي لَا تَلِدُ إِلَّا أُنْثَىٰ يَكْتُبُ  
قَبْلَ أَنْ يَمِضَ عَلَى الْحَبْلِ ثَلَاثَةُ  
أَشْهُرٍ عَلَى رَقٍّ ائْخَزَالَ بِالزَّعْفَرَانِ  
وَمَا رَأَى الْوَرْدَ هَذِهِ الْآيَةُ أَنَّ اللَّهَ  
يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ  
الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ  
عِنْدَ اللَّهِ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ  
وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ هِ  
وَهَذِهِ الْآيَةُ يَا زَكَرِيَّا إِنَّا  
نُبَشِّرُكَ الْآيَةَ ثُمَّ يَكْتُبُ بِحَقِّ



مُرِّيْمَ وَعِيسَى ابْنَا صَالِحًا طَوِيلَ  
الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

وَاخْبَرَنِي مَنْ أَثِقُ بِهِ  
لِلْعُقُلَةِ لَا يَعِيشُ لَهَا وَكَدُّ  
يَا خُذْ نَاخُوهً وَالْفِلْفِلَ الْأَسْوَدَ  
وَيَقْرَأُ عَلَيْهِمَا عِنْدَ ظَهْرِ  
يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ أَرْبَعِينَ مَرَّةً سُورَةَ  
الشَّمْسِ بَيِّنًا كُلُّ مَرَّةٍ بِالصَّلَاةِ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَيُخْتَمُ بِهَا تَائِدًا كُلُّهَا الْمُرَّةُ كُلُّ  
يَوْمٍ مِنْ حَمَلِهَا إِلَى فَطَامِ  
الْوَلَدِ

وَاخْبَرَنِي أَيْضًا لَلَّتِي لَا تَلِدُ  
إِلَّا أَنْثَى أَنْ يَخْطُ خَطًّا مُسْتَدِيرًا  
عَلَى بَطْنِهَا سَبْعِينَ مَرَّةً فِي كُلِّ  
مَرَّةٍ يَقُولُ مَعَ إِدَارَةِ الْإِصْبَعِ  
يَا مَتِينُ

ثُمَّ نَعُودُ إِلَى الْكَلَامِ الْأَوَّلِ  
فَنَقُولُ مِنْ تِلْكَ الْعَزَائِمِ

بُخَعْلٌ كَسَمَنْ قَبْلُ سَمِيَّاهُ پھر رکھے  
بِحَقِّ مُرِّيْمَ وَعِيسَى ابْنَا صَالِحًا  
طَوِيلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے۔  
برائے زلے کہ فرزندش نہ زید | اور اس

شخص نے جس پر محکوم اعتماد ہے خبر دی کہ  
جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو  
اجواتن اور کالی مرتج لے دونوں چیزوں پہ  
دو شنبے کے دن دوپہر کو چالیس بار سورۃ  
والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھ کر شروع  
کرے اور اسی پر ختم کرے اُس کو ہر روز  
عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے  
کے دودھ چھڑانے تک۔

ایضاً برائے فرزند ترینہ | اور یہ بھی اسی  
شخص محمد نے محکوم خبر دی کہ جو عورت  
سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے  
پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار ہر بار انگلی  
کے پھرنے کے ساتھ یا مَتِينُ کہے۔

اعمال برائے چشم زخم ساحرہ کہ | پھر ہم جو  
درہندی دان و مٹھیا گویند کرتے ہیں پہلے

۱۔ مقلاتہ بالکسر زنی کہ فرزندش نہ زید ۱۲ ص

۲۔ گول لکیر یعنی دائرہ ۱۲



لِلصَّبِيِّ الَّذِي أَصَابَهُ عَيْنٌ  
عَائِنَتِي يَخْطُ خَطًّا مُسْتَدِيرًا  
بِالسَّكَّيْنِ وَهُوَ يَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ  
وَهَذِهِ الْآيَاتِ وَقُلْ جَاءَ  
الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ  
كَانَ زَهُوقًا وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ  
بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ  
وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحَقِّقَ الْحَقَّ  
بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ  
لِيُحَقِّقَ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ  
الْمُجْرِمُونَ وَيَمْحُو اللَّهُ الْبَاطِلَ  
وَيُحَقِّقُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ  
بِذَاتِ الصُّدُورِ ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ  
بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ  
كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ  
لَا مَسَّ يَاحْفِظُ يَا رَقِيبُ يَا وَكِيلُ  
يَا كَفِيلُ فَسَيَكْفِيكَهُمْ اللَّهُ ج  
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثُمَّ يَرْكُزُ  
السَّكَّيْنِ فِي وَسْطِ الدَّائِرَةِ  
وَيَقُولُ رَكَزْتُهَا فِي قَلْبِ  
أَعَائِنَةِ ثُمَّ يَسْتَرْهَا تَحْتَ  
صَحْفَةٍ أَوْ قَعَبٍ.

کلام کی طرف تو کہتے ہیں اُن ہی عزیمتوں سے  
یعنی جن کی والد ماجد سے اجازت ہے یہ عمل  
ہے اُس لڑکے کے واسطے جس کو نظر لگانے  
والی عورت کی نظر لگ گئی اُس عورت کو  
دُائِن اور ٹنھیا بھی کہتے ہیں ایک گول لکیر  
چھری سے کھینچے آیت الکرسی اور ان آیتوں  
کو پڑھتے ہوئے: وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ  
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ  
زَهُوقًا وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ  
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۵ وَيُرِيدُ  
اللَّهُ أَنْ يُحَقِّقَ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ  
وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ۵ لِيُحَقِّقَ  
الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ  
الْمُجْرِمُونَ ۵ وَيَمْحُو اللَّهُ الْبَاطِلَ  
وَيُحَقِّقَ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ  
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۵ پھر یہ  
دعا پڑھے: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ  
التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ  
وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَا مَسَّ يَاحْفِظُ  
يَا رَقِيبُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ فَسَيَكْفِيكَهُمْ  
اللَّهُ ۵ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۵ پھر چھری  
کو کنڈل کے اندر گاڑے اور کہے کہ میں نے

چھری ٹھونک دی نظر لگانے والی کے دل میں پھر اس کو دھک دے رکابی کے نیچے یا تعب



وَاَيْضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ  
اَوِ السَّاحِرِ يَا فُلَانُ وَدَعَا  
بِاسْمِهِ وَقَتَّ حِكَايَتَهُ عَنْ  
نَفْسِهِ بَطَلَ عَمَلُهُ

وَ اَيْضًا اِذَا تَحَقَّقَ اَنَّ الْعَيْنِ  
وَالْعَائِنِ اَمْرًا اَنْ يَغْسِلَ وَجْهَهُ  
وَيُزَارِعَ رَاْعِيَهُ وَرَجُلِيهِ دَاخِلَةً  
اِذَا رَاَهُ فِي اِنَاءٍ وَصَبَّ ذَلِكُ  
الْمَاءِ عَلَى الْمُعَيُّونِ بَرَاءً مِنْ  
سَاعَتِهِ قُلْتُ اَخْرَجَ مَا لَكَ  
فِي الْمَوْطَا اَمْرًا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ يَعْاَيِنُ قَرِيبًا مِّنْ  
هَذِهِ الْكَيْفِيَّةِ -

کے نیچے یعنی طباق کے نیچے۔  
برائے چشم زخم | اور یہ بھی ہے کہ جو  
نظر لگانے والے یا جادوگر کو کہے یا فلا نے  
اور اُس کا نام لے کر پکارے نظر لگانے کے  
وقت یا اُس وقت جب خود اُس کا ذکر  
کرے تو اُس کا اثر باطل ہو جائے گا۔

برائے چشم زخم | اور یہ بھی ہے کہ جب  
نظر لگانا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جاوے  
تو اس کے منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں  
پاؤں اور اُس کی شرمگاہ کو دھونے کو کہے  
ایک برتن میں اور اُس پانی کو اُس پر چھڑکے  
جس کو نظر لگی تو اُسی دم اچھا ہو جاوے میں  
کہتا ہوں امام مالک نے موطا میں روایت  
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر  
لگانے والے کو اسی طرح کے مانند حکم کیا یعنی شرمگاہ  
وغیرہ کے دھونے کا۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی  
اور جب کوئی تم سے دھلاوے تو دھودو یعنی اگر دفع نظر کے واسطے کوئی تم سے درخت  
کرے کہ منہ وغیرہ دھودیکے تو دھودینا چاہیے کہ شاید تمہاری ہی نظر لگ گئی ہو اس  
کا بُرا ماننا عبث ہے اور روایت ہے کہ عثمان نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا  
اس کی ٹھوڑی میں کالا ٹیکا لگا دو کہ اس کو نظر نہ لگے۔

۱۔ کالا ٹیکا لڑکوں کے واسطے دفع نظر کے اثر سے ترمذی میں ثابت ہے ۱۲



مترجم کہتا ہے کہ یہ جوڑ کے کے کالائیکا لگا دیتے ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں ہے واللہ اعلم۔

وَإَيْضًا أَذْرَعُ مِنْ خَيْطِ طَاهِرٍ ثَلَاثَةً أَذْرَعُ وَأَثْرُكُمَا عِنْدَ مَنْ يَحْفَظُهُ ثُمَّ اقْرَأْ هَذِهِ الْعَزِيمَةَ عَلَى الْمَعْيُونِ ثُمَّ أَذْرَعُ ثَانِيًا فَإِنْ زَادَ أَوْ تَقَصَّرَ فَهُوَ مَعْيُونٌ فَكِّرِ الْعَمَلَ ثَلَاثًا يَذْهَبُ أَثَرُ الْعَيْنِ بِسُحْرِ اللَّهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانٍ بِنِ فُلَانَةٍ أَوْ فُلَانٍ بِنْتِ فُلَانَةٍ بِعِزِّ عِزِّ اللَّهِ وَبِنُورِ عَظَمَتِهِ وَجَبَّ اللَّهُ بِمَا جَرَى بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِلَى خَيْرٍ خَلَقَ اللَّهُ مُحَمَّدًا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانٍ بِنِ فُلَانَةٍ بِحَقِّ أَشْرَاهِيَا بَرَاهِيَا أَذْ وَنِيَا ضَبَاتُ إِلٍ شَذَايَ عَزَمْتُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانٍ بِنِ فُلَانَةٍ بِحَقِّ شَهَتْ بِهَتْ اِنْتَهَتْ يَاقُتْطَاعُ الْجَا يَا كَذِي لَا يَقْوَى عَلَيْكَ أَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ يَا خُرْجِي يَا نَفْسَ السُّوءِ مِنْ فُلَانٍ بِنِ فُلَانَةٍ كَمَا أُخْرِجَ يُوسُفُ مِنَ الْمُضْيِقِ وَجُعِلَ يُوْسُفُ فِي الْبَحْرِ طَرِيقٌ وَإِلَّا فَانْتِ بِرِيئَةٍ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَاللَّهُ تَعَالَى بِرِيئَةٍ مِنْكَ أُخْرِجِي يَا نَفْسَ السُّوءِ مِنْ فُلَانٍ بِنِ فُلَانَةٍ بِأَلْفِ أَلْفٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ هَ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ كُفُوءًا أَحَدٌ أُخْرِجِي يَا نَفْسَ السُّوءِ بِأَلْفِ أَلْفٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَنُزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ هَ لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْنَاهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ هَ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ هَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى



سَيِّدِ نَامُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

ایضا برائے چشم زخم | اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہے کہ ایک پاک تاگاتین ہاتھ ناکالے اور اس کے پاس رکھ جو نظر زدہ ہے پھر یہ عزیمت یعنی عزم مت علیک سے آخر تک پڑھ جس پر نظر لگی ہے پھر اس تاگے کو دوسری بار ناپ سوا کرتین ہاتھ سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کر کہ اس کو نظر لگی ہے تو اس عمل کو تین بار مکرر کر نظر کا اثر دور ہوگا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کو تین بار پڑھے اور سورہ فاتحہ کو تین بار پڑھ کر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجائے فلان بن فلانة کے اُس کا اور اُس کی ماں کا نام لے۔

برائے مسح و مریض | اور جس پر جادو کا

مالیوس العلانج | اثر ہو اور اس

بیمار کے واسطے جس کی بیماری نے طبیبوں

کو عاجز کر دیا ہو چینی کے سفید برتن میں

یہ اسم لکھے: یا حی حین لا حی فی دیموۃ

ملک و بقائے یا حی پھر اس کو پانی

نے دھو کر چالیس دن پیے۔ میں کہتا ہوں

میں نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر

سورہ فاتحہ زیادہ کرتے تھے۔

برائے گم شدہ | اور جس کی کوئی چیز کھوئی

جاوے پھر کہے یا حفیظ اے سو اسی

بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت

وَلِلْمَسْحُورِ وَالْمَرِيضِ

الَّذِي أَغْبَا الْأَطِبَّاءُ مَرَضُهُ

يَكْتَبُ فِي إِنَاءٍ صِبْنِي أَيْضَ

يَا حَيَّ حِينَ لَا حَيَّ فِي دَيْمُومَةٍ

مُلْكِهِ وَبَقَائِهِ يَا حَيُّ فَيَمْحُوهُ

بِالْمَاءِ وَيَشْرِبُ إِلَى أَرْبَعِينَ

يَوْمًا قُلْتُ وَرَأَيْتُ سَيِّدِي

الْوَالِدَ يَزِيدُ عَلَيَّ الْفَاتِحَةَ۔

وَمَنْ ضَاعَ لَكَ شَيْءٌ فَقَالَ

يَا حَفِیْظُ مِائَتَ مَرَّةٍ وَتِسْعَ عَشَرَ

مَرَّةً مِّنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَتَقْصَانِ

۱۵ یعنی اے زندہ اس وقت کہ نہیں تھا کوئی زندہ قائم ہے تو بیچ بادشاہت ہمیشہ

اپنی کے اور بقا اپنی کے اے زندہ اچھا کر دے اس بیمار کو ۱۲



ثُمَّ قَرَأَ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُنْ  
مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ إِلَى  
يَأْتِ بِهَا اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ  
وَتِسْعَ عَشْرَةَ مَرَّةٍ رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ  
ضَالَّتَهُ

يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُنْ مِثْقَالَ  
حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي  
صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ  
يَأْتِ بِهَا اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ  
تَوْحَقُّ تَعَالَى اُس کی گم ہوئی چیز کو اُس کے پاس  
پھیر لا دے گا۔

برائے شناختن دزد اور چور کے پہچاننے  
کے واسطے دو شخص آئے سامنے بیٹھیں اور  
بدھنی کو اپنے درمیان میں تھامے رہیں اور  
اُس کو کلمے کی دو انگلیوں سے اٹھائے رہیں  
اور جس پر چوری کی تہمت ہو اُس کا نام بدھنی میں  
لکھے اور سورۃ یس کو مِّنَ الْمُكْرَمِينَ  
تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہو گا تو بدھنی  
گھوم جاوے گی پھر اگر نہ گھومے تو اُس کا نام  
مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہی تک  
پڑھے اور اسی طرح ہر شخص منہم کا نام لکھتا جاوے  
یہاں تک کہ گھومے میں کہتا ہوں کہ جو شخص  
یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرے چور پر مطلع ہو  
تو اُس پر واجب ہے کہ اُس کے چرانے پر یقین  
نہ کرے اور اُس کو بدنام نہ کرے بلکہ قرآن کی  
پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرآن کا ایک  
طریقہ ہے حق تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل میں  
فرمایا اور نہ چھپے پڑ اُس چیز کے جس کا تجھ کو

وَلَعَرَفْتَ السَّارِقِ يَتَقَابَلُ  
اِثْنَانِ وَيُمسِكَانِ الْاِذْبَرِيقَ  
بَيْنَهُمَا وَيَحْمِلَانِهُ بَيْنَ  
اَصْبَعَيْهِمَا السَّبَابَتَيْنِ وَيَكْتُبُ  
اِسْمَ الْمُتَّهِمِ فِي الْاِذْبَرِيقِ وَيَقْرَأُ  
سُورَةَ يَسَ اِلَى مِّنَ الْمُكْرَمِينَ  
فَاِنْ كَانَ هُوَ الَّذِي سَرَقَ دَارَ  
الْاِذْبَرِيقِ فَاِنْ لَمْ يَدْرِ فَلْيَمْسَحْ  
اِسْمَهُ وَلْيَكْتُبْ اِسْمَ غَيْرِهِ  
وَهَكَذَا حَتَّى يَدُورَ قُلْتُ  
وَيَجِبُ عَلَى مَنِ اطَّلَعَ عَلَى السَّارِقِ  
بِامْتِثَالِ هَذِهِ اَنْ لَا يَجْزِمَ  
بِسَوْقَتِهَا وَلَا يُشَيِّعَ فَاَحْسَنُهُ بَلْ  
يَتَّبِعِ الْقَرَآنَ فَاِنْ مَآهِيَ طَرِيقِ  
اِتِّبَاعِ الْقَرَآنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ اَلَمْ



یقین نہیں مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک  
کا سوال کیا جاوے گا۔

برائے پردہ گر بختم | اور اگر تیرا غلام

بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ اور اس

کو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھری میں

دو پتھروں کے بیچ میں رکھ دے یعنی سورہ

فاتحہ اور آیتہ الکرسی کو لکھ پھر اللہم سے

یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ

آیت لکھ: اَللّٰهُمَّ كُظِّلْتُ فِيْ بَحْرِ لَاجِيْ

يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ

مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ طُلُمَاتٌ

بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اُخْرِجَ

يَدًا لَّمْ يَكْدِرْ اِهَادَ مَنْ لَّمْ

يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُوْرًا فَمَا لَكَ مِنْ

نُوْرٍ اَوْ مِنْ وَّرَائِهِمْ بَرَزَخُ اِلَى

يَوْمٍ يُبْعَثُونَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا

وَلَنَسِيَ خَلْقَنَا وَاَللّٰهُ مِنْ

وَّرَائِهِمْ مُحِيطٌ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ

مَجِيدٌ فِىْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پھر یہ

دعا پڑھے اللہم اِنِّیْ اَسْأَلُكَ سَآخِرَتِکَ

وَ اِذَا اَبْقٰ لَكَ اِبْقِ فَاکْتُبْ

فِىْ قِرْطَاسٍ وَاَجْعَلْهُ فِىْ غِطَاءٍ

وَ اَتْرُکْهُ فِىْ بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَضَعُ

بَیْنِ تَحْرِیْنٍ وَهِيَ الْقَارِحَةُ وَ

اٰیَةُ الْکُرْسِیِّ ثُمَّ اَکْتُبْ اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْهِنَّ فَاَجْعَلِ

اَللّٰهُمَّ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا

فِیْهِمَا عَلٰی عَبْدٍ لَّکَ فُلَانِ ابْنِ

فُلَانَةٍ اَضِیْقْ مِنْ خَلْقِ

حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مُوْلَدٍ اَبْرَحَمَ لَکَ

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ثُمَّ اَکْتُبْ

اَوْ کُظِّلُمَاتٍ فِىْ بَحْرِ اِلَى فَمَا لَكَ

مِنْ نُوْرٍ اَوْ مِنْ وَّرَائِهِمْ بَرَزَخُ

اِلَى یَوْمٍ یُّبْعَثُونَ وَضَرَبَ لَنَا

مَثَلًا وَلَنَسِيَ خَلْقَنَا وَاَللّٰهُ مِنْ

وَّرَائِهِمْ مُحِیطٌ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ

مَجِيدٌ فِىْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ثُمَّ

۱۔ معمول مولانا اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا یہ تھا کہ گم ہوئی چیز کیلئے یا کسی کے لڑکے وغیرہ گم ہوئے کیلئے درود شریف

لکھ دیتے تھے کہ اونچی جگہ یعنی درخت یا کھونٹی وغیرہ پر لکھ دے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةً وَاَلْفَ ذَرَّةً - ۱۲ ق



يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ  
هَذِهِ الْآيَاتِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ  
نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ تُرَدَّ الْعَبْدُ  
إِلَى مَوْلَاكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ  
الرَّاحِمِينَ -

وَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ يُبْرِجَ اللَّهُ  
حَاجَتَكَ فَاقْرَأْ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ  
بِأَنْ تُوصِلَ مِنْهُمُ الْبَسْمَلَةَ بِلَا مِ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ تَبْدَأُ مِنْ يَوْمِ  
الْأَحَدِ بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَ  
فَرْضِهِ سَبْعِينَ مَرَّةً وَالْيَوْمِ  
الثَّانِي سِتِينَ وَهَكَذَا تَنْقُصُ  
كُلَّ يَوْمٍ عَشْرَةً حَتَّى يَكُونَ يَوْمَ  
السَّبْتِ عَشْرَ مَرَّةٍ -

وَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَرَى فِي  
مَنَامِكَ مَا فِيهِ مَخْرَجٌ مِمَّا أَنْتَ  
فِيهِ مِنَ الضِّيقِ فَتَوَضَّأْ وَالْبَسْ  
ثِيَابًا طَاهِرَةً وَنَمْ مُسْتَقْبِلَ  
الْقِبْلَةِ عَلَى يَمِينِكَ وَاقْرَأْ  
وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَاللَّيْلِ  
سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

ترجمہ:- الہی میں تجھ سے ان آیات کے وسیلہ  
سے تیرے نبی محمدؐ اور انکی آل و اصحاب پر  
نزول رحمت و سلامتی کی درخواست کرتا ہوں  
کہ اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے اس  
فرار شدہ غلام کو اس کے آقا کے پاس  
پہنچا دے۔

برائے انجام حاجت اور جب توجاہ ہے

کہ حق تعالیٰ تیری مراد پر لاوے تو سورۃ فاتحہ  
کو پڑھ اس طرح کہ بسم اللہ الرحمن  
الرحیم کی میم کو الحمد للہ کے لام سے  
ملاوے یکشنبہ کے دن سے فجر کی سنت اور  
فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار  
اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور  
تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز  
دس دس بار کرتا جاوے یہاں تک کہ ہفتہ  
کے دن دس بار پڑھے۔

طریقہ استخارہ اور جب توجاہ ہے کہ اپنے

خواب میں وہ حال دیکھے جس میں تیری خلاصی  
ہے اُس تنگی سے جس میں تو مبتلا ہے تو وضو کر  
اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ  
پر لیٹ اور سورۃ والشمس کو سات بار اور  
سورۃ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو  
سات بار پڑھ اور دوسری روایت میں قل ہو اللہ



سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِي رَوَايَةٍ يَدَلُّ  
قُلُّهُوَ اللَّهُ سُورَةُ التَّيْنِ  
سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلُّ اللَّهُمَّ  
أَرِنِي فِي مَنَامِي كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ  
لِي مِنْ أَمْرِي فَرْجًا وَمَخْرَجًا  
وَأَرِنِي فِي مَنَامِي مَا أَسْتَدِلُّ  
بِهِ عَلَى إِجَابَةِ دُعَايَ فَإِنْ  
رَأَيْتَ مَا يَسُرُّكَ وَإِلَّا فَا فَعَلْ  
مِثْلَ ذَلِكَ فِي اللَّيْلِ الثَّانِيَةِ  
فَإِنْ رَأَيْتَ وَإِلَّا فِي الثَّالِثَةِ إِلَى  
السَّابِعَةِ لَا يَعْدُ وَهَذَا الْأَمْرُ إِنْ  
شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ  
مِنْ أَصْحَابِنَا -

کے عوض سورۃ والتین کا سات بار پڑھنا  
آیا ہے۔ پھر یوں کہے خداوند انجھ کو میرے  
خواب میں ایسا اور ایسا دکھلا دے اور  
میرے اس حال میں کسادگی اور خلاصی کر دے  
اور میرے خواب میں وہ چیز دکھا دے جس  
سے میں اپنی دعا کے قبول ہو جائے کو دریا  
کر جاؤں تو اگر تو اسی رات وہ چیز خواب  
میں دیکھے جس کو تو چاہتا ہے تو خوب ہوا  
اور نہیں تو اسی طرح دوسری رات کر سو  
اگر مطلب حاصل ہو فہو المراد  
اور نہیں تو تیسری رات بھی اسی طرح کر  
ساتویں رات تک انشاء اللہ تعالیٰ ساتویں  
کے آگے نہ بڑھے گا کہ حال کھل جائے گا اس

عمل کا ہمارے صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے۔

رُقِيَّةُ الْحَمُومِ أَنْ يَكْتُبَ وَيُعَلِّقَ عَلَى عَصَا يَبْرَأُ سَرِيعًا بِإِذْنِ  
اللَّهِ تَعَالَى بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَ بَرَاءَةٌ مِنْ اللَّهِ الْعَزِيزِ  
الْحَكِيمِ إِلَى أُمِّ مِلْدَمِ بْنِ النَّبِيِّ تَأْكُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ  
الْعَظْمَ أَمَّا بَعْدُ يَا أُمِّ مِلْدَمِ إِنْ كُنْتَ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كُنْتَ يَهُودِيَّةً فَبِحَقِّ مُوسَى الْكَاتِبِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنْ كُنْتَ نَصْرَانِيَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِيحِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ  
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنْ لَا أَكُلْتَ يَفْلَانَ بْنِ فُلَانَةَ لَحْمًا وَلَا شَرِبْتَ  
لَدَمًا وَلَا هَشِمْتَ لَعَظْمًا وَتَحَوَّلِي عَنْهُ إِلَى مَنْ اتَّخَذَ اللَّهُ  
إِلَٰهًا آخَرَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَإِلَّا فَأَنْتِ بِرَبِّكَ مِنَ



اللّٰهُ تَعَالٰی وَاللّٰهُ تَعَالٰی بِرَبِّیْ مُنْتَلَبٌ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَلَنِعْمَ التَّوَكُّلُ  
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ -

افسوس نہائے تپ | جس کو تپ آتی ہو اس کا افسوس یہ ہے کہ ایک کاغذ میں  
لکھے اور اس کے بازو میں باندھے جلد اچھا ہو جاوے گا اللہ تعالیٰ کے حکم سے بسم اللہ  
سے آخر تک لکھے۔

ف۔ اُمِّ مِلْدَمِ عَرَبِیِّ زَبَانِ مِیْنِ تَپِیْ کِنِیْتِ ہے اور بجائے فلان بن  
فلانہ کے مریض کا اور اس کی ماں کا نام لکھے۔

وَاِیْضًا یَقْرَأُ کُلَّ یَوْمٍ یَّعْدَ  
صَلٰوۃَ الْعَصْرِ سُوْرَةَ الْمَجٰذِلَةِ  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

اسیہ بھی عمل ہے دفع تپ کا کہ  
ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورہ مجادلہ  
تین بار پڑھے تپ والے پر۔

وَلِیَمِّنْ بِہِاِ الْخَنَازِیْرُ لِعَقْدِ عَلٰی سَیْرِ مِّنَ الْاَدِیْمِ عَلٰی مِقْدَارِ طَوْلِ  
الْمَرِیْضِ اِحْدٰی وَاَرْبَعِیْنِ عُقْدَةً یَنْفُثُ فِیْ کُلِّ عُقْدَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ  
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِنُوْرِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَتِ  
اللّٰهِ وَبُرْہَانِ اللّٰهِ وَسُلْطٰنِ اللّٰهِ وَکَنْفِ اللّٰهِ وَجَوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ  
وَحِزْرِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَکِبْرِیَآءِ اللّٰهِ وَنَظَرِ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ  
وَکَمَالِ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِّنْ شَرِّ مَا اَجِدُ -  
برائے خنازیر | اور جس کی گردن میں کنگھہ مالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے

اے معمول مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ اور مولانا اسحق رحمہ اللہ کا تپ کے دفع کے لئے  
یہ تھا کہ گلے میں باندھنے کے لئے یہ لکھ دیتے تھے: قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا  
عَلَىٰ اِبْرٰہِیْمَ ؑ اور پیٹے کے لئے بیماری دفع ہونے کے لئے سَلَامٌ قَوْلًا  
مِّنْ رَّبِّ رَحِیْمٍ ۝۱۲



قد کے برابر ہوا کتا لیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک۔  
 وَيَمُنْ ظَهَرْتُ عَلَى بَدَنِي الْحُمْرَةَ يَرْقِيهِ بِهَذَا الدُّعَاءِ  
 سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيُشِيرُ بِالسَّيِّئِينَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ  
 الْحَكِيمِ الْكَرِيمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ بِعِزَّةِ  
 اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ أَيَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَ تِلْكَ جُنُودُ  
 مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ أَيَّتُهَا الرِّيحُ أَجِيبِي دَاعِيَ اللَّهِ وَمَنْ  
 لَمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَمَا لَكَ مِنْ مَلْجَأٍ وَمَا لَكَ مِنْ ظَهَائِرٍ  
 بِسْمِ اللَّهِ وَبِالْتَّائِ الطَّيِّبِ عَلَى اللَّهِ اللَّهُ يَكْفِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ  
 مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ تَعْتَرِيكَ لِأَحْوَالٍ وَلَا قُوَّةَ  
 إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ  
 أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا بِرَحْمَتِهِ وَهُوَ أَرْحَمُ  
 الرَّاحِمِينَ۔

**برائے سرخ بادہ** | اور جس کے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسون کرے اس  
 دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چھری سے  
 وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے۔

وَيَمُنْ يَشْكُو بَصَرَهُ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ فَكُشِفْنَا عَنْكَ  
 غِطَاءُكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ۔  
**برائے ضعف بصر** | اور جو ضعف بصر سے نالاں ہو وہ یہ آیت  
 پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے۔ فَكُشِفْنَا عَنْكَ غِطَاءُكَ فَبَصَرُكَ  
 الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۵

**برائے صرع** | اور جو مگی میں مبتلا ہو  
 تو تانبے کی ایک تختی لے سو اس میں یکشنبہ

وَيَمُنْ ابْتَلَى بِالصَّرَعِ  
 يَا حُذُّ لَوْ حَامِنَ الثُّحَا سِ



فَيَنْقُشُ فِيهِمْ أَوَّلَ سَاعَتِهِمْ مِنْ  
يَوْمِ الْآخِرَةِ فِي طَرَفٍ مِنْهُ يَا  
قَهَّارُ أَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاقُ  
إِنْتِقَامُهُ يَا قَهَّارُ وَفِي الطَّرَفِ  
الْآخِرِ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ  
عَنِيدٍ بِقَهْرِ عَزِيزِ سُلْطَانِهِ  
يَا مُذِلُّ وَاللَّهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِينُ

کی پہلی ساعت میں اُس تختی کے ایک  
طرف یہ کھدوا دے، یا قہَّارُ أَنْتَ  
الَّذِي لَا يُطَاقُ إِنْتِقَامُهُ يَا  
قَهَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدوا دے  
يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ بِقَهْرِ  
عَزِيزِ سُلْطَانِهِ يَا مُذِلُّ اور  
اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار یعنی  
اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر  
مختصر ہے۔



## نویں فصل

## آداب و شرائط عالم ربانی کا بیان

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونوں سے کامل ہے اُس کے آداب اس فصل میں ارشاد کئے۔

حق تعالیٰ نے فرمایا سو کیوں نہیں نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کریں اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے ڈراویں جب اُن کی طرف پلٹ جاویں شاید وہ پرہیز کریں نافرمانی سے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا اُن کا کھڑا دیں۔ اور ڈرانے کو اس واسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ مژدہ رسائی کو ڈرانا اہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت میں دلیل ہے اس پر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہے یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گائوں میں چند لوگوں پر علم دین سکھانا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگوں کو سکھانا ضرور ہے اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سکھیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سکھنے سے یہ غرض ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگوں کو دین پر لاوے اور یہ نہیں کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگوں کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکاوے دنیا حاصل کرنے کو۔

مترجم کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا



نظم

علم کز تو ترانہ بستاند  
نہ بدایا لعنت است برابلیس  
بل بدایا لعنت ست کاندردین  
الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِي  
يَكُونُ وَارِثَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ  
هُوَ مَنْ يُحَافِظُ عَلَى الْأُمُورِ۔

جہل ازاں علم بہ بود صد بار  
کہ نداند ہمیں یمین و یسار  
علم داند بعلم نہ کند کار  
عالم ربّانی اور فقیہ حقانی جو انبیاء اور  
مرسلین کا وارث ہے وہ ہے جو محافظت  
کرے چند امور پر۔

ازاں جملہ مصنف حقانی نے پانچ امر یہاں بیان فرمائے۔

مِنْهَا أَنْ يُدْرَسَ الْعِلْمُ مِنَ  
التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ وَ  
السُّلُوكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ  
وَالصُّوْفِ لَيْسَ لِمَنْ أَنْ يَشْغَلَ  
بِالْكَلَامِ وَالْأُصُولِ وَالْمَنْطِقِ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي بَعَثَ  
فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو  
عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ  
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

منجملہ اُن امور کے جن کی محافظت عالم  
ربّانی پر ضرور ہے یہ ہے کہ پڑھاوے علم  
کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور  
سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے  
اور اس کو لازم نہیں کہ علم کلام اور اصول  
اور منطق میں مشغول رہے۔ حق تعالیٰ نے  
سورہ جمعہ میں فرمایا کہ اللہ وہ ہے جس  
نے بن پڑھوں میں رسول بھیجا اُن ہی میں  
سے یعنی وہ بھی اُمّی ہے خواندہ نہیں تلاوت  
کرتا ہے اُن پر آیات خدا کی اور پاک کرتا  
ہے اُن کو اور سکھاتا ہے اُن کو کتاب یعنی  
قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث۔

ف۔ مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہے قرآن  
اور حدیث میں اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط  
ہیں کتاب اور سنت بجائے متن ہیں اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجائے شرح کے اور نحو



اور صرف اس واسطے علم دین میں شمار ہوئے کہ فہم کتاب اور سنت کا اس پر موقوف ہے اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہے۔ اس واسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہیں اور اصول سے فقہ اصول حدیث مراد نہیں اس واسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوئے تو ان کے اصول بھی علوم دینیہ میں داخل ہیں۔ مولانا نے حاشیے میں فرمایا عقائد اور کلام میں فرق یہ ہے کہ عقائد علم باللہ اور اس کی صفات اور افعال سے عبارت ہے دلائل عقلیہ سے خالص ہو کر اور اگر دلائل عقلیہ کہیں مذکور بھی ہوں تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام میں تو مباحث منطقی اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہیں اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہے مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے

اور تدریس میں جس کی مراعات واجب ہے چند چیزیں ہیں۔

وَمَا يَجِبُ فِي التَّذْرِيسِ  
مُرَاعَاةُ أَشْيَاءَ ثَلَاثٍ الْغَرِيبِ لُفْظًا

(۱) شرح غریب کرنا یا اعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جس کے معنی نہ مفہوم ہوتے ہوں تو اس کو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے۔

وَالْعَوِصِ الْمُغْلَقِ نَحْوًا (۲) اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر قواعد

نحویہ کے اُسکو بیان کرے

یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ دار کہ شاگردوں کے ذہن پر صعب ہو تو

اُس کو موافق صرف اور نحو کے حل کر دے۔

(۳) اور توجیہ سائل کی اس طرح پر

وَتَوْجِيهِ الْمَسْأَلِ بِأَنْ

کرنا کہ اُس کی صورت باندھ دے جزئی

يُصَوِّرُهَا بِأَلَا مَثَلَتِ الْجُزْءِ بِيَتَرِ

مثالوں سے اور اُن کا حاصل بیان کرے۔

وَيُبَيِّنُ حَاصِلَهَا

یعنی اگر کتاب میں قواعد کلیہ مذکور ہوں اور طلبہ کے ذہن میں نہ آتے ہوں تو صاف

صاف عبارت سے اُن کی بعضی جزئی مثالیں مذکور کرے اور خلاصہ اُن کا اس طرح بیان

کرے کہ مخاطبین کے ذہن میں آجاوے۔



وَتَقْرِيبُ الدَّلَائِلِ لِتَحْصُلِ  
النَّيْجَةِ بِلُزُومِ بَعْضِ الْمَقْدِمَاتِ  
لِبَعْضٍ وَإِنْ دَرَجَ بَعْضُهَا فِي  
بَعْضٍ -

(۴) اور تقریب دلائل اس طرح پر  
کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جائے بسبب لازم ہونے  
بعض مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے  
بعض مقدمات کے بعض میں۔

یعنی اگر کتاب میں کسی مسئلہ پر دلیل قائم ہو تو اس کے مقدمات پیچیدہ کو اس طرح  
رواں کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہے تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو  
اور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہے تو بسبب اندراج بعض کے بعض میں نتیجہ حاصل  
ہو جاوے تقریب دلیل عبارت ہے سوق دلیل سے اس طرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو۔

وَقَوَائِدُ الْقِيُودِ فِي التَّعْرِيفَاتِ  
وَالْقَوَاعِدِ الْكَلِمَاتِ -

(۵) اور قوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات  
اور قواعد کلیہ میں۔

یعنی تعریف اور قواعد میں ہر ہر قید کا فائدہ بیان کرے تا حد جامع اور مانع  
غیر مستدرک محصل ہو یعنی قید اس واسطے مذکور ہوئی کہ فلاںی فلاںی صورت  
نکل جاوے جو معرف کے افراد میں نہیں ہے مثلاً کلمے کی تعریف میں لفظ اس واسطے  
مذکور ہوا کہ ذوال اربع سے احتراز ہو جاوے اس واسطے کہ وہ کلمے کے افراد میں نہیں  
اور اسی طرح سے قواعد کلیہ میں چنانچہ علم اصول میں یوں کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب  
العمل نہیں تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہو گیا جیسے سعید بن المسیبؓ کے  
مراسیل امام شافعیؒ کے نزدیک واجب العمل ہیں کذا فی الحاشیۃ العزیزیتہ۔

وَوُجُوهُ الْخُصْرِ فِي التَّقْسِيمَاتِ -

(۶) اور تقسیمات میں وجوہ حصہ کے بیان کرنا  
یعنی بحسب استقرار یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ میں منحصر ہے۔

وَدَفْعُ الشَّبَهَاتِ الظَّاهِرَةِ  
مُخْتَلِفِينَ يُرَى أَنَّهُمَا مُشْتَبِهَاتَانِ

(۷) اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے  
دو مختلف مذہب یا توحید یا عیارت کا مشتبہ



أَوْ مُشْتَبِهَيْنِ يُرَى أَنَّهُمَا  
مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَ  
التَّوْجِيهَاتِ وَالْعِبَارَاتِ -

خیال میں آنا یاد و مشتبہ مذہب وغیرہ  
کو مختلف گمان کرنا۔

یعنی اگر دو مذہب یا دو توجہیں یا دو عبارتیں اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب  
جو فی الحقیقت مخالف اور مختلف ہیں وہ ظاہر میں مشتبہ معلوم ہوتے ہوں تو دونوں میں  
بتقریر واضح فرق بیان کرے اس کو تفریق ملتبسین کہتے ہیں اور دو مشتبہ کو مختلف  
گمان کرے تو اس کے حل اختلافات کو تطبیق مختلفین بولتے ہیں خواہ اختلاف دونوں  
کا بدلات مطابق ہو یا ایک مطابق اور دوسرا تضمتی یا التزامی۔

وَكُلُّ رُومٍ مَا يَمْتَنِعُ فِي التَّعْرِيفَاتِ  
كَاسْتِدْرَاكِ وَذِكْرِ الْأَخْفَى وَ  
الْبَرَاهِينِ كَجَزْئِيَّةِ الْكُبْرَى  
وَسَلْبِ الصُّغْرَى -

اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ لازم  
آنا اس کا جو تعریفات میں متنع ہے جیسے  
استدراک اور خفی ترکا ذکر کرنا و علی ہذا القیاس  
عدم جمع و منع یا لازم آنا اس کا جو براہین میں  
متنع ہے۔ چنانچہ جزئی ہونا کبریٰ کا اور سالیہ  
ہونا صغریٰ کا۔

مترجم کہتا ہے استدراک عبارت ہے اس لفظ سے جو کلام میں زیادہ ہو بلا فائدہ  
اور تعریف میں اخفی کا لانا چنانچہ نادر کی تعریف میں کہنا اس طقس فوق الأسطقات  
یاد دفع کرنا اس کا جو قیاس استثنائی میں  
لزم کا اور قیاس اقترائی میں اندراج کا قاض  
ہے یاد دفع کرنا مخالفت کا اس کتاب کی دوسری  
عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے۔

أَوْ قَادِحٍ فِي النَّزُومِ وَالْإِنْدِرَاجِ  
أَوْ مُخَالَفَتًا بِعِبَارَةٍ أُخْرَى  
أَوْ بِكَلَامٍ إِمَامٍ مِنَ الْأَيْمَنِ -

وہ امام جو اس فن کے اماموں میں داخل ہے یعنی اگر مصنف کی عبارت اس کی کتاب  
کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن کے امام کے مخالف ہو تو اس کی توجیہ کرنا  
چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الرائے میں نظر آتا ہو اور اس کا



مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر شست نہ کھاتا ہو تو اس کا دفع کرنا ضرور ہے لہذا صریح مصنف  
قدس سرہ فی رسالۃ آخری۔

فَالْعَالِمُ لَا يُفِيدُ تِلَا مِذَّتَهُ  
فَارِدَةً تَامَةً حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ  
هَذِهِ الْأُمُورَ ثُمَّ يُنَبِّئُ عَلَيْهَا  
فِي دَرَجَةٍ۔

تو عالم اپنے شاگردوں کو فائدہ تامہ  
کا افادہ نہ کرے گا جب تک اُن سے ان  
امور مذکورہ کو نہ بیان کر دے پھر ان ہی امور  
پر اثنائے درس میں آگاہ کرتا جاوے۔

ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ میں شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گویا معقول  
محسوس ہو گیا۔

وَمِنْهَا أَنْ يُلَقِّنَ الْأَشْغَالَ  
وَقَدْ ذَكَرْنَا هَآيَا لِتَفْصِيلِ  
وَلَيْكُنْ لَكَ وَقْتُ يَجْدِسُ  
فِيهِ مَعَ النَّاسِ مُتَوَجِّهًا إِلَيْهِمْ  
يُلْقِي عَلَيْهِمُ السَّكِينَةَ فَإِنَّ  
مُحِبَّتَ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَنُتِمُ إِلَّا بِإِسْطِطَاعِ  
الْمُمْكِنَةِ ثُمَّ لَا سِطَطَاعَةَ  
الْمُيَسَّرَةِ وَمِنْ الثَّانِيَةِ الرَّحْبَةُ  
وَالْحَثُّ عَلَى الْأَشْغَالِ قَوْلًا وَفِعْلًا  
وَتَصَرُّفًا بِالْقَلْبِ وَاللَّهُ  
أَعْلَمُ وَالْبَيِّنَاتُ شَارِعَةٌ فِي  
قَوْلِهَا تَعَالَى وَيُزَكِّيهِمْ۔

اور مجملہ اُن امور کے جن کی محالیت  
عالم ربانی پر لازم ہے یہ ہے کہ اشغال طر  
کی تلقین کرے اور ہم نے اُن کو تفصیل  
تمام فصول سابقہ میں ذکر کیا ہے اور اس  
کے لئے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جس  
میں لوگوں کے ساتھ بیٹھے ان کی طرف  
متوجہ ہو کر ان پر نسبت ڈالنے کو اس  
واسطے کہ محبت الہی تمام نہیں ہوتی مگر  
استطاعت ممکنہ سے اور بعد اس کے  
استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی  
یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہے  
اور رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور  
فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم  
اور اُسی کی طرف یعنی صفائی دل برکت  
صحبت کے اشارہ ہے حق تعالیٰ کے



اس قول میں دیکھ لیں کہ رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پاک کرتے ہیں  
اپنے انوارِ صیحت سے۔

اور منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہے کہ لوگوں  
کا خیر گیر رہے وعظ اور نصیحت حق تعالیٰ  
نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا قائدہ  
دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ  
گوئی سے پرہیز کرے کہ مقرر ہم کو روایت  
پہنچی ہے کتب حدیث میں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب ان  
کے بعد خیر گیری کیا کرتے تھے مسلمان کی  
وعظ اور نصیحت اور ہم کو روایت پہنچی ہے  
سنن ابن ماجہ وغیرہ میں کہ قصہ خوانی رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھی  
اور نہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے  
میں اور ہم کو روایت ثابت ہوا ہے کہ صحابہ  
کرام قصہ خوانوں کو مساجد سے نکال دیتے  
تھے تو ہم نے ان روایات سے معلوم کیا کہ  
قصہ گوئی اور چیز ہے وعظ اور نصیحت  
کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع  
میں مذموم اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہ رضی  
میں نہ تھی اور وہ قصہ خوانوں کو نکال دیتے

وَمِنْهَا أَنْ يَتَحَوَّلَهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنْ تَفَعَّتِ  
الذِّكْرَى ه وَيُجْتَنِبُ الْقَصَصَ  
فَقَدْ رُوِيَ فِي الْأَصُولِ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَصْحَابَهُ مِنْ بَعْدِهِ كَانُوا  
يَتَحَوَّلُونَ بِالْمَوْعِظَةِ وَرُوِيَ  
فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهِ أَنَّ  
الْقَصَصَ لَمْ تَكُنْ فِي زَمَانِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَلَا فِي زَمَانِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَرُوِيَ أَنَّ  
الْقَصَابَةَ كَانُوا يُخْرِجُونَ  
الْقَصَّاصَ مِنَ الْمَسَاجِدِ  
فَعَلِمْنَا أَنَّ الْقَصَصَ غَيْرُ  
مَوْعِظَةٍ وَأَنَّ مَذْمُومٌ  
وَأَنَّهَا مُحْمُودَةٌ -



تختے اور وعظ اور نصیحت محمود اور  
پسندیدہ ہے۔

اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے۔

فَالْقَصَصُ هُوَ أَنْ يَذْكُرَ  
الْحِكَايَاتِ الْعَجِيبَةَ النَّادِرَةَ  
وَيُبَايِعَ فِي فُضَائِلِ الْأَعْمَالِ  
أَوْ غَيْرِهَا بِمَا لَيْسَ بِحَقِّ وَلَا يَقْصِدُ  
فِي ذَلِكَ تَدْرِجٌ تَلْقِيْنُهُمْ  
السُّنَّةَ وَتَمْرِيْنُهُمْ بِهَا بَلِ  
التَّشْدُقِ وَالْإِعْجَابِ وَالْمُمِيزِ  
عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ  
إِيرَادِ الْحِكَايَاتِ وَالْأَمْثَالِ وَ  
بِالْجُمْلَةِ فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا  
أَمْرٌ مِهِمْ وَسَنَعْقِدُ لَهُ فَضْلًا۔

توقعہ گوئی سے مراد یہ ہے کہ حکایات  
عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال  
یا اُس کے غیر کو بمبالغہ تمام بیان کرے جو  
بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس گفتار سے  
اُس کو یہ مقصود نہیں کہ لوگوں کو امتیاع  
سنت کا خوگر کر دے بلکہ مقصود اظہار زبان  
آوری اور راجحہ گفتاری اور لوگوں میں تمنا  
ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات  
اور بر محل مثل گوئی سے۔ قلاصہ کلام یہ ہے  
کہ قصہ گوئی اور وعظ میں فرق کرنا ضروری  
امر ہے اور اس کے بعد ہم ایک فصل بیان  
کریں گے۔

شرائط تذکیر اور وعظ گوئی میں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ کر بلا اور قصہ وفات اور  
قصہ معراج کا نہایت طویل عریض کر کے نقل کرتا جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اسی  
طرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے  
کان بھرے ہو جاویں ایسی ہی حکایات مصداق ہیں اس حدیث کے جو صحیح مسلم میں  
ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت  
میں کچھ لوگ ہوں گے جو تم سے ایسی حدیثیں نقل کریں گے کہ تم نے اور تمہارے باپوں  
نے نہیں سنی ہوں گی تو ان کی صحبت سے آپ کو بچاؤ اور دور رہو۔



وَمِنْهَا الْأُمُورُ بِالْمَعْرُوفِ  
وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوءِ  
وَالصَّلَاةِ بِأَنْ يَرَى أَحَدًا  
لَا يَسْتَوِعِبُ الْغُسْلَ فَيُنَادِي  
وَيْلٌ لِّلْعَوَاقِبِ مِنَ السَّارِ  
وَلَا يَتِمُّ الطَّهَارَ نِيَّةً فَيَقُولُ  
صَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ وَ فِي  
الْبَيَاسِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذَلِكَ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ  
أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ  
يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ  
عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ  
الْمُقْلِحُونَ ۝ وَالْأَدَابُ فِيهِمَا  
السَّرْفُ وَاللِّينُ وَإِنَّمَا الْعُنْفُ  
وَالشَّدَّةُ شَأْنُ الْأُمَرَاءِ وَالْمُلُوكِ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَجَادِثُهُمْ  
بِالنِّسْبِ هِيَ أَحْسَنُ -

اور منجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف  
اور نہی عن المنکر ہے وضو میں اور نماز میں کہ  
اگر دیکھے کسی کو کہ پالوں کو پورا نہیں دھوتا  
ہے تو پکار کے کہے کہ عذاب ہے ایڑیوں کو  
دور رخ کیا کوئی تعدیل ارکان بہ طمانیت  
نہیں کرتا تو کہے کہ پھر پڑھو کہ البتہ تو نے  
نماز نہیں پڑھی لہذا فی الحدیث اور پوشاک  
اور گفتگو اور ان کے سوا اور امور میں امر  
بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالیٰ  
فرماتا ہے اور چاہیے کہ تم میں بعضے لوگ دعوت  
الی الخیر کریں اچھے کام کا امر کریں اور برے کام  
خلاف شرع سے روکیں اور وہی لوگ  
رستگار قلاح یاب ہیں اور امر بالمعروف اور  
نہی عن المنکر میں تلمظ اور نرم کلامی آداب  
ہے اور سختی اور جھڑپ کتنا امر بالمعروف اور نہی عن  
المنکر میں امر اور سلاطین کا طریقہ ہے لہذا تعالیٰ  
نے فرمایا اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ  
جادلہ کر ان سے اس طریقہ پر جو نیک تر ہے۔

یعنی تلمظ اور نرمی سے۔

وَمِنْهَا مُوَاسَاةُ الْفُقَرَاءِ  
وَالطَّالِبِ الْعِلْمِ بِقَدْرِ الْإِمْكَانِ  
فَإِنْ لَّمْ يَقْدِرْ وَكَانَ لَهُ  
إِخْوَانٌ مُّوَافِقُونَ حَرَضَهُمْ

اور منجملہ امور مذکورہ کے خبر گیری اور  
حسن سلوک ہے فقرا اور طالب علموں سے بقدر  
امکان کے اور اگر مقدور نہ ہو اور اسکے برادران  
دینی موافق مزاج مقدور والے ہوں تو ان



وَحَثَّهِمْ عَلَى الْمَوَاسَاةِ فَإِذَا  
وُجِدَتْ هَذِهِ الصِّفَاتُ  
مُجْتَمِعَةً فِي شَخْصٍ وَاحِدٍ  
فَلَا تَشُكَّنَ أَنْتَ وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ  
وَالْمُرْسَلِينَ وَأَنْتَ الَّذِي يُدْعَى  
فِي الْمَلَكُوتِ عَظِيمًا وَأَنْتَ الَّذِي  
يَدْعُوكَ خَلْقُ اللَّهِ حَتَّى الْخَيْتَانِ  
فِي جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ  
فَلَا زَمُّ لََا يَفُوتُكَ فَإِنَّ  
الْكِبْرِيَّتِ الْأَحْمَرُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

کو تحریریں اور ترغیب دلاوے اُن کے ساتھ  
سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو مفصل  
مذکور ہو چکے ایک شخص میں مجتمع ہوں تو ہرگز  
شک نہ کرنا اُس کے وارث الانبیاء والمرسلین  
ہونے میں اور یہی شخص ملکوت آسمانی میں  
عظیم الشان مشہور ہے اور ایسے ہی شخص کو  
خلق اللہ دعا دیتی ہے یہاں تک پھلیاں پانی  
کے اندر دعا کرتی ہیں چنانچہ حدیث میں  
وارد ہوا ہے تو اے مخاطب اُس کا ساتھ  
نہ چھوڑو کہیں ایسے شخص کی صحبت نہ فوت  
ہو جاوے اس واسطے کہ بلا شک یہ تو کبریت  
احمر اور اکسیر اعظم ہے واللہ اعلم۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ فضیلت علیہ السلام کی عابد پر جیسے میری  
فضیلت تمہارے ادنیٰ شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام دو گروہ پر گزرے اور  
طالبان علم کی فضیلت ذکر کر کے اُن ہی میں بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی  
میں تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہوں اور شاید کہ اس میں بھید یہ ہے کہ علم حقانی فی نفسہ  
کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہے اور  
بہی سر ہے خلافت کا اس واسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی  
تکمیل ہوتی ہے خلق میں اور اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں هُوَ الَّذِي بَعَثَ  
فِي الْأَوَّلِينَ رَسُولًا مِنْهُمْ وَلَٰذَا مِّنْهُمْ فِي الْآيَاتِ اس قدر کہ اس آیت کو لائے۔

وَاعْلَمْ أَنَّ كُلَّ مَنْ انْتَصَبَ | اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت

لہ فضل العالم علی العابد کفضل علی ادنا کم الحدیث ۱۲ صحیح سلمہ اللہ تعالیٰ۔



مَنْصَبٍ اُنْهَدَايَتِ وَالِدَ عَوَّةٍ  
اِلَى اللّٰهِ مَتَى مَا اَخْلَتْ فِي شَيْءٍ مِّنْ  
هَذِهِ الْأُمُورِ فَارْتَفَعَتْ ثُلُمَتُهُ  
حَتَّى يَسُدَّهَا۔

الی اللہ کے منصب پر قائم ہوا جبکہ وہ خلل  
انداز ہوگا کسی امر میں امور مذکورہ سے تو اس  
میں رخنہ ہے تاہم اس کو بند کر کے یعنی اس  
صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو۔

ف۔ یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہے جو علم ظاہر اور باطن دونوں کا جامع ہو  
والا نقصان سے خالی نہیں عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہے اور باطنی نسبت  
والا کتاب اور سنت کے حاصل کرنے کا حاجت مند ہے تا جا مع النورین اور مجمع البحرین  
اور یادگار اولیائے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہو جاوے۔

وَأَنَّا أَوْصَىٰ طَائِفَ الْحَقِّ  
بِأُمُورٍ مِّنْهَا أَنْ لَا يُصْحَبَ  
الْأَعْنِيَاءَ إِلَّا بِدَفْعٍ مَّظْلَمَةٍ عَنِ  
النَّاسِ أَوْ بَعَثَ عَامَّتِهِمْ عَلَى  
الْخَيْرِ وَهَذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِيقِ  
بَيْنَ الْأَحَادِيثِ الدَّلَالَةِ عَلَى  
ذِمِّ صُحْبَةِ الْمُلُوكِ وَبَيْنَ مَا صَحَّحَهُمُ  
كَثِيرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ۔

اور میں وصیت کرتا ہوں طالب حق کو  
چند امور کی ازاجملہ یہ ہے کہ اغنیاء اور امرا  
سے صحبت نہ رکھے مگر بنیت دفع کرنے  
ظلم کے خلع پر سے یا ان کو مستعد کرنے کے  
واسطے خیر پر اور یہ وہی وجہ ہے جس سے  
ان احادیث کے درمیان میں جو صحبت ملوک  
کی مذمت پر دلالت کرتی ہیں اور درمیان  
اُس کے اکثر علمائے صاحبین نے ان کی  
صحبت اختیار کی ہے اتفاق ہو کر تعارض  
دفع ہوتا ہے۔

۱۵ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: من تصوف ولم يتفقه فقد تزندق ومن تفقه ولم  
يتصوف فقد تقشف ومن جمع بينهما فقد تحقق یعنی جو صوفی ہوا اور فقہ نہ حاصل کیا پس  
بلاشبہ زندیقی ہوا یعنی ٹھیکٹ کا فراس لئے کہ اس میں نہیں ہوتا دین کے برباد کرنے سے اور جو کوئی  
فقہ ہوا اور تصوف نہ حاصل کیا پس بلاشبہ زاہد خشک اور پھیکا پچا کا ملّا ہے اور جس نے  
جمع کیا تصوف اور فقہ میں پس بلاشبہ محقق ہوا۔ ۱۲ ق



وَمِنْهَا أَنْ لَا يَحْكَبَ جُهَالُ  
الصُّوفِيَّةِ وَلَا جُهَالُ الْمُتَعَبِّدِينَ  
وَلَا الْمُتَقَشِّفَةَ مِنَ الْفُقَهَاءِ  
وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ  
وَلَا الْعُلَاةَ مِنَ أَصْحَابِ الْمُعْقُولِ  
وَالْكَلَامِ بَلْ يَكُونُ عَالِمًا صُوفِيًّا  
رَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمًا التَّوَجُّهَ  
إِلَى اللَّهِ مُنْصِبًا بِأَلَا حَوَالٍ لِعَلِيَّةٍ  
رَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَّبِعًا لِحَدِيثِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَثَارِ الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِشَرْحِهَا  
وَبَيَانِهَا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ  
الْمُحَقِّقِينَ أَمَّا يُلَيِّنُ إِلَى الْحَدِيثِ  
عَنِ النَّظَرِ وَأَصْحَابِ الْعَقَائِدِ  
الْمَاخُودَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّاطِرِينَ  
فِي الدَّلِيلِ الْعَقْلِيِّ تَبَرُّعًا وَأَصْحَابِ  
السُّلُوكِ الْجَامِعِينَ بَيْنَ الْعِلْمِ  
وَالتَّصَوُّفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِينَ عَلَى  
أَنْفُسِهِمْ وَالْمُدَقِّقِينَ زِيَادَةً  
عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَحْكَبُ إِلَّا مَنْ  
اتَّصَفَ بِهَذِهِ الصِّفَاتِ۔

اور ازاں جملہ یہ وصیت ہے کہ صحبت  
نہ اختیار کرے سوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان  
عبادت شعار کی اور نہ فقیہوں کی جو زائد  
ہیں اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقر سے عداوت  
رکھتے ہیں اور نہ اصحاب معقول اور کلام کی جو  
منقول کو ذلیل سمجھ کر استدلال عقلی میں افراط  
کرتے ہیں بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم  
صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان  
میں حالات بلند میں ڈوبا سنت مصطفویہ  
میں راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا  
متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور  
بیان کا طلب کرنے والا ان فقیہان  
محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف  
مائل ہیں نظر سے اور ان اصحاب عقائد کے  
کلام سے جن کے عقائد ماخوذ ہیں سنت  
سے جو ناظر ہیں دلیل عقلی میں بطریق تبرع  
اور عدم لزوم کے ان اصحاب سلوک کے  
کلام سے جو جامع ہیں علم اور تصوف کے  
تشدد کرنے والے نہیں اپنے نقوس پر اور  
ندقت کرنے والے سنت نبویہ پر بڑھ کر  
اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اس شخص کی جو  
متصف بصفات مذکورہ ہے۔

ف۔ مصنف قدس سرہ نے مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان



کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت اُن اشخاص کی راہزن دین نہ ہو حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ شعر

نحست موعظت پر صحبت این سخن بست کہ از مصاحب نا جنس احتراز کنید  
صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی ہوتا ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ شعر

خیالات نادان خلوت نشین بہم برکت دعا قبت کفر و دین  
اور فقیہ زاہد خشک تور باطن اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم  
دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ میں متروک یا  
منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اس مرد کامل الوجود کے جو  
کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہو کر دارت سیدالابرار  
ہے۔ ایسے فرد کامل کی صحبت کمیا کے سعادت ہے حق تعالیٰ اپنی رحمت بے غایت سے ہم  
کو نصیب کرے آمین ثم آمین۔

وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيهِ  
مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضُهَا عَلَى  
بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلُّهَا عَلَى  
الْقَبُولِ بِجُمْلَتِهِ وَيَتَّبِعَ مِنْهَا  
مَا دَافَقَ صِرَيجَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوفَهَا  
فَإِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ عِلَا هُمَا  
مُخْرَجَيْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ إِلَّا كَثُرُونَ  
فَإِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ  
وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا الْمَذْهَبَ  
وَاحِدًا مِّنْ غَيْرِ تَعْصِبٍ۔

اور اتنا نخل یہ ہے کہ گفتگو نہ کرے  
فقہائے کیار کے مذاہب میں ایک کو دوسرے  
پر ترجیح دے کر بلکہ جمیع مذاہب حق کو  
بالاجمال مقبول جانے اور ان میں سے اُس  
پر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو  
سو اگر کسی صورت میں فقہائے دو قول ہوں  
اور دونوں ماخوذ اور مستنبط ہوں سنت  
سے تو اُس قول پر چلے جس پر اکثر فقہاء ہیں  
اور اگر دونوں طرف کثرت فقہاء برابر ہے  
تو وہ مختار ہے چاہے اس قول پر عمل کرے  
چاہے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ کے مذاہب  
کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے۔



ف۔ چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ میں حق دائر ہے لہذا سب کو مجبلاً حق جانتے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اس واسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان میں مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے چنانچہ اسی سبب سے بعض حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہیں اور بعض شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہیں اسی بھید سے افضل الخلق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجھ کو افضل نہ کہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ منہم میں فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہے جس کا مطلب ماہرین لغت عرب کے اہتمام میں متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہے جو بخاری اور مسلم میں متفق علیہ ہو ترمذی اور ابوداؤد اور ان کے سوا اور ائمہ حدیث نے اس کی روایت اور تصحیح کی ہو اور سب مذاہب فقہاء کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہے کہ اس کا اعتقاد کرے کہ فی ما بین شافعیہ و حنفیہ کا اختلاف ویسا ہے جیسے بعض حنفیوں کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس میں تو وہ شخص در صورت اختلاف مختار ہے یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج سے مراد وہ جس پر صریح نص نہ دلالت کرے لیکن نص اس کی نظیر میں وارد ہے سو فقہانے اس پر قیاس کر لیا ہے یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہے جس سے جواب اس مسئلے کا نکلتا ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ وہ نص دوسرے مقدمے کے ساتھ مل کر جواب مسئلے کی متقاضی ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ اس حکم کی طرف مشیر ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا سو اس عالم محقق ماہر الحدیث کے حق میں ہے جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہے اور معرفت صحیح اور غیر صحیح تاسیخ اور منسوخ موؤل اور غیر موؤل پر قادر ہو حدیث صحیح صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علمائے محققین کی

۱۵۔ یہ بات اس لئے کفایہ میں لکھا ہے۔ اعلیٰ اذا سمع حدیثاً لیس لہا ان یاخذ بظاہر

بحواذان یکون مصروفاً عن ظاہرہ او منسوخاً بخلاف الفتویٰ انتہی اور تقریر شرح تحریر میں

(باقی ص ۱۶۱ پر)



تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہے اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہیں جو مشکوٰۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کر کے آپ کو محدث قرار دیتا ہے۔

### شعر

تکیہ بر جائے بزرگاں نتواں زد بگزاف  
مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

اور ازاں جملہ یہ ہے کہ گفتگو نہ کرے  
صوفیوں کے طریقے میں بعض کو بعض پر  
ترجیح دے کر اور جو ان میں مغلوب الحال  
ہیں ان پر انکار نہ کرے اور نہ ان پر جو سماع  
وغیرہ میں تاویل کرتے ہیں اور خود پیروی  
نہ کرے مگر اس کی جو سنت سے ثابت ہے  
اور جس پر وہ اہل علم چلے ہیں اور جو منجملہ  
محققین راسخین ہیں اور حق تعالیٰ توفیق  
دینے والا ہے اور مددگار۔

وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي  
تَرْجِيحِ طُرُقِ الصُّوفِيَّةِ بَعْضُهَا  
عَلَى بَعْضٍ وَلَا يُنْكَرُ عَلَى الْمَغْلُوبِينَ  
مِنْهُمْ وَلَا عَلَى الْمَوَوِّلِينَ  
فِي السَّمَاعِ وَغَيْرِهِ وَلَا يَتَّبِعُ هُوَ  
نَفْسَهُ إِلَّا مَا هُوَ ثَابِتٌ فِي  
السُّنَنِ وَمَشَى عَلَيْهِ أَصْحَابُ  
الْعِلْمِ مِنَ الْمُحَقِّقِينَ الرَّاسِخِينَ  
وَاللَّهُ الْمُؤْتِقُ وَالْمُعِينُ۔

ف۔ اولیا طریقت کے طریقہ میں حصول نسبت اور وصول الی اللہ کے جامع  
ہیں پھر یوں کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہے قادریہ اور چشتیہ سے اور عکس  
اس کے کہنا ہے فائدہ ہے جو سہل معلوم ہو اور پسند آوے وہ اس کو اختیار کرے  
اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نہ کرے سو بیان ہے خواجہ

(بقیہ حاشیہ ص ۱۶۱) مولانا عید العلی لکھتے ہیں بیس للعالمی الاخذ بظاہر الحدیث لجواز  
کونہ مصروف فاعن ظاہرہ اذ منسوخ ابل علیہ الرجوع الی الفقہاء اور یہ بات  
ظاہر ہے کہ اس وقت کے علماء عامیوں میں داخل ہیں چہ جائے جہلا کمالا یخفی علی العقلاء ۱۲ ق  
۱۵ ظاہر مغلوبین سے مجازیب و مغلوب الحال مراد ہیں اور موولین (باقی حاشیہ ص ۱۶۲ پر)



نقشبند کے قول کا کہ نہ انکار می کنم و نہ ایں کار می کنم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اس واسطے نہیں کہ وہ تاویل سے یہ فعل کرتے ہیں تحلیل حرام صریحاً نہیں کرتے جو ان کا انکار واجب ہو اور پیروی اُن کی اس واسطے منع فرمائی کہ یہ امر سنون نہیں چنانچہ حضرت مصنفؒ نے دوسرے رسالے میں فرمایا خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ نسبت صوفیہ غنیمت کبریٰ ست و رسوم ایشاں یحییٰ نمی ارزد۔

(بقیہ حاشیہ ص ۱۶۱) فی السماع سے وہ صوفی مراد ہیں کہ سماع میں اظہار شوق آہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بعض احادیث سے سننا غنا کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے پس مجاذیب پر عدم انکار ظاہر ہے کہ وہ دائرہ تکلیف سے خارج ہیں اور مؤولین کی وجہ عدم انکار کی وہی ہے جو مترجم علیہ الرحمۃ نے لکھی لیکن مقلدین مذہب حنفی کو بجز قائل ہونے حرمت کے کچھ نہیں بنتی کہ درالمختار اور نہایہ اور بحر وغیرہ سے صریح حرمت غنا کی ثابت ہے اگرچہ بعض تے اعراس و اعیاد میں مباح بھی لکھا ہے لیکن بحسب قاعدہ اذا اجتمع الحلال مع المحرام کے مباح کرنا درست نہیں ہے واللہ اعلم ۱۲۔



## دسویں فصل

## آدابِ ذکر اور وعظ گوئی کا بیان

اس فصل میں آدابِ تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہیں جس کے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ  
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرُهُ وَقَالَ  
يَكَلِّمُهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ  
ذَكَرَهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَالْتَّذَكُّرُ  
رُكْنٌ عَظِيمٌ وَلَنْتَكَلَّمَ فِي صِفَتِ  
الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّتِ الْمُتَذَكِّرِ  
وَالْعَايَةِ الَّتِي يَلْمُحُهَا الْمُذَكِّرُ  
مِنْ آيِ غُلْمٍ اسْتَمْدَادُ مَاذَا  
أَرْكَاتُهَا وَمَا آدَابُ الْمُسْتَمْعِينَ  
وَمَا أَلْفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي فِي وَعَظٍ

حق تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا بچایا کر تو ہی مذکر  
اور واعظ ہے اور اپنے ہم کلام موسیٰ علیہ  
السلام سے فرمایا کہ اُن کو یاد دلایا کرو قانع سابقہ کو  
تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ  
گوئی دین میں رکن عظیم ہے اور ہم کو چاہیے کہ  
کلام کریں مذکر کی صفت میں اور تذکیر کی کیفیت  
میں اور اُس غایت میں جو مذکر کا مقصود اصلی  
ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہے  
اور تذکیر کے کیا ارکان ہیں اور وعظ سننے والوں  
کے کیا آداب ہیں اور کیا کیا آفتیں ہمارے

۱۵ اور فرمایا و ذکر فان الذکرى تنفع المؤمنين یعنی نصیحت کیا کرو کہ  
نصیحت نفع دیتی ہے مومنوں کو ۱۲۔

۱۶ مذکر وعظ کہتے والا اور تذکیر وعظ کہتا اور نصیحت کرنی ۱۲۔



زَمَانِنَا وَمِنْ اللّٰهِ اِلَّا سَتَعَانَتْ -

فَاَمَّا الْمَذْكُورُ فَلَا بُدَّ اَنْ  
يَكُوْنَ مُكَلَّفًا عَدْلًا كَمَا اشْتَرَطُوا  
فِي رَاوِي الْحَدِيثِ وَالشَّاهِدِ -

زمانے کے واعظوں کے وعظ میں پیش  
آتی ہیں اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے -  
سو مذکر اور واعظ کو ضرور ہے کہ مکلف  
یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی  
ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد میں علما نے  
تکلیف اور عدالت شرط کی ہے -

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسے

شیعہ اور خارجی لائق تذکرہ کے نہیں -

مُحَدِّثًا مُّفَسِّرًا عَالِمًا بِجُمْلَتِهِ  
كَافِيَةً مِّنْ اَخْبَارِ السَّلَفِ  
الصَّالِحِيْنَ وَسِيَرَتِهِمْ -

اور واعظ کو ضرور ہے کہ محدث اور مفسر  
ہو اور سلف صالح یعنی صحابہؓ اور تابعینؓ  
اور تبع تابعینؓ کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ  
بقدر کفایت کے واقف ہو -

وَلَعَنِيْ بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلِ  
بِكُتُبِ الْحَدِيثِ بِاَنْ يَّكُوْنَ قَرَأَ  
لَفْظَهَا وَفَهُمْ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ  
صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَلَوْ بِاَخْبَارِ  
حَافِظٍ اَوْ اسْتِنْبَاطِ فَقِيْهِ وَكَذَلِكَ  
بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلِ بِشَرْحِ غَرِيبِ  
كِتَابِ اللّٰهِ وَتَوْجِيْهِهِ مُشْكِلٍ  
وَبِمَا رَوٰى عَنِ السَّلَفِ فِي  
تَفْسِيْرِهِ -

اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ کتب  
حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہ سے شغل رکھنا  
ہو اس طرح پر کہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے  
پڑھ کر سند حاصل کر چکا ہو اور ان کے معانی کو  
بوجھا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف  
کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور سقم  
کی حافظہ حدیث یا استنباط فقیر سے ثابت  
ہونگئی ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے  
ہیں کہ قرآن کی شرح غریب میں مشغول ہو اور  
آیات مشککہ کی توجیہ و تاویل سے واقف ہو اور جو  
سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہے اُسکو جانتا ہو -



وَيَسْتَجِيبُ مَعَ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَتْ  
قَصِيحًا لَا يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ إِلَّا قَدَرًا  
فَهُم بِهِمْ وَأَنْ يَكُونَتْ لَطِيفًا  
ذَا وَجْبٍ وَمُرُوءَةٍ -

اور اس کے ساتھ مستحب یہ ہے کہ  
قصیح یعنی صاف بیان ہونہ گفتگو کرتا ہو  
لوگوں کے ساتھ مگر بقدر اُن کے فہم کے  
اور یہ کہ مہربان صاحب وجاہت اور مروت

ف۔ مولانا نے فرمایا بالاتر از فہم کی گفتگو اس واسطے منع ہوئی کہ علی مرتضیٰ کرم اللہ  
وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگوں سے اُس قدر جتنا اُن کی سمجھ میں آوے کیا تم یہ چاہتے  
ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کریں یعنی جب لوگ ایسا کلام سُنیں گے جو اُن کی  
عقل میں نہیں آتا ہو تو اُس کا انکار کریں گے۔

مترجم کہتا ہے پس معلوم ہوا کہ واعظ کو دقاتق نقدیر اور حقائق توحید اور  
مسائل مشکلہ فقہ کے عوام کے رویہ و ذکر کرنا بہتر نہیں کہ اس میں ضلالت کا خوف ہے  
مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اس واسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگوں  
میں بے حقیقت ہے اُس کا کلام اثر نہیں کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ میں مروت  
یعنی جو اُمردی اور حسن سلوک کا عمل اس واسطے مطلوب ہوا کہ جس میں یہ صفت حاصل  
نہیں وہ اُن لوگوں کے مشابہ ہے جن کا قول فعل کے موافق نہیں تو ایسے شخص کے  
وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہیں۔

وَأَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّذْكِيرِ  
أَنْ لَا يُذَكَّرَ إِلَّا غَيًّا وَلَا يَتَكَلَّمُ  
وَفِيهِمْ مَلَالٌ كَيْلٌ إِذَا عَرَفَتْ  
فِيهِمُ الرَّغْبَةَ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ  
وَفِيهِمْ رَغْبَةٌ -

اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہے کہ  
وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دے کر یعنی ہر روز یا  
ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اُس  
حالت میں جب سامعین کو ملال اور افسردگی  
ہو بلکہ اُس وقت وعظ شروع کرے جب لوگوں  
میں رغبت اور شوق کو دریافت کر لے اور قطع  
کلام کرے در صورتیکہ اُن میں رغبت باقی ہو۔

ف۔ مترجم کہتا ہے اس واسطے کہ سماع بلا رغبت میں تاثیر نہیں ہوتی سعدی



## علیہ الرحمۃ نے فرمایا مصرع

از ان پیش لیں کن کہ گویند لیں

وَأَنْ يَجْلِسَ فِي مَكَانٍ  
طَاهِرٍ كَالْمَسْجِدِ وَأَنْ يَبْدَأَ  
الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَيَخْتِمَ بِهِمَا وَيَدْعُوَ الْمُؤْمِنِينَ  
عُمُومًا وَلِلْحَاضِرِينَ خُصُوصًا -  
وَلَا يَخْصَّ فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ  
بَلْ هُوَ يَشُوبُ كَلَامَهُ مِنْ هَذَا  
وَمِنْ ذَلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللَّهِ  
مِنْ إِرْدَافِ الْوَعْدَةِ بِالْوَعْدِ  
وَالْبَشَارَةِ بِالْإِنْذَارِ -

اور یہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان میں  
بیٹھے چنانچہ مسجد میں اور یہ کہ حمد اور درود  
سے کلام کو شروع کرے اور ان ہی پر ختم بھی  
کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے  
عموماً اور حاضر لوگوں کے واسطے خصوصاً۔

اور یہ کہ مخصوص نہ کرے کلام کو فقط  
خوشخبری سنانے اور شوق دلانے میں یا فقط  
خوف دلانے اور ڈرانے میں بلکہ کلام کو  
ملتا جلاتا رہے کبھی اس سے اور کبھی اس  
سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید  
میں وعدے کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت  
کے ساتھ انذار اور تحویف کو ملانا۔

ف۔ اس واسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی بے یاک ہو جاتا ہے اور فقط ترہیب  
سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہے تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے۔ مصرع  
چورگ زن کہ حیران و مرہم نہ است

اور واسطہ کو لازم ہے کہ آسانی کرنے  
والا ہو نہ سختی کرنے والا اور یہ کہ خطاب کو عام  
کرے اور خاص نہ کرے ایک گروہ کیساتھ  
خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی  
قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین

وَأَنْ يَكُونَ مُبَيِّنًا لَا مُعْتَبِرًا  
وَيُعَيِّنَ بِالْخُطَابِ وَلَا يَخْصَّ  
طَائِفَةً دُونَ طَائِفَةٍ وَلَا  
لَا يُشَاقِقَ بَذَمَ قَوْمٍ أَوْ إِهْزَاكَ  
عَلَى شَخْصٍ بَلْ يُعَرِّضُ مِثْلَ أَنْ



يَقُولَ مَا بَالَ أَقْوَامٍ يَفْعَلُونَ  
كَذًا وَكَذَا۔

پرانکار یا المشافہ نہ کرے بلکہ بطریق اشارہ  
کچے چٹانچہ یوں کہے کہ کیا حال ہے لوگوں  
کا کہ ایسا ایسا کرتے ہیں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہ مذمت اور انکار و اعط کی عداوت باطنی پر ممول  
ہوگا اس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو یعد نہیں ہے کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو  
اور دلوں سے اس کی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا۔  
وَلَا يَتَكَلَّمُ بِسَقَطٍ وَهَزَلٍ۔  
اور وعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور

بیہودہ نہ بولے۔

ف۔ اس واسطے کہ کلام خیف اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو کھودتی

ہے تو غرض تذکیر میں خلل واقع ہوگا۔

وَيُحَسِّنَ الْحُسْنَ وَيُقَيِّمَ  
الْقِيَمَ وَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ  
يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَكُونُ  
إِمَّعًا۔

اور خوبی بیان کرے نیک بات کی او  
برائی کھول دے امر تبیح کی اور معروف شرعی  
کا امر کرے اور منکر سے نہی کرے اور مردہ جانی  
رکابی مذہب نہ ہو کہ جس محفل میں جاوے اُن  
کی خواہش نفسانی کے موافق وعظ شروع کرے۔

اور غایت وعظ کی جو مقصود ہے سو  
مناسب یوں ہے کہ اپنے دل میں تصور کرے  
مسلمان کی صفت کو اس کے اعمال میں او  
اس کے حفظ لسان اور اخلاق میں اور اس  
کے حالات قلبی اور اس کے اذکار کی مدد  
میں پھر چاہیے کہ اسی صفت تنحیلہ کو علی  
وجہ الکمال سامعین میں ثابت اور متحقق کرے  
اندک اندک اُن کے فہم کے موافق تو پہلے

وَأَمَّا الْغَايَةُ الَّتِي يُلْمَحُّهَا  
فَيَنْبَغِي أَنْ يُزَوَّرَ فِي نَفْسِهِ صِفَةُ  
الْمُسْلِمِ فِي أَعْمَالِهِ وَحِفْظِ لِسَانِهِ  
وَإِخْلَاقِهِ وَأَخْوَالِهِ الْقَلْبِيَّةِ  
وَمُذَاوَمَتِهِ عَلَى الْأَذْكَارِ ثُمَّ  
يَتَحَقَّقُ فِيهِمْ تِلْكَ الصِّفَاتُ بِكَمَالِهَا  
بِالتَّدْرِجِ عَلَى حَسَبِ فَهْمِهِمْ  
فَيَأْمُرُ أَوْلَاهُ فَضَائِلَ الْحُسْنَاءِ



وَمَسَاوِي السَّيِّئَاتِ فِي الْلبَاسِ  
وَالسَّرِّي وَالصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا  
فَإِذَا تَأَذَّبُوا فَلْيَا مُرَبِّ الْأَذْكَارِ  
فَإِذَا أَشْرَفْتُمْ فَلْيُحَرِّضْهُمْ  
عَلَى ضَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ  
وَلْيَسْتَعِزُّ فِي تَأْثِيرِ هَذِهِ فِي  
قُلُوبِهِمْ بِذِكْرِ أَيَّامِ اللَّهِ  
وَقَائِعِهِ مِنْ بَاهِرِ أَعْمَالِهِ  
وَتَضَرُّعِهِ وَتَعَذُّبِهِ  
لَأَمَمٍ فِي الدُّنْيَا شَمُّ  
بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ  
الْقَبْرِ وَشِدَّةِ يَوْمِ  
الْحِسَابِ وَعَذَابِ النَّاسِ  
وَكَذَلِكَ بِتَرْغِيبَاتٍ  
عَلَى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَا.

وَأَمَّا اسْتِمْدَادُهَا فَلْيَكُنْ  
مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَى تَأْوِيلِهِ  
الطَّاهِرِ وَشَيْئَةً رُسُولِ اللَّهِ  
الْمَعْرُوفِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِينَ  
وَأَقَاوِيلِ الصَّحَابَةِ وَالتَّالِعِينَ

حسنات کی خوبیوں اور سیئات کی برائیوں  
کا امر کرے لباس اور شکل اور نماز وغیرہ  
میں پھر جب اس کے خوگر، موحدا دیں تو  
اُن کو اذکار کی تلقین کرے پھر جب اُن  
میں ذکر کا اثر معلوم ہو تو اُن کو رغبت اور  
شوق دلاوے زبان اور دل کے رشکے  
پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور  
اُن کے دلوں میں ان امور کی تاثیر کرنے  
میں اعانت چاہے ایام سابقہ اور وقائع  
گذشتہ کے ذکر کرنے سے منجملہ حق تعالیٰ  
کے افعال ظاہرہ اور اُس کی تصریفا و  
تعذیب کے جو اگلی امتوں پر دنیا میں  
ہو چکی ہے پھر استعانت چاہے موت کی  
دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم  
الحساب اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے  
سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت  
چاہے اُس کے موافق جیسا ہم مذکور  
کر چکے ہیں۔

اور وعظ گوئی کی استمداد کو کتاب اللہ  
سے چاہے اُس کی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے  
موافق اور حدیث نبویؐ سے جو محدثین کے  
نزدیک معروف ہے اور صحابہؓ اور تابعینؒ  
اور ان کے سوا اور مومنین صالحین کے



وَعَبَّيْرِهِمْ مِّنْ صَلَاحِ الْمُؤْمِنِينَ وَ  
بَيَانِ سِيرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اقوال سے اور سیرت نبوی کے بیان کرنے  
سے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہے جو لفظ قرآن کے اندر  
سے مفہوم عند الاطلاق ہوا اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف  
شاعرانہ کو مقام و عظمیٰ میں ذکر کرنا ہرگز لائق اور متناسب نہیں اس واسطے کہ سامعین  
چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے میں فرق نہیں کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر  
محمول کریں گے اور گمراہ ہوں گے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین میں سے ایک واعظ  
نے مقطعات قرآنیہ کے معنی میں خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہاں تک  
اُس کی جہالت کی توبت پہنچی کہ اُس نے ظہ کی تفسیر کی بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوئے  
تو یہ خطاب ہے خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ اے چودھویں رات کے  
چاند تو غور کر کہ اس واعظ کی جہالت اور بے امتیازی اس کو کہاں کھینچ لے گئی اور یہ جو  
فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور اُن  
احادیث کا ذکر کرنا جن کی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہے جائز نہیں۔  
وَلَا يَذْكُرُ الْقَصَصَ الْمَجَازِفَةَ  
فَإِنَّ الصَّحَابَةَ أَنْكَرُوا عَلَى ذَلِكَ  
أَشَدَّ الْإِنْكَارِ وَأَخْرَجُوا أَوْلِيَاءَ  
مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوا هُمُومَهُمْ  
أَكْثَرُ مَا يَكُونُ هَذَا فِي إِهْمَامِ بَيِّنَاتِ  
الَّتِي لَا يُعْرِفُ صَحَّتْهَا وَفِي السَّيْرَةِ  
وَشَانَ نَزُولِ الْقُرْآنِ۔

اور واعظ کو چاہیے کہ یہودہ قصص  
کو جو بروایت صحیح ثابت نہیں ہیں ذکر  
نہ کرے اس واسطے کہ صحابہ کرامؓ نے قصہ  
خوائی پر سخت انکار کیا ہے اور قصہ خوانوں  
کو مساجد سے نکال دیا ہے اور اُن کو مارا  
ہے اور یہ وہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات  
میں ہوتے ہیں جن کی صحت معلوم نہیں اور  
سیرت اور قرآن کی شان نزول میں۔

اور وعظ کے ارکان تو ترغیب اور

وَأَمَّا أَرْكَانُهَا فَالتَّغْيِيبُ



وَالْتَرَهَيْبُ وَالتَّمَثِيلُ بِالْأَمْثَالِ  
الْوَاضِحَةِ وَالْقَصَصِ الْمُرَقِّقَةِ  
وَالنِّكَاتِ النَّافِعَةِ فَهَذَا  
طَرِيقُ التَّذْكِيرِ وَالشَّرْحِ -

وَالْمُسْئَلَةُ الَّتِي يَذْكُرُهَا  
إِمَامٌ مِنَ الْحَلَالِ أَوِ الْحَرَامِ أَوْ مِنْ  
بَابِ آدَابِ الصُّوفِيَّةِ أَوْ مِنْ  
بَابِ الدَّعَوَاتِ أَوْ مِنْ عَقَائِدِ  
الْإِسْلَامِ فَالْقَوْلُ الْجَلِيُّ أَنَّ  
هُنَاكَ مَسْئَلَةً يَعْلَمُهَا وَ  
طَرِيقَانِ تَعْلِمُهَا -

وَأَمَّا آدَابُ الْمُسْتَمْعِينَ  
فَإِنَّ يَسْتَقْبِلُوا الْمَذْكُورَ وَلَا  
يَلْعَبُوا وَلَا يَلْغَطُوا وَلَا يَتَكَلَّمُوا  
فِي مَا بَيْنَهُمْ وَلَا يُكْثِرُوا السُّؤَالَ  
مِنَ الْمَذْكُورِ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ  
بَلْ إِذَا عَرَضَ خَاطِرُ فَنَ كَانَ  
لَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَسْئَلَةِ تَعَلُّقًا  
قَوِيًّا أَوْ كَانَ دَقِيقًا لَا يَتَحَمَّلُهُ  
فَهُوُمُ الْعَامَّةِ فَلَيْسَتْ عَنْهُ  
فِي الْمَجْلِسِ الْخَاضِعِ فَإِنْ شَاءَ  
سَأَلَ فِي الْخُلُوتِ وَإِنْ كَانَ  
لَهُ تَعَلُّقٌ قَوِيٌّ كَتَفْصِيلِ

ترہیب ہے اور مثال گذرانا کھلی مثالوں  
سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور  
نکات منفعت بخش سو یہ طریقہ ہے تذکر  
اور شرح کا۔

اور جس مسئلے کو داعظ ذکر کرے چاہیے  
کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب  
صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد  
اسلام سے پس ظاہر قول یہ ہے کہ بیان  
کرے واعظ وہ مسئلہ جس کو جانتا ہو اور  
اُس کے سکھانے کا طریق معلوم ہو۔

اور وعظ کی سماعت کرنے والوں کے  
آداب سو یہ ہیں کہ مذکر کے سامنے ہوں اور  
لہو و لعب نہ کریں اور شور نہ مچائیں اور آپس  
میں وعظ کے اندر باتیں نہ کریں اور ہر امر میں  
واعظ سے سوال نہ کریں بلکہ اگر سامع کو کوئی  
خطرہ عارض ہو تو اگر اُس کو مسئلہ مذکورہ  
کے ساتھ کوئی تعلق قوی نہ ہو یا تعلق ہو  
مگر مسئلہ دقیق ہو جس کو عوام کی فہم نہیں  
اٹھا سکتی تو اس سوال سے سکوت اختیار  
کرے حاضرین مجلس میں پھر اگر چاہے تو  
اُس کو خلوت میں پوچھ لے اور اگر اُس کو  
مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل



إِجْمَالٍ وَشَرْحٍ غَرِيبٍ فَلْيَنْظُرْ  
حَتَّى إِذَا انْقَضَى كَلَامُهُ سَاكِنًا  
وَلْيُعِدِ الْمَذْكُورَ كَلَامَهُ  
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر  
رہے تا اینکه اس کا کلام آخر ہو تو دریافت کر لے۔  
اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے  
کلام کو تین بار اعادہ کرے۔

ف۔ بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و  
التسلیم جب کلام فرماتے تھے تو تین بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب بوجھ میں آ جاوے۔

فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ أَهْلٌ  
لُغَاتٍ شَتَّى وَالْمَذْكُورُ يَقْدِرُ  
أَنْ يَتَكَلَّمَ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ فَلْيَفْعَلْ  
ذَلِكَ وَلْيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ  
وَاجْمَالًا۔

سو اگر مجلس میں کئی قسم کی بولی والے لوگ  
ہوں اور واعظ ان کی زبان پر قادر ہو تو اس کو یہ کرنا  
چاہیے یعنی ہر زبان میں کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہیے دقیق  
اور مجمل کلام سے یعنی اس واسطے کہ کلام باریک اور مجمل  
سے علی العموم فائدہ حاصل نہیں۔

وَأَمَّا الْأَفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي  
الْوَعَاظَ فِي زَمَانِنَا فَبَيْنَا عَدَمُ  
مُمَيِّزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوعَاتِ  
وغيرها بَلْ غَالِبٌ كَلَامُهُمْ  
الْمَوْضُوعَاتِ الْمُحَرَّفَاتِ وَذِكْرُهُمْ  
الطَّلَوَاتِ وَالِدَعَوَاتِ الَّتِي عَدَّهَا  
الْمُحَدِّثُونَ مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ۔

اور وہ آفتیں جو ہمارے زمانے کے  
واعظوں کو پیش آتی ہیں سو ان میں سے ایک  
عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات  
کے بلکہ غالب کلام ان کا موضوعات اور  
محرفات ہیں اور مذکور کرنا ان کا انکاروں  
اور دعاؤں کو جن کو اہل حدیث نے موضوعات  
میں شمار کیا ہے۔

و۔ سبب سکایہ ہے کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہیں کیا اور شوق ہوا وعظ گوئی  
کا جو روایت اور قسۃ کسی کتاب میں عوام فریب پایا اس کو بے تمیزی سے ذکر کر دیا حالانکہ حدیث صحیح میں ثابت  
ہے کہ جو عدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے گا وہ جہنمی ہے۔

۱۵۔ لیکن شارحین حدیث نے یہ نکھا ہے کہ یہ تکرار کلام مہتمم الشان میں ہوتی تھی نہ ہر کلام  
میں ۱۲ نواب قطب الدین خان مرحوم۔



مترجم کہتا ہے کہ اہل ایمان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت نہ کرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابوں مشہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نہ کرے اس واسطے کہ خود بھوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونوں برابر میں عذاب میں۔

وَمِنْهَا مَبَالِغُهُمْ  
فِي شَيْءٍ مِّنَ التَّزْهِيْبِ  
وَالْتَّزْهِيْبِ۔

اور ازاں جملہ بمبالغہ ذکر کرنا  
واعظوں کا کسی شے میں ترغیب اور  
ترہیب سے۔

ف۔ چنانچہ یوں کہنا کہ اگر دو رکعت فلائی فلائی سورۃ سے فلائی دن اور فلائی ساعت میں پڑھے تو تمام عمر کی قضاۃ نماز کا عذاب دور ہو جاتا ہے یا جو کوئی بھتگ پیے اُس نے گویا اپنی ماں سے کعبہ معظمہ میں فعل بد کیا حق تعالیٰ بے تمیزی اور بے احتیاطی اور افترا پر دازی سے اپنی پناہ میں رکھے آمین۔

وَمِنْهَا قَصَصُهُمْ قِصَّةَ  
كَرْبَلَاءَ وَالْوَفَاةِ وَغَيْرِ ذَٰلِكَ  
وَحُطْبُهُمْ فِيْهَا۔

اور ازاں جملہ قصہ کر بلا اور وفات کی قصہ خوانی  
اور اُس کے سوائے اور موسموں میں قصہ گوئی  
اور اُن میں خطبہ گوئی کرنا۔

ف۔ اس واسطے کہ ایسے امور کار و اج قرون سابقہ میں نہ تھے اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہے بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ تیار ہوتا ہے تارقیت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اُلٹا زمانہ ہو گیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرائض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد میں جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی اُس پر طعن اور تشنیع نہیں کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری میں نہ جاوے اور ان کے بدعات میں نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہے بلکہ اُس کے ایمان میں حریف آتا ہے کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہے۔ شعر

بریدہ زاصل کار و پیوستہ بفرع  
کم معتقد خدا و بسیار بشرع



## گیارہویں فصل

## سلسلہ طریقت حضرت مصنف کا بیان

اس فصل میں مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہے۔

صَحْبَتُنَا وَتَعَلُّمُنَا لِأَدَابِ الطَّرِيقَةِ  
وَالسُّلُوكِ مُتَّصِلَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ  
الصَّحِيحِ الْمُسْتَفِيزِ الْمُتَّصِلِ وَإِنْ  
لَمْ يُثَبِّتْ تَعَيُّنُ الْأَدَابِ وَلَا تِلْكَ  
الْإشْغَالِ۔

ہماری صحبت اور طریقت اور سلوک کے  
آداب کو سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم تک صحیح مشہور و متفق سند کیساتھ یعنی مصنف  
سے تا مبدیہ رسالت یحییٰ میں کوئی واسطہ منقطع  
نہیں اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقران  
اشغال کا ثابت نہیں۔

یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہیں بلکہ اجمالی ہے۔

فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ وَلِيُّ اللَّهِ عَفَا  
اللَّهُ عَنْهُ وَالْحَقُّ بِسَلَفِهِ الصَّالِحِينَ  
صَحْبَ أَبَا الشَّيْخِ الْأَجَلِّ عَبْدِ الرَّحِيمِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَارْضَاهُ دَهْرًا طَوِيلًا  
وَتَعَلَّمَ مِنْهُ الْعُلُومَ الظَّاهِرَةَ وَتَأَدَّبَ  
عَلَيْهِ بِأَدَابِ الطَّرِيقَةِ وَرَأَى مِنْهُ  
أَنْكَرَ أَمَاتٍ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمَشْكَلَاتِ  
وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيرًا مِمَّنْ فَوَّيْدِ الطَّرِيقَةِ  
وَالْحَقِيقَةِ وَمَا جَزَى عَلَيْهِ وَعَلَى  
شَيْوَحِهِ مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَالْأَحْوَالِ

تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے کہ حق تعالیٰ  
اُس سے عفو کرے اور اُس کو اس کے سلف  
صالحین کے ساتھ ملادے زمانہ دراز صحبت  
رکھی اپنے والد شیخ اجل عبدالرحیم کی خداری  
ہو اُن سے اور اُن کو راضی کرے اور اُن ہی  
علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے سیکھے اور  
اُن سے کرامات دیکھے اور مشکلات پوچھے اور  
اُن سے اکثر فوائد طریقت اور حقیقت کے  
سنے اور جو اُن پر اُن کے مرشدوں پر واقعات  
اور حالات اور کرامات گزرے اُن سے مسموع



وَالْكَرَامَاتِ جَزَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَنْهُ  
وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيدِيهِ خَيْرًا -  
وَصَحْبٌ هُوَ شَيْخُ خَاكِثِيرًا  
أَجَلَهُمْ ثَلَاثَةٌ أَوْ لَهُمْ خُوَاجَةٌ  
خُرْدٌ صَحْبُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ السَّرْهَنْدِيِّ  
وَالشَّيْخِ الْهَدَادِ وَخُوَاجَةٌ حُسَامُ  
الدِّينِ صَحْبُوا خُوَاجَةَ مُحَمَّدٍ بَاقِي  
وَتَانِيَهُمُ السَّيِّدُ عَبْدُ اللَّهِ صَحْبُ  
الشَّيْخِ آدَمَ الْبَنُورِيِّ صَحْبُ الشَّيْخِ  
أَحْمَدَ السَّرْهَنْدِيِّ صَحْبُ خُوَاجَةِ  
مُحَمَّدٍ بَاقِي وَتَالِثُهُمُ الْخَلِيفَةُ  
أَبُو الْقَاسِمِ صَحْبُ مُلَّاوَلِي مُحَمَّدٍ  
صَحْبُ الْأَمِيرِ أَبَا الْعُلَا -

ہوئے اللہ سبحانہ مؤلف اور باقی ان کے  
مستفیدوں کی طرف سے ان کو نیک بدلہ دے۔  
اور شیخ عبدالرحیم بہت مرشدوں کی  
صحبت میں رہے بزرگ تران میں سے تین مرشد  
ہیں اول ان میں خواجہ خرد میں جو شیخ احمد  
سہروردی اور شیخ الہداد اور خواجہ حسام الدین  
کی صحبت میں رہے اور تینوں خواجہ محمد باقی  
کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد شیخ  
عبدالرحیم کے سید عبداللہ میں جو شیخ آدم بنوری  
کی صحبت میں رہے اور وہ شیخ احمد سہروردی  
کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی  
صحبت میں رہے اور تیسرے خلیفہ ابوالقاسم میں وہ  
ملادولی محمد کی صحبت میں رہے۔

ف۔ بہرہ شہر لاہور کے قریب اور بہرہ روزن تنور قصید ہے بہرہ کے توابع سے

ثُمَّ الْخُوَاجَةُ مُحَمَّدُ بَاقِي  
صَحْبُ خُوَاجَةِ مُحَمَّدٍ أَمْكَنِي  
صَحْبُ أَبِيهِ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ دَرَوِشِي  
صَحْبُ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ زَاهِدٌ  
صَحْبُ خُوَاجَةِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَحْرَارِ  
وَالْأَمِيرِ أَبَا الْعُلَا صَحْبُ الْأَمِيرِ  
عَبْدِ اللَّهِ صَحْبُ الْأَمِيرِ بَاقِي صَحْبُ  
خُوَاجَةِ عَبْدِ الْحَقِّ صَحْبُ خُوَاجَةِ  
عَبْدِ اللَّهِ الْأَحْرَارِ الْمَذْكُورِ -

پھر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنی  
کی صحبت میں رہے وہ اپنے باپ مولانا  
درویش محمد کی صحبت میں رہے وہ مولانا  
محمد زاہد کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ  
احرار کی صحبت میں رہے اور امیر ابوالعلا  
امیر عبداللہ کی صحبت میں رہے وہ امیر بقی  
کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبدالحق کی  
صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور  
کی صحبت میں رہے۔



وَالْخُوَاجِعَةُ أَحْرَارُ صَحْبِ  
 شَيْوُخًا كَثِيرِينَ مِنْهُمْ مَوْلَانَا  
 يَعْقُوبُ الْجَرَّخِيُّ وَخُوَاجِعَةُ عَلَاءُ  
 الدِّينِ الْغُجْدَوَانِيَّ صَحْبًا  
 خُوَاجِعَةُ نَقْشَبَنْدِ بِلَاوِاسْطِي  
 صَحْبِ الْأَوَّلِ أَيْضًا خُوَاجِعَةُ  
 عَلَاءُ الدِّينِ عَطَّارُ وَالثَّانِي  
 خُوَاجِعَةُ مُحَمَّدٍ بَارِسَاوَهُمَا مِنْ  
 كِبَارِ أَصْحَابِ خُوَاجِعِهِ نَقْشَبَنْدِ-

اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی  
 صحبت حاصل کی ان میں سے مولانا یعقوب  
 چرخؒ اور خواجہ علار الدین غجدوانیؒ ہیں  
 وہ دونوں خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے  
 بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب  
 چرخؒ خواجہ علار الدین عطار کی بھی صحبت  
 میں رہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علار الدین  
 خواجہ محمد پارساؒ کی صحبت میں رہے اور دونوں  
 یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ  
 مریدوں سے ہیں۔

ف۔ چرخ قریہ ہے غزنی کے توابع سے اور غجدوان یکسر غین مجہد ایک موضع  
 ہے بخارا کے توابع سے اور نقشبند کھاب یاف کو کہتے ہیں خواجہ نقشبند اور ان کے والد  
 یہی پیشہ کرتے تھے۔

وَالْخُوَاجِعَةُ نَقْشَبَنْدِ صَحْبِ  
 شَيْوُخًا كَثِيرِينَ أَجَلَهُمْ خُوَاجِعَةُ  
 مُحَمَّدٍ بَابَا سَمَاسِي وَخَلِيفَتُهُ  
 الْأَمِيرُ سَيِّدُ كُلَّالٍ وَالْخُوَاجِعَةُ  
 مُحَمَّدٌ صَحْبِ خُوَاجِعَةُ عَلِيٍّ  
 وَالْأَمِينَتِيُّ صَحْبِ خُوَاجِعَةُ مُحَمَّدٍ  
 أَبَا الْخَيْرِ الْفَغْنَوِيُّ صَحْبِ خُوَاجِعَةُ  
 عَارِفِ رِيُوْكَرِيِّ صَحْبِ خُوَاجِعَةُ  
 عَبْدِ الْخَالِقِ الْغُجْدَوَانِيَّ صَحْبِ  
 خُوَاجِعَةُ يُوسُفَ الْهَمْدَانِيَّ

اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی  
 صحبت میں رہے بزرگتر ان میں خواجہ محمد بابا  
 سماسی اور ان کے خلیفہ امیر سید کلال اور  
 خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ علی رامیتنی کی صحبت  
 میں رہے وہ خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی کی صحبت  
 میں رہے وہ خواجہ عارف ریوگری کی صحبت  
 میں رہے وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی  
 صحبت میں رہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی  
 کی صحبت میں رہے وہ خواجہ علی فارمدی  
 کی صحبت میں رہے۔



صَحْبِ عَلِيِّ بْنِ الْقَارِمْدِيِّ -

ف۔ سہاس بفتح سین و تشدید میم قریہ ہے طوس کے توابع سے اور امتین قصبہ ہے بخارا کے توابع سے اور فغنے بفتح فاد سکون غین معجمہ قریہ ہے بخارا کے توابع سے اور ریوگر یکسر رائے مہملہ قریہ ہے بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریہ ہے طوس کے توابع سے۔

صَحْبِ تُبَيْوُخَا كَثِيرِ بْنِ  
أَجَلَهُمْ اثْنَانِ أَحَدُهُمَا الْإِمَامُ  
أَبُو الْقَاسِمِ الْقَشِيرِيُّ صَحْبِ أَبِي  
عَلِيِّ بْنِ لَدَّ قَاقٍ صَحْبِ أَبِي الْقَاسِمِ  
الْبَصْرِيِّ أَبِي دِيٍّ وَأَبُو الْحُسَيْنِ  
الْحَضْرَمِيِّ صَحْبِ أَبِي الشَّيْبَانِيِّ صَحْبِ  
سَيِّدِ الطَّائِفَةِ الْجُنَيْدِ  
الْبَغْدَادِيِّ وَالثَّانِي خَوَاجَتَا  
أَبِي الْقَاسِمِ الْكُرَّكَانِيِّ صَحْبِ  
أَبَا عُثْمَانَ الْمَغْرِبِيِّ صَحْبِ أَبِي عَلِيٍّ  
بِالْكَاتِبِ صَحْبِ أَبِي عَلِيٍّ الرَّوْدْبَارِيِّ  
صَحْبِ جُنَيْدِ بْنِ الْبَغْدَادِيِّ -

علی فارمدی بہت مشائخ کی صحبت میں  
رہے بزرگتران میں سے دو ہیں ایک امام  
ابوالقاسم قشیری وہ ابوعلی دقاق کی صحبت  
میں رہے وہ ابوالقاسم نصر آبادی اور ابوالحسن  
حضرمی کی صحبت میں اور دونوں یعنی نصر آبادی  
اور حضرمی شبلی کی صحبت میں رہے وہ سید الطائفہ  
جنید بغدادی کی صحبت میں رہے اور دوسرے  
مرشد علی فارمدی کے ابوالقاسم کُرَّکانی ہیں  
جو ابوالعثمان مغربی کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی  
کاتب کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی رودباری  
کی صحبت میں رہے وہ جنید بغدادی  
کی صحبت میں رہے۔

ف۔ ابوالقاسم قشیری رسالہ قشیریہ کے مصنف ہیں جو حقیقت ولایت  
اور اولیاء اللہ کے بیان میں نہایت عمدہ کتاب ہے قشیر قبیلہ ہے عرب کا اور دقاق بفتح  
دال و تشدید قاف ہے اور کرگان بضم کاف عربی و تشدید رائے مہملہ و کاف عجمی ایک  
گانوں کا نام ہے اور رودباری منسوب بنا حبیہ کہ ان کے آباء کا منشا تھا۔

اور جنید بغدادی اپنے ماموں سقطی

وَالْجُنَيْدُ الْبَغْدَادِيُّ صَحْبِ

امہ سری بفتح اول و کسر ثانی دیا ہے تختانی مشد و بمعنی جو انرد و سردار و سقطی یعنی پارچہ فروش کہ جس کو پارچہ



خَالَسَ السَّيِّئَ السَّقِطَىٰ صَحْبَ  
مَعْرُوفَ الْكَرْخَىٰ صَحْبَ شُبُوحَا  
كَثِيرَيْنِ أَجَلَهُمُ اثْنَانِ أَحَدُهُمَا  
الْإِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرَّضَىٰ صَحْبَ  
أَبَاكَ الْإِمَامَ مُوسَى الْكَاطِمَ  
صَحْبَ أَبَاكَ الْإِمَامَ جَعْفَرَ  
الصَّادِقَ صَحْبَ أَبَاكَ الْإِمَامَ  
مُحَمَّدَ بْنَ الْبَاقِرِ صَحْبَ أَبَاكَ  
الْإِمَامَ زَيْنَ الْعَابِدِ بْنِ صَحْبَ  
أَبَاكَ الْإِمَامَ حُسَيْنَ صَحْبَ أَبَاكَ  
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي  
طَالِبٍ صَحْبَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
ثَانِيَهُمَا دَاوُدُ الطَّائِيَّ صَحْبَ  
فَضِيلًا وَجَبَّارَ الْعَجَمِيِّ وَذَا النُّونِ  
صَحْبَ شُبُوحَا كَثِيرَيْنِ مِنْ  
التَّابِعِينَ وَتَبَعِهِمْ أَجَلَهُمُ  
الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ صَحْبَ أَهْلِ  
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَنَسُ خَادِمُ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَخَافِظُ سُنَّتِهِ فَهَذِهِ سِلْسِلَةُ  
الصُّحْبَةِ لَا شَكَّ فِي صِحَّتِهَا وَإِصْلَاقِهَا۔

کی صحبت میں رہے وہ معروف کرخی کی  
صحبت میں رہے اور معروف کرخی بہت مرشد  
کی صحبت میں رہے بزرگ ترائان میں دو مرشد  
ہیں ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہیں وہ  
اپنے والد امام موسیٰ کاظم کی صحبت میں رہے  
وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی صحبت میں  
رہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت  
میں رہے وہ اپنے والد امام زین العابدین  
کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام حسین  
کی صحبت میں رہے۔ وہ اپنے والد امیر المومنین  
علی بن ابی طالب کی صحبت میں رہے وہ سید  
المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں  
رہے اور معروف کرخی کے دوسرے مرشد  
داؤد طائی ہیں جو فضیل عیاض اور حبیب  
عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت میں رہے  
اور تینوں حضرات تابعین اور تبع تابعین  
میں سے بہت بزرگوں کی صحبت میں رہے  
بزرگ ترائان میں سے حسن بصری ہیں اور  
یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت میں رہے  
ان میں سے انس بن مالک ہیں جو خادم تھے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے  
احادیث کے حافظ تو یہ سلسلہ ہے صحبت کا اسکی  
صحت اور اتصال میں کچھ شک نہیں۔



ف۔ مولانا نے فرمایا کہ میں نے حضرت ولی نعمت یعنی مصطفیٰ سے پوچھا کہ شیخ ابوعلی فارمدی کو کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں اس رسالے میں کیوں نہ ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت ادبیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس رسالے میں غرض یہ ہے کہ نسبت صحت کی من وعن عالم شہادت میں جو ثابت ہے مذکور ہو ولیکن ادبیت کی نسبت قوی اور صحیح ہے شیخ ابوعلی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہے ان کو بایزید سطاہی کی روحانیت سے اور ان کو امام جعفر صادقؑ کی روحانیت سے تربیت ہے چنانچہ رسالہ قدسیہ میں خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے مذکور کیا۔

اور امام جعفر صادقؑ کو انتساب ہے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہے سلمان قاری سے ان کو ابی بکر صدیقؓ سے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

اور ہمارے اور بھی سلاسل ہیں جن کے بعض میں بنا بر صحت کے اتصال ہے اور بعض میں بنا بر بیعت یا خرقہ پوشی کے تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ لیا اپنے والد شیخ عبدالرحیم سے انھوں نے سید عبداللہ سے انھوں نے شیخ آدم بنوری سے انھوں نے شیخ احمد سرہندی سے انھوں نے اپنے والد شیخ عبدالاحد سے انھوں نے شاہ کمال سے۔

وَلِلَّهِ مَا مِمَّا جَعَفَرُ بْنُ صَادِقٍ  
أَيْضًا اِنْتِسَابٌ إِلَى جَدِّهِ أَبِي أُمِّيرِ  
الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ  
عَنْ سَلْمَانَ الْقَادِسِيِّ عَنْ أَبِي  
بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
وَمِنْهَا سَلَا سِلٌّ أُخْرَى  
الَّتِي تَصَالُ فِي طَرَفٍ مِنْهَا بِالصُّبْحَةِ  
وَفِي طَرَفٍ بِالْبَيْعَةِ أَوْ الْخُرْقَةِ  
وَاللَّهُ أَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ  
وَلِيُّ اللَّهِ إِخَذَ الطَّرِيقَةَ عَنْ  
أَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنِ  
السَّيِّدِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّيْخِ  
آدَمَ عَنِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ السُّوْهِدِيِّ  
عَنْ أَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ  
شَاهِ كَمَالٍ۔



سند سلسلہ قادریہ | وَ اَيْضًا عَنْ  
 شَيْخٍ سَيِّدٍ عَنْ جَدِّهِ شَيْخِ  
 كَمَالٍ الْمَذْكُورِ عَنِ السَّيِّدِ  
 فَضِيلٍ عَنِ السَّيِّدِ كَدَّارِ حَمْنِ  
 عَنِ السَّيِّدِ شَمْسِ الدِّينِ عَارِفِ  
 عَنِ السَّيِّدِ كَدَّارِ حَمْنِ بْنِ أَبِي  
 الْحَسَنِ عَنْ شَمْسِ الدِّينِ  
 الْقَحْرَائِيِّ عَنِ السَّيِّدِ عَقِيلٍ عَنِ  
 السَّيِّدِ بَهَاءِ الدِّينِ عَنِ السَّيِّدِ  
 عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ السَّيِّدِ شَرْفِ  
 الدِّينِ قَتَالٍ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ  
 عَنْ أَبِيهِ إِمَامِ الطَّرِيقِ أَبِي مُحَمَّدٍ  
 عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
 الْمَخَرَّمِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْقَرَشِيِّ  
 عَنْ أَبِي الْفَرَجِ الطَّرْطُوسِيِّ  
 عَنْ أَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ  
 التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
 التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الشَّيْبَانِيِّ  
 بِسَنَدِهِ الْمَذْكُورِ۔

اور شیخ احمد سرہندی کو شیخ سکندر  
 سے بھی طریقہ ملا اور اُن کو اپنے دادا شیخ  
 کمال مذکور سے اُن کو سید فضیل سے اُن  
 کو سید گدار حمن سے اُن کو سید شمس الدین  
 عارف سے اُن کو سید گدار حمن بن ابوالحسن  
 سے اُن کو شمس الدین صحرائی سے اُن کو سید  
 عقیل سے اُن کو سید بہار الدین سے اُن  
 کو سید عبدالوہاب سے اُن کو سید شرف الدین  
 قتال سے اُن کو سید عبدالرزاق سے اُن  
 کو اپنے والد امام طریقت ابومحمد عبدالقادر  
 جیلانی سے ان کو ابوسعید مخرمی سے اُن  
 کو ابوالحسن قرشی سے اُن کو ابوالفرح طوسی  
 سے اُن کو ابوالفضل عبدالواحد تمیمی سے  
 اُن کو اپنے باپ شیخ عبدالعزیز تمیمی سے  
 اُن کو ابوبکر شبلی سے اُن کو اس سند سے  
 جو قبل اس کے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی  
 سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔

ف۔ اور شرف الدین کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کے محرم

بضم میم و تشدید رائے پہلے مشدودہ مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہے۔

اور بھی ہمارے مرشد شاہ عبدالرحیم  
 ادب آموز ہوئے اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد

وَ اَيْضًا تَادَبَ شَيْخُنَا

عَبْدُ الرَّحِيمِ عَلَى رُوحِ جَدِّهِ لِأَمِّهِ



الشَّيْخِ رَفِيعِ الدِّينِ مُحَمَّدٍ وَ  
أَجَازَكَ قَبْلَ أَنْ يُؤَلَّدَ بِسِنَيْنِ  
بَطْرِيقِ خُرْقِ الْعَادَةِ عَنْ أَبِي  
قُطُبِ الْعَالِمِ عَنْ نَجْمِ الْحَقِّ  
جَائِلِدَهُ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

کی روح سے اور انھوں نے اُن کو اجازت  
طریقۂ دی اُن کے پیدا ہونے سے چند  
سال کے پہلے بطریق کرامت کے اور شیخ  
رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم  
سے اور اُن کو نجم الحق جائیلدہ سے اُن کو  
شیخ عبدالعزیز سے۔

جو رسالہ عزیز یہ کے مصنف ہیں۔

وَلَمْ طُرُقِ أُخْرَى أَجَازَكَ  
السَّيِّدُ عَظَمَةُ اللَّهِ الْأَكْبَرُ أَبَادِي  
عَنْ النَّاسِ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
عَنْ قَاضِي خَانَ يَوْسُفَ النَّاصِحِي  
عَنْ حَسَنِ بْنِ طَاهِرٍ عَنْ سَيِّدِ  
رَاجِي حَامِدٍ شَاهٍ عَنِ الشَّيْخِ  
حَسَامِ الدِّينِ الْمَانَكِ بُورِي  
عَنْ خُوَاجَةِ نُورِ قُطُبِ الْعَالِمِ  
عَنْ أَبِي عَلَاءِ الْحَقِّ بْنِ أَسْعَدَ  
اللَّهُ هُورِي الْبَنَكَالِي عَنْ أَخِي  
سِرَاجِ عُثْمَانَ الْوُدِّي عَنِ  
الشَّيْخِ نِظَامِ الدِّينِ أَوْلِيَا عَنِ  
الشَّيْخِ فَرِيدِ الدِّينِ كُنْجِ شَكْرُ  
عَنْ خُوَاجَةِ قُطُبِ الدِّينِ بِخْتِيَارِ  
كَالِي عَنْ خُوَاجَةِ مُعِينِ الدِّينِ  
السَّنْجَرِيِّ عَنْ خُوَاجَةِ عُثْمَانَ هَارُونِي

اور شیخ عبدالرحیم کے اور بھی  
طرق ہیں ان کو اجازت دی سید عظمت  
اللہ اکبر آبادی نے ان کو سند حاصل ہے  
اپنے باپ دادوں سے اُن کو شیخ عبدالعزیز  
سے اُن کو قاضی خان یوسف ناصحی سے  
اُن کو حسن بن طاہر سے اُن کو سید راجی  
حامد شاہ سے اُن کو شیخ حسام الدین مانک  
پوری سے اُن کو خواجہ نور قطب عالم سے  
اُن کو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے  
جو اصل میں لاہوری ہیں اور مسکن میں بنگالی  
اُن کو اخئی سراج عثمان اودھی سے اُن کو  
سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے  
اُن کو شیخ فرید الدین گنج شکر سے اُن کو  
خواجہ قطب الدین بختیار کالی سے اُن کو  
خواجہ معین الدین سنجر یعنی سیستانی  
سے اُن کو خواجہ عثمان ہارونی سے اُن کو



عَنْ حَاجِي شَرِيفِ الرَّزْدِي عَنْ  
 خُوَاجَه مَوْدُودِ چَشْتِي عَنْ أَبِيهِ  
 خُوَاجَه يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ  
 بْنِ سَمْعَانَ چَشْتِي عَنْ خَالِهِ  
 خُوَاجَه مُحَمَّدِ چَشْتِي عَنْ  
 أَبِيهِ خُوَاجَه أَبِي أَحْمَدِ چَشْتِي  
 عَنْ خُوَاجَه أَبِي إِسْحَاقِ الشَّاهِي  
 عَنْ مُحَمَّدِ عَلِيٍّ بْنِ نُورِيِّ عَنْ  
 أَبِي هُبَيْرَةَ الْبَصْرِيِّ عَنْ حَذِيفَةَ  
 الْمُرْعَشِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَدْهَمَ  
 عَنْ فَضِيلِ بْنِ عِيَّاضٍ عَنْ  
 عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ  
 الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَاضِي  
 اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ سَيِّدِ  
 الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

حاجی شریف زندی سے اُن کو خواجہ  
 مودود چشتی سے اُن کو اپنے والد خواجہ محمد  
 بن سمعان چشتی سے اُن کو اپنے ماموں خواجہ  
 محمد چشتی سے اُن کو اپنے والد خواجہ ابوالواحد  
 چشتی سے اُن کو خواجہ ابوالاسحق شامی سے  
 اُن کو محمد علی بنوری سے اُن کو ابوہبیرہ  
 بصری سے اُن کو حذیفہ مرعشی سے اُن کو  
 ابراہیم بن ادھم سے اُن کو فضیل بن  
 عیاض سے اُن کو عبدالواحد بن زید سے  
 اُن کو حسن بصری سے ان کو امیر المومنین  
 علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اُن کو  
 سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا مانک پور پورب میں ایک قصبہ ہے آلہ آباد کے قریب  
 اور اودھ ایک شہر ہے پورب میں جس کو اب قیض آباد کہتے ہیں اور سنجر یلکسر سین  
 مہملہ و سکون جیم وزائے معجم منسوب ہے سجستان کی طرف جو معرب ہے سیستان کا  
 اور ہر چند اولیا جمع ہے ولی کی لیکن حضرت نظام الدینؒ کا اس واسطے لقب ہوا گویا  
 کہ ایک ولی اولیائے کثیر کے مانند ہے چنانچہ قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کو  
 اُمّت فرمایا اور اس کی مثالیں بہت ہیں جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہے اور  
 کعب کا احبار اور زندہ ایک پرگنہ ہے بخارا کے سات پرگنوں میں سے اور



ہارون قریب ہے زندہ سے ادھ کو س پر اور چشت شہر ہے درہ کوہ میں واقع ہے  
دو منزل ہرات سے اور اب اُس کو شاقلان کہتے ہیں اور مرعش ایک شہر ہے شام  
کے توابع سے۔

وَنَادَى سَيِّدِي الْوَالِدُ أَيْضًا  
يَحْسِبُ الْبَاطِنُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
ذَلِكَ أَنَّهُ رَأَاهُ فِي مُبَشِّرَةٍ قَبَالِعَةٍ  
وَعَلَّمَهُ التَّفْهِي وَالْإِثْبَاتَ وَ  
أَيْضًا مِنْ زَكَرِيَّا النَّبِيِّ عَلَيْهِ  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّهُ عَلَّمَهُ  
اسْمَ الذَّاتِ -

آدم میرے والد مرشد ادب آموز  
طریقت کے ہوئے بحسب باطن کے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باین طریق کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں  
دیکھا سوان سے بیعت کی اور آپ نے  
اُن کو تہی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت  
ذکر یا ۴ پیغمبر سے بھی علیہ الصلوٰۃ والسلام  
ادب آموز ہوئے کہ اسم ذات کی انھوں نے  
تعلیم فرمائی۔

وَأَيْضًا مِنْ رُوحِ الْإِيْمَةِ الشَّيْخِ  
أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِي  
وَالْخَوَاجَةِ بَهَاءِ الدِّينِ مُحَمَّدٍ  
نَقِشْبَنْدٍ وَالْخَوَاجَةِ مُعِينِ الدِّينِ  
بْنِ الْحَسَنِ الْجُشْتِي وَآلِهِ رَاهُكُمْ  
وَأَخَذَ مِنْهُمْ الْإِجَارَةَ وَعَرَفَ  
نَسَبَهُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى  
حَدِّ تَهَاوُمًا فَاضَ مِنْهُمْ عَلَى  
قَلْبِهِ وَكَانَ يَحْكِي لَنَا حِكَايَتَهَا  
رَفَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

اور بھی والد مرشد نے فیض پایائے  
طریقت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد  
عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہار الدین محمد  
نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن جشتی  
کی روح سے اور اُن کو خواب میں دیکھا و  
اُن سے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت  
اُن سے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جس کا  
فیض ہوا اُن حضرات کی طرف سے اُن کے  
دل پر اور حضرت والد ہم سے اُس کی حکایت  
بیان فرماتے تھے حق تعالیٰ اُن سے اور اُن  
حضرات سب سے راضی ہو۔



وَأَمَّا الْعُلُومُ الظَّاهِرَةُ مِنَ  
التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَ الْفِقْهِ  
وَالْعَقَائِدِ وَالتَّحْوِ وَالْقُرْآنِ  
وَالْكَلَامِ وَالْأُصُولِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ  
تَعَلَّمْنَا مِنْ سَيِّدِي الْوَالِدِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ قَرَأَ صَغَارَ الْكُتُبِ  
عَلَى أَخِيهِ أَبِي الرَّضَى مُحَمَّدٍ  
وَ الْكِبَارَ مِنْهَا عَلَى أَمِيرِ زَاهِدٍ  
نَاسِرٍ وَرَوَى صَاحِبُ الْخَوَاشِي  
الْمَشْهُورَةِ عَنْ مِيرْزَا فَاضِلٍ  
عَنْ مَلَايُوسَفٍ الْكُوسَجِيِّ عَنْ مِيرْزَا  
جَانٍ وَغَيْرِهِ عَنِ الْمُحَقِّقِ مَلَّا جَلَالِ  
الدَّوَانِي عَنْ أَبِيهِ أَسْعَدَ وَغَيْرِهِ  
عَنْ تَلَامِيذَةِ الْعَلَامَةِ التَّفْتَّازَانِي  
وَ الْعَلَامَةِ الشَّرِيفِ الْجُرْجَانِي  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

اور علوم ظاہرہ منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ  
اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول  
اور منطق کے سوا ان کو ہم نے پڑھا اپنے مرشد  
والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابیں  
اپنے بھائی ابوالرضا محمد سے پڑھیں اور بڑی  
کتابیں امیرزا ہدیٰ ہروی سے پڑھیں جو مصنف  
ہیں حواشی مشہور درسیہ کے اور امیرزا ہدیٰ نے  
میرزا فاضل سے انھوں نے ملا یوسف کوسج  
سے انھوں نے میرزا جان وغیرہ سے انھوں نے اپنے  
محقق ملا جلال روانی سے انھوں نے اپنے  
باپ اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور  
علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ  
عنہم۔

**ف۔** علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما میں مشہور اور معلوم  
ہے لہذا مصنف نے اس کو نہ ذکر فرمایا۔

اور مجھ کو اجازت دی مشکوٰۃ المصابیح  
اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی معتمد  
ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ  
عبدالاحد سے انھوں نے اپنے والد شیخ  
محمد سعید سے انھوں نے اپنے دادا شیخ

وَاجَّازَنِي مَشْكُوتَةُ الْمَصَابِيحِ وَ  
صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرُهُ مِنَ الصِّحَاحِ  
الْسِتِّ الثَّقَاتِ الثَّبَتِ حَاجِي مُحَمَّدٍ  
أَفْضَلٍ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ  
أَبِي الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ سَعِيدٍ عَنْ



جَدِّهِ شَيْخِ الطَّرِيقَةِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ  
الشَّارِهُنْدِيِّ بِسَنَدِهِ الطَّوِيلِ  
الْمَذْكُورِ فِي مَقَامَاتِهِ وَهَذَا خُرْمًا  
أَرَدْنَا إِيْرَادَهُ فِي هَذِهِ الرِّسَالَةِ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَظَاهِرًا  
وَبَاطِنًا۔

طریقت شیخ احمد سرہندی سے اُن کی سند  
طویل مذکور ہے اُن کے مقامات اور تصانیف  
میں اور یہ تمامی ہے اُس مضمون کی جس کے  
لانے کا ہم نے اس رسالے میں ارادہ کیا  
تھا اور شکر ہے حق تعالیٰ کا ابتدا میں بھی  
اور انتہا میں بھی اور ظاہر میں بھی اور باطن  
میں بھی۔

مترجم کہتا ہے الحمد للہ کہ اُس کے حسن توفیق سے ترجمہ قول الجلیل کا چوبیسویں  
ربیع الآخر ۱۲۸۶ ہجری (بارہ سو ساٹھ ہجری) میں پورا ہو گیا۔ حق تعالیٰ میری بھول چوک  
اور کج فہمی کو برکت ارواح طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور اُن  
حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمت کدہ دل کو نورانی فرما دے آمین اور اہل اسلام  
کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ میں رکھے آمین ثم آمین۔

## خاتمة الطبع

۶۷  
۱۵۳

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى نَوَالِهِمُ وَالصَّلَاةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَمَّا بَعْدُ يَهْ كِتَاب  
فَيْضِ انْتِسَابِ قَوْلِ الْجَمِيلِ تَصْنِيفِ طَيْفِ عَارِفِ كَامِلِ عَالِمِ فَاضِلِ مَوْلَانَا شَاهِ وَلِيِ اللَّهِ  
صَاحِبِ مُحَدَّثِ دِلْهَوِيٍّ مَعَ تَرْجِمِهِ مَوْسُومِهِ بِهْ شَفَارِ الْعَلِيلِ مَرْجَمِهِ مَوْلَوِيٍّ خَرَمِ عَلِيٍّ صَاحِبِ  
بِلْهَوِيٍّ مَرْحُومِ وَفَوَائِدِ مَوْلَانَا شَاهِ عَبْدِ الْعَزِيزِ صَاحِبِ دِلْهَوِيٍّ وَحَوَاشِي مَوْلَانَا نَوَابِ قُطْبِ  
الدِّينِ خَالِ صَاحِبِ دِلْهَوِيٍّ۔

ایجوکیشنل پریس کراچی میں ۱۳۹۹ھ میں طبع ہوئی۔







تقرآن پاک مشتم

# انوار القلوب

مولانا شافع الدین صاحب اور حکیم الامت مولانا شاہ  
اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے شتہ اور پاکیزہ ترجموں  
فہم شکران کو اس قدر آسان بنا دیا ہے کہ ہر شخص  
روحانی سرور حاصل کرتا ہے  
حکیم: علامہ: مولانا شافع الدین  
مولانا شافع الدین

مکتبہ کینی

مدیر: مولانا شافع الدین، ادب منزل، پاکستان، یوگ کراچی

No 13

